سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Islamic Family Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جولائی 2024ء / مُحرّمُ الحرام 1446ھ

نیا اسلامی سال 1446 ہجری مبارک ہو!

مُحرّمُ الحرام

- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یاد کرو 4
- ماہِ محرم کی خیرات وحسنات 25
- اپنی غلطی مان لیجئے 28
- فاروقِ اعظم اُمّت کے نگہبان 37
- حضرت امام حسین کا خطبۂ میدانِ کربلا 46
- بیٹیوں کو سلیقہ مندی سکھائیں 62

گھر سے جن بھگانے کا روحانی علاج

اگر کسی گھر میں جن رہتا ہو اور پریشان کرتا ہو تو سورۂ فاتحہ اور آیۃُ الکرسی اور سورۂ جن کی ابتدائی پانچ آیتیں پڑھ کر اور پانی پر دَم کرکے مکان کے اطراف وجوانب میں چھڑک دیں، جن مکان میں سے چلا جائے گا اور اِن شآءَ اللہ پھر نہیں آئے گا۔ (جنتی زیور، ص587)

ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک حفاظت

جو شخص جمعہ کے بعد سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور سورۂ فلق وناس سات سات بار پڑھ لے تو اگلے جمعے تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔

حضرت سیدنا وکیع رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا اور اسی طرح پایا۔ (شعب الایمان، 2/518، حدیث:2577- فضائل القرآن لابن الضریس، 1/123، رقم:290)

جنات کی شرارتوں سے حفاظت

اگر کسی کے ساتھ جنات کی شرارتیں ہوں، جنات آپ کو تنگ کرتے ہوں، چیزیں اٹھا کر لے جاتے ہوں، غائب کر دیتے ہوں، کپڑے پھٹ جاتے ہوں، سامان کے نقصانات کا سامنا ہو، جسم بھاری ہو رہا ہو، سینے پر دباؤ یا کندھوں پر وزن محسوس ہوتا ہو، نیند اڑ چکی ہو، ڈراؤنے خواب دکھائی دیتے ہوں یا خواب میں سانپ بچھو، چھپکلیاں نظر آئیں یا برے خواب یا گھر میں خون کے چھینٹے نظر آتے ہوں تو آپ سورۃ البقرۃ کی تلاوت کیجئے اور اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کیجئے۔ جس گھر میں اس کی تلاوت کی جائے وہاں سے شریر جنات بھاگ جاتے اور اس طرح کی علامات بھی ختم ہو جاتی ہیں۔

سُوجن کا روحانی علاج

اگر بدن پر کہیں وَرَم یعنی سُوجن ہو گئی ہو تو لَاۤاِلٰہَ اِلَّا اللہُ 67 بار لکھ (یا لکھوا) کر اپنے پاس رکھئے یا تعویذ بنا کر پہن لیجئے، اِن شآءَ اللہ وَرَم دُور ہو جائے گا۔ (بیمار عابد، ص37)

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

ماہنامہ
رنگین شمارہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
جولائی 2024ء / مُحرمُ الحرام 1446ھ

جلد: 8 شمارہ: 07

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر: سراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لئے

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

- قیمت — رنگین شمارہ: 200 روپے — سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین شمارہ: 3500 روپے — سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبر شپ کارڈ (Membership Card) — رنگین شمارہ: 2400 روپے — سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے — سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سلسلہ	عنوان	مصنف	صفحہ
قرآن وحدیث	حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یاد کرو (دوسری اور آخری قسط)	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری	4
	مخلوقاتِ الٰہی میں غور وفکر کی دعوت	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی	7
	روح معلق رہتی ہے	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی	10
فیضانِ سیرت	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قیدیوں کے ساتھ انداز	مولانا محمد ناصر جمال عطاری مدنی	12
	دیہات والوں کے سوالات اور رسولُ اللہ کے جوابات	مولانا عدنان چشتی عطاری مدنی	14
	حضرت سیدنا الیاس علیہ السلام (قسط:03)	مولانا ابو عبید عطاری مدنی	16
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	بے وضو اذان کہنا کیسا؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری	19
دارالافتاء اہلِ سنّت	9،10 محرم الحرام کو پانی کی سبیل لگانا کیسا؟ مع دیگر سوالات	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری	21
مضامین	کام کی باتیں	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری	23
	ماہِ محرم کی خیرات وحسنات	مفتی سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃُ اللہِ علیہ	25
	اپنی غلطی مان لیجئے	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی	28
	حفظِ مراتب کا خیال کیجیے (دوسری اور آخری قسط)	مولانا ابو واصف عطاری مدنی	30
	جہنم سے دور کروانے والی نیکیاں (دوسری اور آخری قسط)	مولانا محمد نواز عطاری مدنی	33
تاجروں کے لئے	احکامِ تجارت	مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی	35
بزرگانِ دین کی سیرت	فاروقِ اعظم اُمّت کے نگہبان	مولانا عدنان احمد عطاری مدنی	37
	حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہما	مولانا اویس یامین عطاری مدنی	39
	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی	40
صحت وتندرستی	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذائیں (ستو)	مولانا احمد رضا عطاری مدنی	42
متفرق	مدینۂ طیبہ کی مبارک مسجدیں	مولانا محمد آصف اقبال عطاری مدنی	44
	حضرت امام حسین کا خطبہ میدانِ کربلا	مولانا فرمان علی عطاری مدنی	46
	قطبِ مغرب کی بارگاہ میں (قسط:02)	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری	48
	تعارف: محرم الحرام کے مضامین		50
قارئین کے صفحات	نئے لکھاری	محمد مبشر عبدالرزاق/محمد اسامہ عطاری/کلیم اللہ چشتی عطاری	51
	آپ کے تأثرات		55
بچوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	مصافحہ کی سنت / حروف ملائیے	مولانا محمد جاوید عطاری مدنی	56
	کھجور کے درخت سال بھر میں پھل دار	مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی	57
	والدین کے کام	ڈاکٹر ظہور احمد دانش عطاری مدنی	58
	دوستی کا دن	مولانا حیدر علی مدنی	59
	بچوں کے اسلامی نام		61
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	بیٹیوں کو سلیقہ مندی سکھائیں	اُمِّ میلاد عطاریہ	62
	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری	63
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا حسین علاؤالدین عطاری مدنی	64

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو یاد کرو
(دوسری اور آخری قسط)

مفتی محمد قاسم عطّاری*

تبلیغِ حق میں آزمائشوں کا مقابلہ

دعوتِ توحید اور رَدِّ شرک کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے جب آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور قوم کو بتوں کی بے بسی دکھانے کے لیے فرمایا کہ ان بتوں سے پوچھ لو کہ ان کے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا تو قوم نے سدھرنے کی بجائے آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو آگ میں جلا دینے کا فیصلہ کیا، جس کے مقابلے میں آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ثابت قدم رہے اور خداوند کریم نے آپ کی حفاظت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ(۶۸) قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ(۶۹) ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: بولے: ان کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔ ہم نے فرمایا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔(پ17، الانبیآء:68، 69)

پھر راہِ خدا میں ہجرت بھی کی اور اپنے وطن، علاقے اور لوگوں کو خدا کی خاطر چھوڑ دیا۔ قرآن مجید میں ہے کہ آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا: ﴿ وَ قَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ(۹۹) ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور ابراہیم نے کہا: بیشک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دکھائے گا۔

(پ23، الصّٰفّٰت:99)

محبتِ الٰہی

حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی سیرتِ طیبہ میں محبتِ الٰہی کا عنصر بہت غالب نظر آتا ہے کہ محبت کے ثبوت کی سب سے بڑی دلیل محبوب کی خاطر ہر شے کو قربان کر دینا ہے اور حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اس کا عملی ثبوت دیا۔ **آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنی جان قربانی کے لیے پیش** کر دی، جیسا کہ فرمایا گیا: ﴿ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ(۶۸) قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ(۶۹) ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: بولے: ان کو جلا دو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنے والے ہو۔ ہم نے فرمایا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔(پ17، الانبیآء:68، 69) **آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنے اکلوتے پیارے بیٹے کو خدا کی محبت میں قربانی کے لیے پیش کر دیا**، چنانچہ فرمایا: ﴿ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْۤ اَرٰى فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰىؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ(۱۰۲) ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: پھر جب وہ اس کے ساتھ کوشش کرنے کے قابل عمر کو پہنچ گیا تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے کہا:

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔(پ23، الصّٰفّٰت:102) پھر خدا کی محبت میں، خدا کے حکم پر اپنی اولاد کو بیابان میں چھوڑ دیا، چنانچہ قرآن مجید میں ہے: ﴿رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ(۳۷)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم رکھیں تو تُو لوگوں کے دل اُن کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر گزار ہوجائیں۔

(پ13، ابرٰھیم:37)

بلکہ آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے اپنی پوری زندگی ہی خدا کی محبت میں وقف کردی اور حقیقت میں اس آیت کے مصداق بن گئے۔ ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ(۱۶۲)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ، بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔(پ8، الانعام:162) اور فرمایا: ﴿وَ الَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓــٴَـتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ(۸۲)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ جس سے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے گا۔(پ19، الشعرآء:82) اس آیت سے معلوم ہوا کہ رب کی بارگاہ میں اسی سے امید رکھنا اور اُس کی رضا کا طالب رہنا بھی رب کی محبت کی نشانی ہے۔

آزمائشوں میں کامیابی

حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ہر امتحان میں کامیاب رہے حتی کہ رب کریم نے خود اُن کی کامیابی کا اعلان فرمایا، چنانچہ ایک جگہ فرمایا: ﴿وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّؕ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند باتوں کے ذریعے آزمایا تو اس نے انہیں پورا کردیا۔(پ1، البقرۃ:124) اور ایک جگہ فرمایا: ﴿وَ اِبْرٰهِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰۤى(۳۷)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور ابراہیم کے جس نے (احکام کو) پوری طرح ادا کیا۔(پ27، النجم:37)

اور ایک جگہ ان کی تاریخی کامیابی کو یوں بیان فرمایا: ﴿فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ(۱۰۳) وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ(۱۰۴) قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَاۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ(۱۰۵) اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ(۱۰۶) وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ(۱۰۷) وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ(۱۰۸) سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ(۱۰۹) كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ(۱۱۰) اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ(۱۱۱)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: توجب ان دونوں نے (ہمارے حکم پر) گردن جھکادی اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا (اس وقت کا حال نہ پوچھ)۔ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بیشک تو نے خواب سچ کردکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ بیشک یہ ضرور کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے اسماعیل کے فدیے میں ایک بڑا ذبیحہ دیدیا۔ اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی۔ ابراہیم پر سلام ہو۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہیں۔(پ23، الصّٰفّٰت:103 تا 111)

شکر

حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی عادتِ شکر کی گواہی اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں دی ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖؕ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اُس کے احسانات پر شکر کرنے والے۔(پ14، النحل:121)

صبر و حلم و شفقت علی الخلق

حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نبیّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے صبر کا اظہار تو آپ کے ہر امتحان سے ہوتا ہے اور قومِ لوط سے عذاب مؤخر کرنے پر اِصرار کی وجہ سے آپ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے حِلم اور مخلوق پر شفقت کی گواہی بھی قرآن مجید نے دی ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ(۷۵)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: بیشک ابراہیم بڑے تحمل والا، بہت آہیں بھرنے والا، رجوع کرنے والا ہے۔(پ12، ھود:75)

رجوع الی اللہ

ہر معاملے میں خدا کی طرف رجوع کرنا اور بار بار اللہ کریم کی طرف رجوع کرنا اور اس کے سامنے عاجزی کا اظہار کرتے رہنا اور اس سے دعا کرتے رہنا خدا کے پسندیدہ بندوں کے اوصاف میں سے ہے اور حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی قرآن مجید میں مذکور کثیر دعائیں اِن تمام اُمور کی دلیل ہیں۔ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ﴿وَ الَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓــٴَـتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ(۸۲)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اور وہ جس سے مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے گا۔(پ19، الشعرآء:82)

ایک مقام پر خدا کی مہربانیوں اور اس کے حضور توجہ کا یوں ذکر فرمایا: ﴿الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ(۷۸) وَ الَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ(۷۹) وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ(۸۰) وَ الَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ(۸۱)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ مجھے ہدایت دیتا ہے۔ اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ اور جب میں بیمار ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔ اور وہ مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا۔(پ19، الشعرآء:78تا81)

ایک جگہ ساری دنیا سے منہ پھیر کر رب کی طرف رجوع کا یوں ذکر کیا: ﴿اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ(۷۹)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: میں نے ہر باطل سے جدا ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔(پ7، الانعام:79) ایک جگہ فرمایا: ﴿اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ(۹۹)﴾ ترجمہ کنزالعرفان: بیشک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دکھائے گا۔(پ23، الصّٰفّٰت:99)

کامل الایمان، بلند ہمت، صابر و شاکر، حلیم و منیب حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی زندگی کے چند گوشوں پر کلام کیا گیا۔ اِن سب اَوصاف کو ہمیں عملاً اَپنانے کی ضرورت ہے، کہ آپ کی حیاتِ طیبہ میں ہمارے لیے بہترین رہنمائی اور نورِ ہدایت موجود ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی سیرتی خوبی کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی۔(پ28، الممتحنۃ:4) آج ہمیں آپ عَلَیہِ الصّلوٰۃ والسّلام کی اطاعت کرتے ہوئے اپنے وجود میں خدا سے محبت، مخلوق پر شفقت، خدا کی طرف کثرت سے رجوع، آزمائشوں اور تکلیفوں پر صبر، رضائے الٰہی کی طلب، ہر حال میں حق گوئی اور ایمانِ کامل سے اپنے دل کو منور کرنے کی حاجت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت سیدنا ابراہیم علیٰ نَبِیِّنا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا فیضان نصیب فرمائے۔ آمین

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2024ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد احسان (لاہور) (2) بنتِ حافظ زبیر (خوشاب) (3) میلاد رضا (حافظ آباد)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) نیکی کیا ہے؟ ص54 (2) حروف ملایئے، ص54 (3) تھوڑا کھانا پورا ہو گیا، ص58 (4) خطبے کے دوران، ص56 (5) بچّوں کی ہچکچاہٹ بھگائیں، ص60۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام:** سعید ثاقب (پیر محل) • بنتِ محمد انور (حاصل پور) • محمد مہتاب (ڈسکہ) • اسد رضا (راولپنڈی) • بنتِ محمد یوسف (علی پور چٹھہ) • بنتِ اقبال (قصور) • بنتِ عباس (احمد پور شرقیہ) • محمد اویس رضا (فیصل آباد) • بنتِ طاہر عباس (میانوالی) • بنتِ عقیل (لاہور) • بنتِ علی شیر عطّاریہ (رحیم یار خان) • حمزہ (کراچی)۔

قرآنی تعلیمات

مخلوقاتِ الٰہی میں غوروفکر کی دعوت

مولانا ابوالنور راشد علی عطّاری مدنی*

کتابِ ہدایت قراٰنِ مجید، برھانِ رشید کی دعوتِ فکر و تدبر کے دائرے میں مخلوقاتِ الٰہی میں غوروفکر کرنا بھی شامل ہے۔ اللہ ربُّ العزّت نے اپنی تخلیقات میں غوروفکر کی مختلف انداز میں دعوت دی ہے اور اس غوروفکر کے مقاصد میں اللہ تعالیٰ کے وجود، وحدانیت، شرک و ہمسَری سے پاکی اور اختیارات و قدرتِ کاملہ وغیرہ کے متعلق یقین و ایمانِ پختہ رکھنا شامل ہے۔

امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مخلوق میں غوروفکر کرنے سے لامحالہ خالق اور اس کی عظمت وجلالت اور قدرت کی معرفت نصیب ہو جاتی ہے۔ پھر جیسے جیسے اللہ ربُّ العزّت کے پیدا کردہ عجائبات کی معرفت زیادہ ہوتی رہے گی تو ربِّ کریم کی عظمت وجلالت میں تمہاری معرفت بھی کامل ہوتی رہے گی۔ مثلاً تم کسی عالِم کے علم کی معرفت حاصل ہو جانے کے بعد اسے عظیم سمجھتے ہو اور مسلسل اس کے اشعار وتصنیفات میں انتہائی باریک نکات پر مطلع ہوتے ہو تو تمہیں اس کی مزید معرفت ہوتی رہتی ہے اور تمہارے دل میں اس کا احترام اور عزت و تعظیم بڑھتا رہتا ہے حتّٰی کہ اس کے کلام کا ہر کلمہ اور اس کے اشعار کا ہر عجیب شعر تمہارے دل میں اس کا مقام زیادہ کرتے ہوئے تمہیں اس کی عزت و تعظیم کی دعوت دیتا ہے۔ اسی طرح تم اللہ کریم کی مخلوقات میں غور کرو۔ کائنات میں موجود اللہ کی مخلوقات اور اس میں غوروفکر کرنے کی کوئی انتہا نہیں۔ ہر بندے کے لئے اس میں سے اتنا ہی ہے جتنا اس کا نصیب ہے۔[1]

جس طرح کسی کی عظمت، قدرت، حکمت اور علم کی معرفت حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ اس کی بنائی ہوئی چیز ہوتی ہے کہ اس میں غوروفکر کرنے سے یہ سب چیزیں آشکار ہو جاتی ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت، حکمت، وحدانیت اور اس کے علم کی پہچان حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ اس کی پیدا کی ہوئی یہ کائنات ہے، اس میں موجود تمام چیزیں اپنے خالق کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی اور اس کے جلال و کبریائی کی مُظہر ہیں اور ان میں تفکر اور تَدَبُّر کرنے سے خالقِ کائنات کی معرفت حاصل ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ قراٰن مجید میں بکثرت مقامات پر اس کائنات میں موجود مختلف چیزوں جیسے انسانوں کی تخلیق، زمین و آسمان کی بناوٹ، زمین کی پیداوار، ہوا اور بارش، سمندر میں کشتیوں کی روانی، زبانوں اور رنگوں کے اختلاف وغیرہ بے شمار اَشیاء میں غوروفکر کرنے کی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

دعوت اور ترغیب دی گئی تاکہ انسان ان میں غور و فکر کے ذریعے اپنے خالقِ حقیقی کو پہچانے، صرف اسی کی عبادت کرے اور اس کے تمام احکام پر عمل کرے۔[2]

امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "آسمان اپنے ستاروں، سورج، چاند، ان کی حرکت اور طلوع و غروب میں ان کی گردش کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ زمین کا مشاہدہ اس کے پہاڑوں، معدنیات، نہروں، دریاؤں، حیوانات، نَباتات کے ساتھ ہوتا ہے اور آسمان اور زمین کے درمیان جو فضا ہے اس کا مشاہدہ بادل، بارش، برف، گرج چمک، ٹوٹنے والے ستاروں، اور تیز ہواؤں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یہ وہ اَجناس ہیں جو آسمانوں، زمینوں اور ان کے درمیان دیکھی جاتی ہیں، پھر ان میں سے ہر جنس کی کئی اَنواع ہیں، ہر نوع کی کئی اقسام ہیں، ہر قسم کی کئی شاخیں ہیں اور صفات، ہیئت اور ظاہری و باطنی معانی کے اختلاف کی وجہ سے اس کی تقسیم کا سلسلہ کہیں رکتا نہیں۔ زمین و آسمان کے جمادات، نباتات، حیوانات، فلکیات میں سے ایک ذرہ بھی اللہ تعالیٰ کے حرکت دیئے بغیر حرکت نہیں کر سکتا اور ان کی حرکت میں ایک حکمت ہو یا دو، دس ہوں یا ہزار، یہ سب اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتی ہیں اور اس کے جلال و کبریائی پر دلالت کرتی ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی نشانیاں اور علامات ہیں۔"[3]

کائنات پر غور و فکر کے فوائد و ثمرات

کائنات پر غور و فکر کرنے کے بہت سے فوائد و ثمرات ہیں:

بندے پر خالقِ کائنات کی عظمت و شان مزید واضح ہو جاتی ہے۔

بندے کا وحدانیتِ الٰہی پر یقین مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔

بندہ عظمتِ الٰہی کے سامنے عاجزی اختیار کرتا ہے۔

بندہ جب زمین و آسمان، آفتاب و ماہتاب، اشجار و احجار الغرض کسی بھی مخلوق کی تخلیق میں غور و فکر کرتا ہے تو دل میں خالق کی تعظیم پیدا ہوتی ہے۔

خالقِ کائنات کی عظمت و قدرت کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

یونہی اللہ کریم کی قدرت و تخلیق کی گہرائیاں جاننے پر دل میں اس کی خشیت اور ہیبت بڑھتی ہے۔

خالق و مالک کی محبت و خشیت دل میں بڑھنے سے مخلوق کے ساتھ شفقت و حُسنِ خُلق کا جذبہ ملتا ہے۔

بندے کا جب یقین کامل ہو جاتا ہے کہ سب اختیارات کا مالک وہی ہے تو پھر اس کے علاوہ کسی کا ڈر اور خوف نہیں رکھتا اور حق کو حق کہنے اور باطل کی تردید کرنے میں رکاوٹ نہیں رہتی۔

مخلوقاتِ الٰہی میں غور و فکر کرنے سے دل زندہ ہوتا ہے، کیونکہ بندہ جو غور و فکر کرتا ہے تو پھر ایک ہی مقام پر رکا نہیں رہتا بلکہ مخلوقات کی مختلف انواع میں غور کرتا ہے، ایک قراٰنی آیت سے دوسری کی طرف بڑھتا ہے، یوں قراٰنی آیات سے نصیحت حاصل کرتا ہے، معانی میں غور کرتا ہے اور جیسے جیسے یہ غور و فکر بڑھتا ہے بندے کے دل پر مرادِ قراٰنی منکشف ہوتی جاتی ہے، کیونکہ قراٰنی الفاظ معانی اور تفکر کے پردے میں ہیں، جب غور و فکر کے بعد یہ پردہ ہٹتا ہے تو دل کی غفلت بھی زائل ہو جاتی ہے، اسی حیاتِ قلبی کو قراٰن کریم نے یوں بیان فرمایا ہے:

﴿وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ-رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًاۚ-سُبْحٰنَكَ فَقِنَاعَذَابَ النَّارِ(۱۹۱)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اے رب ہمارے تو نے یہ بیکار نہ بنایا پاکی ہے تجھے تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔[4]

مخلوقات میں غور و فکر سے بندے کو احکامِ الٰہیہ پر عمل کا جذبہ ملتا ہے۔ بندے کی سوچ اور فکر جیسے جیسے بڑھتی ہے اس کی قوتِ فہم بھی بڑھتی ہے، اور جب فہم میں اضافہ ہوتا ہے علم بڑھتا ہے اور جب علم آتا ہے تو بندہ عمل کرتا ہے۔

بندے کا عقیدہ مضبوط ہوتا ہے اور کسی قسم کے شبہات کا شکار نہیں رہتا۔

اللہ کریم کی محبت دل میں بڑھتی ہے اور اللہ و رسول کی فرمانبرداری کا جذبہ بڑھتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے خلاف دل میں پیدا ہونے والے وساوس کا اس غور و فکر کے ذریعے خاتمہ ہو جاتا ہے۔

یہ غور و فکر کرنا شرک سے اور مشرکانہ حرکات و اعتقادات سے بچانے میں زبردست معاون ثابت ہوتا ہے۔

فی زمانہ مسلمان اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں غور و فکر کرنے اور اس کے ذریعے اپنے رب تعالیٰ کے کمال و جمال اور جلال کی معرفت حاصل کرنے اور اس کے احکام کی بجا آوری کرنے سے انتہائی غفلت کا شکار ہیں اور ان کے علم کی حد صرف یہ رہ گئی ہے جب بھوک لگی تو کھانا کھالیا، جب پیاس لگی تو پانی پی لیا، جب کام کاج سے تھک گئے تو سو کر آرام کر لیا، جب شہوت نے بے تاب کیا تو حلال یا حرام ذریعے سے اس کی بے تابی کو دور کر لیا اور جب کسی پر غصہ آیا تو اس سے جھگڑا کر کے غصے کو ٹھنڈا کر لیا الغرض ہر کوئی اپنے تن کی آسانی میں مست نظر آرہا ہے۔[5]

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اندھا وہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی تمام صنعتوں کو دیکھے لیکن انہیں پیدا کرنے والے خالق کی عظمت سے مدہوش نہ ہو اور اس کے جلال و جمال پر عاشق نہ ہو۔ ایسا بے عقل انسان حیوانوں کی طرح ہے جو فطرت کے عجائبات اور اپنے جسم میں غور و فکر نہ کرے، اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عقل جو تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے اسے ضائع کر دے اور اس سے زیادہ علم نہ رکھے کہ جب بھوک لگے تو کھانا کھالیا، کسی پر غصہ آئے تو جھگڑا کر لیا۔[6]

---

(1) احیاء العلوم، 5/190 (2) صراط الجنان، 2/123 (3) احیاء العلوم، 5/175 (4) پ4، اٰل عمران، الآیۃ: 191 (5) صراط الجنان، 2/123، 124 (6) کیمیائے سعادت، 2/910۔

لو مدینے کا پھول لایا ہوں   میں حدیثِ رسول لایا ہوں
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

شرحِ حدیثِ رسول

روح معلّق رہتی ہے

مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی*

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ ترجمہ: مؤمن کی روح قرض کی وجہ سے مُعَلَّق (یعنی لٹکی) رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے۔[1]

شرحِ حدیث (مؤمن کی روح) یا توفی الحال جنّت میں داخل ہونے یا نیکوں کے ساتھ ملنے یا درجات حاصل کرنے سے روکی جاتی ہے۔ ادائے قرض کی منتظر رہتی ہے یا قیامت میں قرض کی ادا تک جنت میں جانے سے روکی جائے گی جب تک کہ قرض کی معافی یا کوئی اور صورت نہ ہو جائے، کتنی ہی صالح نیک ہو جنت میں داخل نہ ہوسکے گی۔

کون سا قرض مراد ہے؟

یہاں قرض سے وہ قرض مراد ہے جو انسان بغیر ضرورت کے لے لے اور ادا کرنے میں بلا وجہ ٹال مٹول کرے اور مرتے وقت ادا کے لیے مال نہ چھوڑے۔

اگر ان تین شرطوں میں سے ایک شرط بھی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُمّید ہے کہ اسے محبوس نہ کرے گا (یعنی جنت میں جانے سے نہ روکے گا)، جیسا کہ دوسری احادیث میں ہے۔ چنانچہ ابنِ ماجہ میں ہے کہ قیامت میں قرض خواہ کو مقروض سے قصاص دلوایا جائے گا سوائے تین مقروضوں کے: ایک وہ جو جہاد وغیرہ دِینی ضروریات کے لئے قرض لے۔ دوسرے وہ جس کے ہاں بے کفن میت پڑی ہو اس کے کفن دفن کے لئے قرض لے۔ تیسرے وہ جو اپنے دِین پر خطرہ محسوس کرے اور نکاح کے ضروری و جائز خرچ کے لئے قرض لے، ان کے قرض رب تعالیٰ قرض خواہوں سے معاف کرا دے گا۔[2]

اس دنیا میں انسان کو اپنے کئی معاملات میں دوسروں کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ انسان اپنے مسائل وسائل کے ذریعے ہی حل کرسکتا ہے۔ قرض کا لین دین بھی اس میں شامل ہے۔ لیکن افسوس کہ جب قرض لوٹانے کی باری آتی ہے تو کئی لوگ بہت نامناسب رویے اختیار کرتے ہیں۔ قرض لے کر واپس کرنے والے بنیادی طور پر تین طرح کے لوگ ہوتے ہیں:

1. ایک وہ جو بڑی خوش اسلوبی سے وعدہ کے مطابق قرض لوٹا دیتے ہیں۔
2. دوسرے وہ جو بہانے بازیاں کرکے اتنا ٹالتے ہیں کہ بے چارہ تنگ پڑ جاتا ہے پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ اپنی رقم کی واپسی سے مایوس ہو کر مطالبہ ہی چھوڑ دیتا ہے۔
3. تیسرے وہ جن پر سختی کی جائے یا وصول کرنے والا تگڑا شخص ہو تو ہی قرض واپس کرتے ہیں۔

بہر حال قرض لے کر واپس نہ کرنے سے جھگڑے بڑھتے

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

ہیں، بھروسا اٹھ جاتا ہے۔ نیز جان بوجھ کر قرض واپس نہ کرنے والوں کے لئے آخرت میں آزمائش ہو سکتی ہے، جیسا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس آدمی نے واپس نہ کرنے کے ارادے سے قرض لیا تو اس نے دھوکا کیا یہاں تک کہ اس کا مال لے کر مر گیا اور اس کا قرض ادا نہ کیا تو وہ اللہ سے چور بن کر ملے گا۔[3]

ایک اور حدیثِ پاک میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی آدمی اللہ پاک کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زِندہ ہو پھر اللہ پاک کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور اس کے ذِمّہ قرض ہو تو وہ جنّت میں داخِل نہ ہو گا یہاں تک کہ اُس کا قرض ادا کر دیا جائے۔“[4]

اگر قرض لینے میں نیت اچھی ہو!

اللہ کی رحمت کے کیا کہنے! اگر بندۂ مؤمن کی قرض لیتے وقت نیت اچھی ہو اور وہ اپنی نیت و ارادے پر قائم رہے لیکن قرض ادا نہ کر پائے تو اللہ کریم اس کے حق میں خیر کا معاملہ فرمائے گا جیسا کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللہ پاک قیامت کے دن قرض لینے والے کو بلائے گا یہاں تک کہ بندہ اس کے سامنے کھڑا ہو گا تو اس سے کہا جائے گا: اے ابنِ آدم! تُو نے یہ قرض کیوں لیا؟ اور لوگوں کے حقوق کیوں ضائع کئے؟ وہ عرض کرے گا: اے ربِ کریم! تو جانتا ہے کہ میں نے قرض لیا مگر نہ اسے کھایا، نہ پیا، نہ پہنا، اور نہ ہی ضائع کیا، البتہ وہ یا تو جل گیا یا چوری ہو گیا یا جتنے میں خریدا تھا اس سے کم میں بیچ دیا تو اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا، میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ تیری طرف سے قرض ادا کروں۔ اللہ پاک کسی چیز کو بلائے گا اور اسے اس کے ترازو میں رکھے گا لہٰذا اس کی نیکیاں برائیوں سے زیادہ ہو جائیں گی اور وہ اللہ پاک کے فضل و رحمت سے جنت میں داخل ہو جائے گا۔[5]

کرنے کا کام

محترم قارئین! قرض بہت بڑا بوجھ ہے جو لوگ ادائے قرض میں ٹالَم ٹول کرتے ہیں اُن کو ڈر جانا چاہیے اور قرض خواہ (یعنی جس سے قرض لیا ہے اُس) کو اپنے پاس دھکے کِھلانے کے بجائے خود اُس کے پاس جاکر شکریہ کے ساتھ اس کا قرض ادا کر دینا چاہئے۔ آج تک جس سے جتنا قرض لیا ہے، تھوڑا یا زیادہ! قرض وصول کرنے والا بے بس ہو کر مطالبہ کرنا چھوڑ چکا ہو تو بھی حساب لگا کر قرض ادا کرکے اپنا کھاتہ کلیئر کر لیجئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ جُھوٹ مُوٹ آج کل کرتے ہوئے موت آجائے اور قبْر میں جان پھنس جائے۔

میت کے قرض کا اعلان

کوئی مسلمان مقروض فوت ہو جائے تو عزیزوں کو چاہیے کہ فوراً اُس کا قرضہ ادا کر دیں تاکہ مرحوم کے لئے قبر میں آسانی ہو۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہمُ العالیہ نے ایک اعلان ترتیب دیا ہے، حسبِ موقع نمازِ جنازہ کے وقت یا ایصالِ ثواب کی محفل میں کیا جا سکتا ہے:

مرحوم کے عزیز و اَحباب توجُّہ فرمائیں! مرحوم نے اگر زندگی میں کبھی آپ کی دل آزاری یا حق تَلَفی کی ہو یا آپ کے مقروض ہوں تو ان کو رِضائے الٰہی کے لئے معاف کر دیجئے، اِن شآءَ اللہ مرحوم کا بھی بھلا ہو گا اور آپ کو بھی ثواب ملے گا۔[6]

اللہ کرے کہ ہمیں کبھی قرض لینے کی نوبت نہ آئے اور کسی صورت میں آ بھی جائے تو اسے واپس کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ترمذی، 2/341، حدیث:1080 (2) مراٰۃ المناجیح، 4/299 ملتقطاً (3) معجم اوسط، 1/501، حدیث:1851 (4) مسند احمد، 8/348، حدیث:22556 (5) مسند احمد، 1/420، حدیث:1708 (6) نماز جنازہ کا طریقہ، ص19۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قیدیوں کے ساتھ انداز

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تشریف لانے سے پہلے مخلوقِ خدا پر ظلم و بربریت کے پہاڑ توڑے جاتے تھے اُس وقت نہ تو جنگی اخلاقیات کا کوئی تصور تھا اور نہ ہی قیدیوں کے کوئی حقوق تھے اِس لئے قیدی دل ہلا دینے والی اذیتوں اور تکلیفوں کا سامنا کرتے تھے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے انداز سے دنیا کو یہ بتایا کہ قیدی بھی انسان ہیں اور اِن کے بھی حقوق ہیں، آیئے! قیدیوں کے ساتھ اندازِ مصطفےٰ کی چند جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں:

1 اسلام کے دشمنوں نے رسولِ کریم کی شفقت و کرم نوازیاں کئی مرتبہ دیکھی تھیں وہ لوگ تمام تر عداوت و دشمنی رکھنے کے باوجود آپ کو کریم سمجھتے تھے چنانچہ ایک موقع پر جب یہ لوگ قیدی بن کر آئے تو رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِن سے پوچھا: تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا؟ اُن لوگوں نے عرض کی: خَيْرًا، أَخٌ كَرِيمٌ وَابْنُ أَخٍ كَرِيم یعنی آپ بھلائی کریں گے کیوں کہ آپ کرم نواز ہیں اور کرم نواز بھائی کے بیٹے ہیں۔ چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُن لوگوں کو آزاد کر دیا۔[1]

2 نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک فوجی دستہ قبیلۂ نجد کی طرف روانہ فرمایا، حضرت ثمامہ بن اُثال رضی اللہ عنہ یمامہ کے سردار تھے اور ابھی تک ایمان نہیں لائے تھے، یہ دستہ آپ کو گرفتار کرکے مدینۂ منورہ لایا اور ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وہاں سے گزر ہوا تو آپ نے اِن سے اپنے بارے میں رائے لی تو آپ نے اچھی رائے کا اظہار کرتے ہوئے کہا: اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ یعنی اگر آپ جان سے مار دیں تو آپ اِس سزا کے حق دار کو قتل کریں گے، اگر (قید سے رہا کرکے) انعام کریں تو آپ ایک شکر یہ ادا کرنے والے پر انعام کریں گے، اگر آپ دولت چاہتے ہیں تو وہ بتادیں جتنا آپ چاہیں گے اتنا آپ کو دیا جائے گا۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو چھوڑ دیا پھر اگلے دن تشریف لا کر یہی پوچھا، آپ نے یہی جواب دیا، تیسرے دن پوچھنے پر جب وہی جواب دیا تو رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو قید سے رِہا کر دیا۔ دنیا کی قید سے تو آپ آزاد ہوگئے مگر اندازِ مصطفےٰ کچھ ایسا بھایا کہ پہلے غسل کیا اور پھر ایمان لاکر سیّدِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غلامی میں آگئے۔[2]

3 اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا(۸)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔[3]

اس آیت کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ اللہ پاک کے نیک بندے ایسی حالت میں بھی مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں جب کہ خود انہیں کھانے کی حاجت اور خواہش ہوتی ہے۔ دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ اللہ پاک کے نیک بندے مسکین، یتیم اور قیدی کو اللہ پاک کی محبت میں اور اس کی رضا حاصل کرنے

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث،
المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔[4]

بلاشبہ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کو اپنے فرامین و کردار کے ذریعے قراٰن پاک پر عمل کرنا سکھایا ہے اُسی تربیت میں یہ آیت بھی شامل ہے کہ درسگاہِ مصطفےٰ میں بیٹھ کر اِن ہدایت کے ستاروں نے یتیموں، مسکینوں اور قیدیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کی تعلیم و تربیت حاصل کی اور میدانِ عمل میں اِس کا عملی اظہار بھی کیا چنانچہ جب جنگِ بدر میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے بھائی بھی قیدی بنے تھے اِس کے باوجود وہ خود اپنے ساتھ کئے جانے والے حسنِ سلوک کو یوں بیان کرتے ہیں: میں بدر کے دن قیدیوں میں شامل تھا، اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”اِسْتَوْصُوا بِالْاُسَارَی خَيْرًا یعنی قیدیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔“ میں انصار کی حراست میں ایک گروہ کے ساتھ قید تھا، اللہ اُن کو عمدہ بدلہ دے وہ جب بھی صبح و شام کھانا کھاتے تو خود کھجور سے کام چلالیتے اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وصیت کی وجہ سے مجھے روٹی کھلاتے۔ جس کے ہاتھ بھی روٹی آتی وہ مجھے لاکر دے دیتا۔ مجھے اکیلے کھاتے ہوئے شرم آتی تو میں وہ روٹی اسے واپس کر دیتا مگر وہ اسے ہاتھ بھی نہ لگاتا اور مجھے زبردستی دے دیتا۔[5]

کھجور کے مقابلے میں روٹی قیمتی بھی تھی اور کم بھی تھی، اِس کے باوجود آپ نے ملاحظہ کیا کہ بارگاہِ رسالت سے کی جانے والی حسنِ سلوک کی تاکید میں کتنا اثر تھا کہ قیمتی چیز قیدیوں کو دی جاتی تھی تاکہ حسنِ سلوک کیا جاسکے۔

4 قیدیوں کی آزادی کے لئے مختلف انداز تھے مثلاً:

❁ کبھی فدیہ لے کر اُنہیں آزاد کیا گیا جیسے جو فدیے میں مال نہیں دے سکتے تھے اُن کے لئے مال کا متبادل مقرر کیا گیا جیسے بدر کے وہ قیدی جو فدیے میں مال نہیں دے سکتے تھے اُن کے لئے لکھنا سکھانے کو فدیہ قرار دے دیا گیا۔[6]

❁ اسی طرح کئی مواقع ایسے آئے کہ جس میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فدیہ ادا فرمایا چنانچہ غزوۂ بنی مصطلق میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور کئی افراد قید ہوئے جن میں قبیلے کے سردار حارِث بن ضِرار کی بیٹی حضرت جُویریہ بنتِ حارِث رضی اللہ عنہا بھی تھیں، انہوں نے قید سے آزاد ہو کر اپنے قبیلے جانے کے بجائے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نکاح میں آنے کو ترجیح دی۔

جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس نکاح کی خبر دیگر مسلمانوں کو ہوئی تو انہوں نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے قبیلے کے سبھی قیدیوں کو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سسرالی رشتہ کا احترام کرتے ہوئے آزاد کر دیا، آپ کو جان کر حیرت ہوگی کہ اِن میں سو خاندانوں کے افراد کو رہائی نصیب ہوئی۔ اسی لئے حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا اسے بہت زیادہ خیر وبرکت والا نکاح قرار دیتے ہوئے فرماتی ہیں: فَمَا رَاَيْنَا اِمْرَاَةً كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا یعنی قوم پر خیر وبرکت لانے والی کوئی عورت ہم نے حضرت جُوَیْرِیہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر نہیں دیکھی۔[7]

❁ ایسا بھی ہوا کہ فدیہ لئے بغیر قیدیوں کو آزاد کر دیا گیا جیسا کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ارشاد پر قبیلۂ ہوازن کے قیدیوں کو بلامعاوضہ رہائی نصیب ہوئی۔[8] اسی طرح جنگِ بدر کے موقع پر کچھ قیدی وہ تھے جن کو بلامعاوضہ آزادی ملی۔[9]

آج بھی ہم قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کے یہ انداز اپنا لیں تو جرائم رُک سکتے ہیں، امن و امان میں اضافہ ہوسکتا ہے اور اچھے لوگوں کی تعداد تیزی کے ساتھ بڑھ سکتی ہے۔

---

(1) سنن کبریٰ للبیہقی، 9/200، تحت الحدیث: 18276 (2) بخاری، 3/131، حدیث: 4372، ابو داؤد، 3/77، حدیث: 2679 (3) پ29، الدھر: 8 (4) مدارک، الدھر، تحت الآیۃ: 8، ص1306 (5) معجم صغیر، 1/146- سیرت ابن ہشام، ص267 (6) طبقات لابن سعد، 2/16 (7) ابو داؤد، 4/30، حدیث: 3931- سیرت حلبیہ، 2/379 (8) بخاری، 3/111، حدیث: 4318، 4319 (9) سیرت ابن ہشام، ص273۔

(آٹھویں اور آخری قسط)

دیہات والوں کے سوالات اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جوابات

مولانا عدنان چشتی عطّاری مَدَنی*

مکہ پاک اور مدینہ شریف کے آس پاس چھوٹی چھوٹی آبادیاں، مختلف قبیلے، گاؤں اور دیہات آباد تھے، ان میں سے کچھ دور اور کچھ بہت دور کی مسافت پر واقع تھے۔ ان میں رہنے والے سادہ لوح مسلمان ہمارے پیارے نبی، مکی مدنی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس حاضر ہوتے، اپنی مشکلات، مسائل اور الجھنیں سُلجھانے کے لیے آپ سے سوالات کرتے، ان میں سے 25 سوالات اور ان کے جوابات سات قسطوں میں بیان کئے جاچکے، یہاں مزید چار سوالات اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جوابات ذکر کئے گئے ہیں:

کیا آپ اپنے بچوں کو چومتے ہیں؟ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی دیہات کے رہنے والے کچھ لوگ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سوال کیا: اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْیَانَکُمْ کیا آپ اپنے بچوں کو چومتے ہیں؟ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نَعَمْ! جی ہاں۔ وہ دیہاتی بولے: لٰکِنَّا وَاللّٰہِ مَا نُقَبِّلُ لیکن اللہ کی قسم! ہم تو اپنے بچوں کو نہیں چومتے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَاَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللّٰہُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ یعنی اگر اللہ پاک نے تم میں سے رحمت نکال دی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ (1)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تم لوگوں کا اپنے بچوں کو نہ چومنا اس لئے ہے کہ رب تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے رحم و کرم نکال دیا ہے جن کے دلوں سے اللہ رحم نکال دے اُس کے دل میں ہم رحمت و کرم کس طرح ڈالیں ہم تو اللہ کی رحمتوں کا دروازہ ہیں۔ (2)

اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ ایک بار رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی حاضر ہوا تاکہ اپنا خواب بتاکر اس کی تعبیر معلوم کر سکے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور اپنا خواب یوں بتایا: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِی ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلٰی اَثَرِہٖ، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور وہ لڑھکتا جارہا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوں۔ اعرابی کا خواب سُن کر نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسکرادیئے اور فرمایا: لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِی مَنَامِكَ جب تم میں سے کسی سے شیطان خواب میں کھیلے تو لوگوں کو اس کی خبر نہ دو۔ (3)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ صاحب خواب سے گھبرا گئے تھے۔ مزید فرماتے ہیں: شاید حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وحی سے معلوم فرمالیا کہ یہ خواب اَضغاث اَحلام سے ہے (یعنی ایسے خواب جن کی کوئی تعبیر نہ ہو) شیطان نے اسے مغموم کرنے کے لیے یہ خواب دکھایا ہے اگر یہ خواب درست ہو تو اس کی تعبیر ہوتی ہے، تبدیلی حال مغموم

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث المدینۃ العلمیہ، کراچی

دیکھے تو اسے خوشی ہوگی، خوش حال دیکھے تو وہ بد حال ہو جائے گا، غلام دیکھے تو آزاد ہو جائے گا، مقروض دیکھے تو قرض سے آزاد ہو جائے گا لہٰذا یہ حدیث بھی صحیح ہے اور معبرین کی یہ مذکورہ تعبیریں بھی درست ہیں۔[4]

کھال کاٹنے کی اجازت کیوں دی ہے؟ حضرت سَمُرہ بن جُنْدُب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حجّام کو بلایا ہوا تھا، وہ اپنے ساتھ سینگ لے کر آیا۔ اس نے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے سینگ لگایا اور نشتر سے چیرا لگایا، اتنے میں بنو فزارہ کا ایک دیہاتی جس کا تعلق بنو خزیمہ سے تھا وہ بھی آپہنچا۔ نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کو جب اس نے سینگی لگواتے ہوئے دیکھا تو چونکہ اسے سینگی کے بارے میں علم نہیں تھا اس لئے وہ کہنے لگا: مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ نے اِسے اپنی کھال کاٹنے کی اجازت کیوں دے دی؟ نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: هٰذَا الْحَجْمُ اسے حجامہ کہتے ہیں، اس نے پوچھا: وَمَا الْحَجْمُ؟ حجامہ کیا چیز ہے؟ نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: هُوَ مِنْ خَيْرِ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ یہ لوگوں کے طریقۂ علاج میں سب سے بہتر ہے۔[5]

"حجامہ" عَرَبی کا لفظ ہے، اِس کا معنی ہے پچھنے لگانا۔ جبکہ حجامہ کرنے والے کو انگلش میں (Cupper) اور حجامے کے عمل کو (Cupping) کہتے ہیں۔

حجامہ کروانا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے ثابت ہے، اَحادیثِ طیّبہ میں حجامہ کی ترغیب بھی دی گئی اور اِسے شِفایابی کا سبب بھی قرار دیا گیا ہے البتہ ہر علاج کے لئے اس کے ماہر سے مشاورت کرنا ضروری ہے کیونکہ ممکن ہے کہ جس بیماری کے لیے حجامہ کروا رہے ہوں ساتھ میں کوئی دوسری بیماری اسی کے لئے نقصان دہ ہو۔

نذر پوری کرنے والے کون ہیں؟ وہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان جنہیں کسی وجہ سے غزوۂ بدر میں جہاد کا موقع نہ مل سکا تو انہوں نے یہ عہد کر لیا کہ اب اگر انہیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم پر جان قربان کرنے کی سعادت ملی تو وہ ثابت قدم رہیں گے اور لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے ایک اَعرابی یعنی دیہات کے رہنے والے سے کہا کہ تم رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے اُن صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں سوال کرو جن کے بارے میں قراٰنِ کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے اپنی نذر (مَنَّت) پوری کر دی۔

جب اس اعرابی نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے اپنی نذر پوری کرنے والے صحابۂ کرام کے متعلق سوال کیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے دو تین بار یہی سوال کیا مگر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت طلحہ بن عُبَیْد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسی دوران میں مسجد کے دروازے سے داخل ہوا۔ میں نے اُس وقت سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا، جب رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھے دیکھا تو دریافت فرمایا: اَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وہ کہاں ہے جس نے نذر پوری کرنے والوں کے متعلق سوال کیا تھا؟ اعرابی نے فوراً عرض کی: اَنَا، يَا رَسُولَ اللهِ! یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم! میں یہیں ہوں۔ تو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے (حضرت طلحہ بن عُبَیْد اللہ کی طرف دیکھ کر) فرمایا: هٰذَا مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ یہ انہی لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی نذر (منت) کو پورا کیا۔[6]

یاد رہے! ان عہد کرنے والوں میں امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی، طلحہ بن عبید اللہ، سعید بن زید، امیر حمزہ اور مصعب بن عمیر رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ بھی شامل ہیں۔

---

(1) مسلم، ص975، حدیث:6027 (2) مراٰۃ المناجیح، 6/545 (3) مسلم، ص959، حدیث:5926 (4) مراٰۃ المناجیح، 6/392 (5) مسند احمد، 33/290، حدیث:20096 (6) ترمذی، 5/414، حدیث:3763 مختصراً۔

حضرت سیّدنا الیاس علیہ السّلام (قسط:3)

مولانا ابو عبید عطاری مدنی*

بادشاہ نے مہلت مانگی

بادشاہ عامیل آپ سے کہنے لگا: آپ دلیل تو لے آئے ہیں لیکن آپ ہمیں آج کے دن کی مہلت دے دیں تاکہ ہم آپ کی دعوتِ دین کو قبول کرنے میں غور و فکر کر سکیں، آپ (یہ کہہ کر) واپس چلے آئے کہ اگلے دن پھر آؤں گا اور دعوتِ دین دوں گا، آپ کے جانے کے بعد بادشاہ نے قوم کے دوسرے بادشاہوں اور علمائے یہود کو جمع کیا اور کہا: تم لوگ اس مرد کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ علمائے یہود کہنے لگے: ہم نے اس مرد کی صفات توریت میں پائی ہیں کہ انہیں نبی بنا کر بھیجا جائے گا اور آگ، پہاڑ اور شیر ان کے تابعدار ہوں گے، اور جو ان کی آواز سنے گا وہ عاجز ہو کر فرمانبردار ہو جائے گا۔[1]

بادشاہ نے اعتبار نہ کیا

بعض علمائے یہود کہنے لگے: اے بادشاہ! ان لوگوں نے اپنی باتوں میں جھوٹ بولا ہے، یہ مرد تو جادوگر ہے (معاذ اللہ) تُو اس کے معاملے میں خوف زدہ مت ہو۔ بادشاہ (کے دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی لہٰذا اس) نے سچ بولنے والے علمائے یہود کو سخت سزا دی اور حضرت الیاس کے معاملے میں سخت رویہ اپنا لیا۔[2]

بادشاہ آجاب کی بدنصیبی

بادشاہ آجاب جو حضرت الیاس علیہ السّلام پر ایمان لا چکا تھا اس نے بھی آپ علیہ السّلام کی مخالفت کر دی بادشاہ آجاب کی بیوی نے کہا: اے بادشاہ! تو ایمان لانے کے بعد سچے دین سے پھر چکا ہے لیکن میں حضرت الیاس علیہ السّلام کے دین سے نہیں پھروں گی، پھر اس نے بادشاہ آجاب سے علیحدگی اختیار کر لی۔[3]

نورانی ستون

حضرت الیاس علیہ السّلام نے محل کے قریب ایک سائبان بنا لیا بادشاہ عامیل کی ملکہ بھی نیک عورت تھی اپنے شوہر سے چُھپ کر چپ چاپ حضرت الیاس کے پاس پہنچی اور رات کے وقت آپ کی نگرانی کرنے لگی، آپ اللہ کی عبادت میں مصروف تھے، اچانک ملکہ نے ایک نورانی ستون دیکھا جو سائبان سے آسمان تک اونچا تھا، یہ دیکھ کر ملکہ آپ علیہ السّلام پر ایمان لے آئی اور آپ کے فرمانبرداروں میں شامل ہو گئی، بادشاہ کو معلوم ہوا تو اس نے ملکہ کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا، سپاہیوں نے ملکہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

کو آگ میں ڈال دیا، آپ علیہ السّلام نے اللہ پاک سے دعا کی تو آگ نے ملکہ کو کچھ نقصان نہ پہنچایا، آخر کار بادشاہ نے ملکہ کو آزاد کر دیا اور ملکہ اپنے کافر شوہر سے علیحدہ ہوگئی۔[4]

بادشاہ عامیل کی خوش نصیبی

پھر بادشاہ کا بیٹا مر گیا، بادشاہ خوب رویا دھویا اور اپنے باطل معبود کے پاس جاکر فریاد کی لیکن اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا (اور بیٹا زندہ نہ ہوا) یہ دیکھ اسے اپنے باطل معبود پر غصہ آگیا، پھر حضرت الیاس علیہ السّلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: میرا بیٹا مر چکا ہے اور میرا خدا اسے زندہ نہیں کر سکتا، کیا آپ اس بات کی طاقت رکھتے ہیں کہ اسے زندہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: یہ میرے ربّ پر آسان ہے، پھر آپ نے اللہ سے دعا کی تو لڑکا یہ کہتے ہوئے زندہ ہوگیا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت الیاس علیہ السّلام اس کے بندے اور رسول ہیں، یہ دیکھ کر بادشاہ آپ پر ایمان لے آیا اور بادشاہت کو چھوڑ چھاڑ کر آپ کے پیچھے چل پڑا پھر اس نے صُوف (اُون) کا لباس پہن لیا اور اللہ پاک کی عبادت میں مصروف ہوگیا اور مرتے دم تک ایمان پر ثابت قدم رہا اس کے بیٹے اور ملکہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ حضرت الیاس علیہ السّلام قوم کو دینِ برحق کی طرف بلاتے رہے لیکن قوم نے دعوتِ دین قبول نہ کی اور اپنی گمراہی اور کفر پر ہی اَڑی رہی۔[5]

بنی اسرائیل کی قحط سالی

اللہ پاک نے حضرت الیاس علیہ السّلام کو وحی فرمائی کہ قومِ بنی اسرائیل کو دین کی دعوت دیں اور عذابِ الٰہی سے ڈرائیں کہ اگر ایمان نہ لائے تو اللہ بارش کو روک دے گا اور انہیں قحط میں مبتلا کر دے گا، آپ نے قوم کو دعوتِ دین دی مگر قوم نے کہا: ہم نہ تو آپ پر اور نہ آپ کے رب پر ایمان لائیں گے جو کرنا چاہتے ہو کر لو۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان سے بارش روک دی، چشموں کا پانی سوکھ گیا اور درخت پر پھل آنا بند ہوگئے، جو کچھ پاس تھا قوم نے وہ سب کھا کر ختم کر دیا پھر مویشیوں کا گوشت کھانے لگے، پھر کچھ نہ ملا تو کتے، بلی اور چوہے کھانے لگے جب یہ بھی ختم ہوگئے تو مَرے ہوئے لوگوں کا گوشت کھانے لگے۔[6]

پرندہ گوشت اور کھانا لایا

پھر اللہ نے آپ علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی کہ ان کی طرف جائیں اور دینِ حق کی دعوت دیں، حضرت الیاس علیہ السّلام ان کی بستیوں کی طرف بڑھے، سب سے پہلی بستی میں پہنچے تو ایک بوڑھی عورت کے پاس سے گزر ہوا، آپ نے اس سے پوچھا: کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اس نے جھوٹے خدا کی قسم کھاتے ہوئے کہا: میرے خدا بعل کی قسم! ایک عرصہ گزر گیا ہے کہ میں نے روٹی نہیں گوندھی۔ آپ نے فرمایا: تُو اللہ پر ایمان کیوں نہیں لے آتی؟ اس بوڑھی عورت نے کہا: میرا بیٹا یَسَع (حضرت) الیاس کے دین پر ہے اور میں نہیں سمجھتی کہ اسے اس دین پر ایمان لانے سے کوئی فائدہ ملا ہو، اب وہ بھوک سے مرنے کے قریب ہے، یہ سن کر آپ نے بلند آواز سے کہا: اے یسع! کیا تم روٹی کھانا پسند کروگے؟ (گھر کے اندر سے) یسع نے ایک چیخ ماری: میرے لئے روٹی کہاں سے آئے گی؟ یہ کہہ کر یسع کا انتقال ہوگیا، بوڑھی عورت رونے اور اپنے منہ پر تھپڑ مارنے لگی،[7] آپ نے اس بوڑھی عورت سے فرمایا: اگر اللہ پاک تمہارے بیٹے کو زندہ کر دے اور تمہارا من پسند کھانا تم کو دے دے تو کیا تم اللہ پر ایمان لے آؤ گی؟ بوڑھی عورت نے کہا: جی ہاں! میں اللہ پر ایمان لے آؤں گی، آپ کھڑے ہوگئے اور دو رکعت نماز ادا کی پھر اللہ کریم سے دعا کی تو بوڑھی عورت کے بیٹے زندہ ہوگئے اور کلمہ پڑھنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت الیاس علیہ السّلام اس کے بندے اور رسول ہیں، یہ دیکھ کر وہ بوڑھی عورت بھی اللہ پر ایمان لے آئی اسی دوران ایک پرندہ ایک بڑا برتن لے کر اُترا اس میں گوشت اور کھانا تھا جسے وہ دونوں کھا کر سیر ہوگئے، پھر وہ مومنہ بوڑھی عورت باہر نکلی اور اپنی قوم کو پوری بات بتا کر ڈرایا

لیکن قوم نے اس مومنہ کا گلا گھونٹ کر اسے شہید کر دیا۔[8]

بوڑھی مومنہ زندہ ہوگئیں

بیٹے حضرت یسع کو والدہ کی شہادت کا بہت صدمہ ہوا یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا: اللہ کریم عنقریب تمہاری والدہ کو زندہ کر دے گا اور تم دونوں ماں بیٹے کو اس قوم کے لئے ایک بڑی نشانی بنادے گا۔ پھر آپ اپنی قوم کے پاس گئے تو دیکھا کہ سب لوگ اس مومنہ کی لاش کے قریب جمع ہو چکے تھے اور اسے کھانا چاہتے تھے، آپ نے اپنی آواز بلند کر کے انہیں پکارا تو سب لوگ ادھر ادھر بکھر گئے اور کہنے لگے: تم یقیناً (حضرت) الیاس ہو، آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ کریم نے اس بوڑھی مومنہ کو زندہ کر دیا۔[9]

قوم کی قحط سالی ختم ہوئی

اب قوم آپ کی طرف متوجہ ہوئی اور کہنے لگی: عرصہ سات سال سے ہم جس پریشانی میں ہیں آپ اسے کیوں نہیں دیکھ رہے؟ آپ علیہ السّلام نے سرزنش کرتے ہوئے فرمایا: تم نے باطل معبود بعل کو کیوں نہیں پکارا کہ وہ تمہاری پریشانی دور کر دیتا، قوم نے کہا: ہم نے اسے پکارا تھا لیکن اس نے ہماری کوئی مدد نہیں کی، آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے تو کیا تم اللہ پر ایمان لے آؤ گے؟ انہوں نے کہا ہاں! ہم ایمان لے آئیں گے۔ قوم کی بات سن کر آپ نے اللہ پاک سے دعا کی تو اللہ کریم نے ان پر بارش برسادی ان کی نہریں بہہ نکلیں، زمین سرسبز و شاداب ہوگئی، پھر قوم کے وہ لوگ جو بھوک کی وجہ سے مر گئے تھے اللہ کریم نے ان سب کو زندہ کر دیا۔

قوم کی نافرمانی

لیکن یہ لوگ اتنے انعامات ملنے کے باوجود اللہ پر ایمان نہ لائے بلکہ اور زیادہ کفر اور نافرمانی کرنے لگے آپ نے انہیں کفر سے روکا انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرایا اور انہیں اللہ کی عطا کردہ نعمتوں اور فضل کو یاد دلایا مگر یہ لوگ اپنے کفر سے باز نہ آئے اور کہنے لگے: قحط سالی کے دن ختم ہو گئے ہیں اور بہت مشکل ہے کہ کبھی لوٹ کر آئیں، اگر کبھی دوبارہ قحط سالی ہوئی بھی تو ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی کیونکہ ہم اپنے گھروں میں اتنا سارا سامان جمع کر چکے ہیں جو ہمیں ایک طویل عرصے تک کافی ہو جائے گا، ان کی بات سن کر آپ نے قوم کے خلاف دعا کی اور ان سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔[10] حضرت یسع نے حضرت الیاس کی پیروی کی اور ان کے ساتھ ساتھ رہنے لگے پھر ایک وقت آیا کہ حضرت الیاس بوڑھے ہوگئے اس وقت حضرت یسع جوان تھے۔[11]

سات سال کا عرصہ پہاڑ پر

ایک روایت کے مطابق جب بادشاہ آجاب نے حضرت الیاس علیہ السّلام کو اذیت دینے اور قتل کرنے کا ارادہ کرلیا تو آپ نے ہجرت کرلی۔ اور ایک دشوار اور بڑے پہاڑ پر چڑھ گئے جس میں ایک غار تھا بادشاہ کے خوف سے آپ نے وہاں سات سال کا عرصہ گزارا، زمین کے پودے اور درختوں کے پھل کھا کر گزارا کرتے رہے، بادشاہ نے آپ کو بہت ڈھونڈوایا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بادشاہ کی دست برد سے محفوظ رکھا۔

بادشاہ کا بیٹا بیمار ہو گیا

سات سال پورے ہوگئے تو اللہ پاک کے حکم سے بادشاہ کا بیٹا بیمار ہو گیا بادشاہ اپنے بیٹے سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا بیماری نے شدت پکڑلی بادشاہ نے اپنے باطل معبود بعل سے بیٹے کی شفایابی مانگی لیکن بیٹے کو صحت نہ ملی اور بیماری بڑھتی چلی گئی، بادشاہ نے بہت ہاتھ پاؤں مارے کہ کسی طرح بیٹا صحت یاب ہو جائے مگر بیٹے کو صحت نہ مل سکی۔[12]

(جاری ہے)

---

(1) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 11 (2) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 12 (3) قصص الانبیاء للکسائی، ص246 (4) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 12 (5) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 12 (6) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 12 (7) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 12 (8) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 13- قصص الانبیاء للکسائی، ص:249 (9) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 13 (10) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 13 (11) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 22 (12) نہایۃ الارب فی فنون الادب، 14 / 16۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 بے وُضو اذان کہنا

سوال: کیا اذان کے لئے باوُضو ہونا ضروری ہے؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: بے وُضو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ (بہار شریعت، 1/466) یعنی مکروہِ تنزیہی اور ناپسندیدہ ہے لہٰذا جب بھی اذان دینی ہو تو باوُضو ہونا بہتر ہے۔ بچے کے کان میں بھی باوُضو اذان دیں۔

(مدنی مذاکرہ، 1 ربیع الاول شریف 1442ھ)

2 نیکی کی دعوت دینے والے کو یہ کہنا کیسا کہ "اللہ مالک ہے؟"

سُوال: بعض اوقات جب ہم کسی کو نماز یا نیکی کی دعوت دیتے ہیں تو وہ جواب دیتا ہے کہ "اللہ مالک ہے"، کیا اِس طرح جواب دینا دُرُست ہے؟

جواب: بعض اوقات لوگ ٹالنے کے لیے بھی اِس طرح کہہ دیتے ہیں۔ البتہ یہ حقیقت ہے کہ اللہ مالک ہے۔ اب کہنے والے نے کس نیت سے کہا ہے؟ یہ خدا بہتر جانتا ہے۔ "نماز پڑھو نہ پڑھو اللہ پاک بخش دے گا، اللہ پاک مالک ہے" اس کا کوئی بھی مطلب ہو سکتا ہے لیکن جب تک بات واضح نہ ہو اس وقت تک کہنے والے پر حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ بہر حال جو لوگ ٹالنے کے لیے ایسا کہہ دیتے ہیں وہ ایسا نہ کریں بلکہ نماز پڑھیں کہ یہ کسی کو معاف نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الاول شریف 1442ھ)

3 شوہر کے بھانجوں سے پردہ کرنے کا مسئلہ

سُوال: کیا شوہر کے بھانجوں سے بھی پردہ کرنا لازم ہے؟

جواب: اگر شوہر کے بھانجے بالغ ہوں تو ان سے بھی پردہ کرنا ضروری ہے، البتہ! چھوٹے بچے کسی کے بھی ہوں ان سے پردے کا حکم نہیں، لیکن آج کل جوان کو بھی بچہ کہہ دیا جاتا ہے یہ دُرُست نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 8 ربیع الاول شریف 1442ھ)

4 جگنو کو قید کرنا کیسا؟

سُوال: بعض بچے کھیلنے کے لئے جگنو کو قید کر لیتے ہیں کیا یہ ظلم ہے؟

جواب: جس طرح بچے کھیلنے کے لئے قید کرتے ہیں ان کی غذا کا دھیان نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے جگنو مر جاتے ہیں اس طرح جگنو کو قید کرنا ظلم ہے، میں نے بچپن میں یہ دیکھا تھا کہ بچے ٹڈی کے گلے میں دھاگا باندھ کر اُڑاتے تھے اس سے وہ تڑپتی تھی اور بچوں کو مزہ آتا تھا اور کچھ بڑے لڑکے اس کی ٹانگ میں ڈوری ڈال کر پیچتے بھی تھے جس کی وجہ سے اس کی

ٹانگ ٹوٹ جاتی تھی۔ آج بھی بعض بچے تتلی کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ یہ بہت نازک ہوتی ہے اسے بھی نہیں پکڑنا چاہئے، یوں ہی آم کے موسم میں سبز رنگ کی بڑی مکھیاں آتی ہیں جو عام مکھی سے مختلف ہوتی ہیں، بعض بچے اس میں باریک سا تنکا گھونپ دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ تھوڑا اُڑ کر گر جاتی ہے، اسی طرح کچھ بچے پَر والے بے ضرر کیڑوں اور بے قصور چیونٹیوں کو مارتے ہیں اور بلی کے بچوں کی دُم پکڑ کر اچھالتے ہیں یہ سب ظلم کی صورتیں ہیں، بچّوں کو یہ بات سمجھانی چاہئے کہ جانوروں پر ظلم نہیں کرنا چاہئے، بلکہ رحم کرنا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 8ربیع الاول شریف 1442ھ)

5 گھر کا نام "دارُ السَّلام" رکھنا کیسا؟

سُوال: کیا گھر کا نام "دارُ السَّلام" رکھ سکتے ہیں؟

جواب: گھر کا نام "دارُ السَّلام" رکھنے میں حَرَج معلوم نہیں ہوتا۔ "دارُ السَّلام" کا مطلب ہے: سلامتی کا گھر۔ اَفریقہ کا ایک مُلک "تنزانیہ" ہے، اس میں ایک مشہور شہر ہے جسے "دارِ سلام (Dar es Salaam)" کہا جاتا ہے۔ اِسی طرح پاکستان کے شہر ٹوبہ ٹیک سنگھ کو بھی دارُ السَّلام کہا جاتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 2صفر شریف 1442ھ)

6 آفس میں اپنے لئے چائے بنانا کیسا؟

سُوال: کیا آفس میں چائے کا کام کرنے والے اپنے لیے چائے بنا سکتے ہیں؟

جواب: اگر مالک نے اپنی اور مہمانوں کی چائے بنانے کے لئے رکھا ہے تو مالک کی اجازت کے بغیر نہیں بنا سکتے اور اگر مالک نے اجازت دی ہوئی ہے تو بنا سکتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 8ربیع الاول شریف 1442ھ)

7 مور کا گوشت کھانا کیسا؟

سُوال: کیا مور کا گوشت کھا سکتے ہیں؟ نیز کیا آپ نے مور کا گوشت کھایا ہے؟

جواب: جی ہاں! مور حلال پرندہ ہے، اس کا گوشت کھا سکتے ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، 5/290) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے مور کا گوشت کھایا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 30صفر شریف 1442ھ)

8 دَورانِ نماز منہ میں کڑوا پانی آجائے تو؟

سوال: اگر نماز کے دَوران نمازی کے منہ میں کڑوا پانی آجائے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: بعض اوقات تیزابیت کی وجہ سے کھٹی ڈکار اور کڑوا پانی منہ میں آ جاتا ہے، دَورانِ نماز منہ میں کڑوا پانی آجائے تو اسے حلق میں واپس اُتارا جاسکتا ہے، اِس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 9ربیع الاول شریف 1442ھ)

9 کیا ڈرائیونگ کرتے ہوئے تلاوت یا نعت شریف سُن سکتے ہیں؟

سوال: کیا ڈرائیونگ کرتے ہوئے ریکارڈڈ تلاوت یا نعت شریف سُن سکتے ہیں اور اِس کا ثواب ملے گا؟

جواب: جی ہاں سُن سکتے ہیں اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم اِس کا ثواب بھی ملے گا (البتہ ٹریفک قوانین کا خیال رکھا جائے)۔

(مدنی مذاکرہ، 1ربیعُ الاول شریف 1442ھ)

10 مسجد کی صفائی کے دَوران چیونٹیاں آجائیں تو کیا کرنا چاہئے؟

سوال: صفائی کے دَوران چیونٹیاں آجائیں تو؟

جواب: مسجد یا گھر وغیرہ کی صفائی کرتے وقت اگر چیونٹیاں آجائیں تو صفائی کرنے میں محتاط طریقہ اپنانا چاہئے جس سے چیونٹیوں کو تکلیف نہ پہنچے۔ اگر چیونٹیاں مسجد کی چٹائی وغیرہ پر ہیں تو اس کو ہلالیں جس سے چیونٹیاں جانا شروع کر دیں، اس وقت تک کسی اور جگہ کی صفائی کر لی جائے۔ بعض لوگ صفائی میں بے احتیاطی کرتے ہیں جس کی وجہ سے کئی چیونٹیاں زَخمی ہو جاتیں بلکہ مَر بھی جاتی ہیں۔ چیونٹیوں کا ایک اپنا نظام ہوتا ہے، یہ سب ایک قطار میں چلتی ہیں، اگر کوئی اِن کی قطار توڑ دے تو یہ پھر سے بنالیتی ہیں، اِن میں ایک رانی ہوتی ہے اگر اس رانی کو کوئی مار دے تب یہ اپنی قطار توڑ دیتی ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 9ربیع الاول شریف 1442ھ)

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 آن لائن شاپنگ کرتے وقت کارڈ پیمنٹ کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ مختلف کمپنیز سے آن لائن سامان منگوانے کے لیے سامان آرڈر کرتے وقت ہی کارڈ پیمنٹ کی جاتی ہے یعنی سامان کی پیمنٹ پہلے ہو جاتی ہے اور سامان بعد میں دوسرے تیسرے یا چوتھے دن کسٹمر تک پہنچتا ہے کیا سامان کسٹمر تک پہنچنے سے پہلے ہی کارڈ پیمنٹ کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں کارڈ کے ذریعے پیمنٹ کی ادائیگی پہلے کردینا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ جب مبیع وثمن کی مقدار وغیرہ کی تعیین ہوجائے (یعنی جو چیز بیچی جارہی ہے اس کی مکمل وضاحت کردی گئی ہے کہ وہ کس طرح کی ہوگی اور جس قیمت پر خریدی گئی وہ بھی مقرر ہے) اور دیگر بیع کی تمام شرائط پائی جائیں تو اس کے بعد محض مبیع پر قبضہ نہ کرنے کی وجہ سے بیع فاسد نہیں قرار دی جائے گی، کیونکہ بیع کے صحیح ہونے کیلئے مبیع پر قبضہ کرلینا شرط نہیں، بلکہ بیع تو فقط ایجاب و قبول یا اس کے قائم مقام تعاطی وغیرہ کے ذریعے منعقد ہوجاتی ہے، البتہ اس طرح کی منقولی (Moveable) چیز پر قبضہ کیے بغیر آگے بیچنا جائز نہیں ہے کیونکہ آگے بیچنے کے لیے اس چیز پر قبضہ ضروری ہے۔

یاد رہے کہ یہ بیع سلم نہیں، بیع مطلق ہے، کیونکہ بیع مطلق میں مبیع کا موجود ہونا ضروری ہے، اور یہاں ایسا ہی ہوتا ہے کہ مبیع فی الحال موجود ہوتی ہے ہاں یہ ہے کہ ادائیگی پہلے کردی گئی ہے اور مبیع پر فی الحال قبضہ نہیں اور یہ بیع مطلق کے منافی نہیں ہے۔ اسی طرح بیع مطلق میں پورے ثمن پر فی الحال قبضہ کرلینا ضروری نہیں ہے، جبکہ بیع سلم کی صورتحال اس سے بہت مختلف ہے کیونکہ بیع سلم کی کچھ مخصوص شرائط ہیں جن کے بغیر وہ منعقد ہی نہیں ہوتی، جس کی کافی تفصیل بہارِ شریعت حصہ 11 بیع سلم کے بیان میں ہے، ان میں سے ایک شرط مکمل ثمن فی الحال مسلم الیہ کو دے دینا اور مسلم الیہ کا اس پر قبضہ کرلینا ہے اس کے بغیر بیع سلم فاسد ہوجاتی ہے، اسی طرح بیع سلم میں فی الحال مبیع موجود نہیں ہوتی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 9، 10 محرم الحرام کو پانی کی سبیل لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے گاؤں میں ایک شخص نے کہا کہ 9، 10 محرم الحرام کو پانی کی سبیل لگانا جائز نہیں، آپ سے عرض ہے کہ ہمیں اس بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ کیا 9، 10 محرم الحرام کو پانی کی سبیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نو یا دس محرم الحرام کو خالص اللہ پاک کی رضا اور شہیدانِ کربلا رضی اللہ تعالٰی عنہم کی ارواحِ طیبہ کو ثواب پہنچانے کی نیت سے مسلمانوں کے لیے پانی کی سبیل لگانا بلاشبہ جائز، مستحب اور ثواب کا کام ہے، حدیث پاک میں پانی کو افضل صدقہ کہا گیا ہے، نیز پانی پلانے سے

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

گناہ معاف ہوتے ہیں۔

پانی افضل صدقہ ہے، جیسا کہ سنن ابو داؤد میں ہے:"عن سعد بن عبادة انه قال:یا رسول الله، ان ام سعد ماتت، فای الصدقة افضل؟ قال: الماء، قال: فحفر بئرا، وقال: هذه لام سعد" ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اُمِّ سعد (میری ماں) انتقال کر گئیں تو کون سا صدقہ ان کے لیے بہتر ہے؟ فرمایا "پانی"، تو انہوں نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے۔(سنن ابو داؤد، 2/130)

مذکورہ بالا حدیث کے متعلق مراٰۃ المناجیح میں ہے: "بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں، عام مسلمان ختم فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی بھی رکھ دیتے ہیں، ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے، کیونکہ اس سے معلوم ہوا کہ پانی کی خیرات بہتر ہے۔"

(مراٰۃ المناجیح، 3/138)

پانی پلانے سے گناہ معاف ہوتے ہیں، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:"حدثنا انس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا كثرت ذنوبك فاسق الماء على الماء تتناثر كما يتناثر الورق من الشجر في الريح العاصف" ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں، تو پانی پر پانی پلاؤ، گناہ جھڑ جائیں گے جیسے آندھی میں درخت کے پتے گرتے ہیں۔

(تاریخ بغداد، 6/403)

سبیل لگانے میں ایصالِ ثواب کی نیت ہو، جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے:"نیت ایصالِ ثواب کی ہو اور ریا وغیرہ کو دخل نہ ہو، تو اس (یعنی پانی پلانے) کے جواز میں کوئی شبہہ نہیں، شربت کریں اور عرض کریں کہ الٰہی! یہ شربت تروتیح رُوح حضرت امام (یعنی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی روح کو راحت پہنچانے) کے لیے کیا ہے، اس کا ثواب انھیں پہنچا اور ساتھ فاتحہ وغیرہ پڑھیں، تو اور افضل، پھر مسلمانوں کو پلائیں۔(فتاویٰ رضویہ، 9/601)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 بالوں کی پی آر پی کروانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ کیا بالوں کے لئے پی آر پی کرواسکتے ہیں، اس میں ہوتا یہ ہے کہ جسم سے خون لے کر اس میں سے پلازمہ الگ کیا جاتا ہے پھر وہ سرنج کے ذریعے بالوں کی جڑوں میں پہنچایا جاتا ہے، جس سے گنج پن دور ہوتا ہے اور بال اُگ آتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

PRP: انسانی خون کے ذریعے علاج کی شرعاً اجازت نہیں کیونکہ انسان کا خون جسم سے جدا ہونے کے بعد نجاست غلیظہ و حرام ہوتا ہے اور نجس و حرام چیز کو علاج و معالجے کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ نے حرام و نجس چیز میں شفا نہیں رکھی، اسی طرح جزءِ انسان سے انتفاع حاصل کرنے کی شریعت نے اس لیے بھی اجازت نہیں دی کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مکرم و محترم بنایا ہے اور اس کے جزء کے ذریعے علاج کرنا اس کی تکریم کے خلاف ہے، اگرچہ وہ جزء خود اسی مریض کے جسم کا ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اس کا استعمال اس کی تکریم کے خلاف ہے اور صورت مسئولہ میں تو یہ جزء ناپاک بھی ہے۔

البتہ ایسی حالت ہو کہ اس کے علاوہ دوسرا کوئی علاج نہ ہو اور ایسے ڈاکٹرز جو فاسق معلن نہ ہوں اور وہ ظن غالب کے طور پر بتائیں کہ اس کے علاوہ بالوں کا کوئی دوسرا علاج نہیں تو جمال مقصود کے حصول کے لیے اس علاج کی اجازت ہوتی لیکن یہاں ایسی کوئی صورت نہیں بالوں کی سرجری کے لیے کئی جائز علاج موجود ہیں۔ لہٰذا یہاں اس علاج کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔

PRP یعنی (Platelet Rich Plasma) میں خون کا ایک حصہ ہی استعمال ہوتا ہے، اور اس سے خون کی ماہیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، پلازما خون کے رقیق حصے کو کہتے ہیں، خون کے بنیادی طور پر تین حصے ہوتے ہیں ریڈ سیل، وائٹ سیل اور پلازما۔ ریڈ سیل اور وائٹ سیل یہ خون کے گاڑھے حصے ہوتے ہیں جبکہ پلازما رقیق ہوتا ہے۔ خون کو مشین میں ڈال کر اسپن کیا جاتا ہے تو وائٹ سیل اور ریڈ سیل نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور پلازما اوپر رہ جاتا ہے جسے الگ کر لیا جاتا ہے اور بطور دوا استعمال کیا جاتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کام کی باتیں

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطّاری ملک و بیرونِ ملک مختلف دینی اجتماعات میں بیانات کرتے رہتے ہیں۔ جن میں نصیحت، تربیت، اصلاح اور روز مرّہ زندگی کے کئی پہلوؤں پر سوچنے، سمجھنے اور عمل کرنے کے اہم نکات شامل ہوتے ہیں۔ ذیل میں انہی میں سے چند باتیں پیش کی جارہی ہیں:

1 انسان کبھی اپنی کم علمی، کبھی لالچ اور کبھی بھولپن کی وجہ سے دھوکے میں مبتلا ہوجاتا ہے، مگر اصل نادان وہ ہے جو ایک بار دھوکہ کھانے کے بعد بھی اس سے سبق نہ سیکھے، کیونکہ (حدیثِ پاک میں ہے) مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

(مسلم، ص1222، حدیث:7498)

2 پراپرٹی وغیرہ کی خریداری کے وقت اس کی Verification اور Certification کیجئے کہ وہ پیپر Fake (جعلی) نہ ہوں اور اس بارے میں کچھ اچھے لوگوں سے مشورہ بھی کرلیجئے کیونکہ مشورہ کریں گے تو اِن شآءَ اللہ اس کا فائدہ ہوگا۔

3 کسی بزنس میں Investment کرنے سے پہلے اس بارے میں شرعی راہنمائی ضرور حاصل کیجئے کہ بعض اوقات نفع کی صورت میں جو پیسہ آتا ہے وہ سود ہوتا ہے، لہٰذا اس سے بچنے کے لئے شرعی اصولوں کو پیشِ نظر رکھنا ہوگا ورنہ سود کی نحوست سے اصل رقم بھی برباد ہوجائے گی۔

4 کسی سے لین دین کا معاملہ کرنا ہو تو Black and white (ہر ایک بات) پہلے سے لکھی ہونی چاہئے، تاکہ مرنے کے بعد ہمارے لئے آزمائش نہ ہو کیونکہ اگر قبر میں کسی کا قرضہ لے کر گئے تو کیا ہوگا۔

5 جب کسی قریبی شخص سے بھی معاہدہ کرنا ہو تو اس وقت اجنبی بن کر معاہدہ کیجئے اور پہلے ہی یہ طے کرلیجئے کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا، کیونکہ آج اگر اپنائیت والا ماحول رکھیں گے تو کل جلد ہی اجنبی ہوجائیں گے اور آج اجنبیت رکھیں گے تو کل آپ کی اپنائیت باقی رہے گی۔

6 والد صاحب کی باتوں کو Ignore (نظر انداز) مت کیجئے کیونکہ ان کی عمر اور آپ کی عمر میں کافی فرق ہے، انہوں نے معاشرے کی کئی چوٹیں کھائی ہوئی ہیں، دنیا دیکھی ہوئی ہے، ممکن ہے ہر چیز کے بارے میں ان کا اپنا تجربہ نہ ہو لیکن ہوسکتا ہے وہ اپنے ساتھ والے چار آدمیوں کا تجربہ آپ کے ساتھ شیئر کررہے ہوں، لہٰذا ہمیشہ بڑے بزرگوں کی باتوں کو اہمیت دینی چاہئے۔

7 کوئی کسی کو کما کر نہیں دیتا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کاروبار کو بڑھانا ہے تو اس میں چیک اینڈ بیلنس رکھنا ہوگا اور ملازمین سے پوچھ گچھ بھی کرنی ہوگی کہ میرا کتنا پیسہ ہے اور کہاں کہاں رکھا ہوا ہے تاکہ آپ نقصان سے بچ سکیں۔ چیک اینڈ بیلنس صرف کاروبار

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

میں ہی نہیں بلکہ کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، اپنی فیملی حتّٰی کہ اپنی ذات میں بھی رکھنا ضروری ہے۔

8 سب سے بڑے پچھتاوے کی بات یہ ہے کہ جب بندہ قبر میں جائے تو اس کے پاس نیک اعمال نہ ہوں۔

9 آپ پیسہ جہاں بھی Invest کر لیں ہر جگہ یہ شک ہے کہ واپس ملے گا یا نہیں، ایک ایسی جگہ ہے جہاں کوئی شک نہیں، وہ ہے راہِ خدا میں خرچ کرنا، ہم اللہ پاک کی راہ میں خرچ کریں گے اپنی اوقات کے مطابق مگر اللہ پاک ہمیں اس کا بدلہ دے گا اپنی شان کے مطابق۔

10 فرض کیجئے کہ آپ بیرونِ ملک میں ہوں اور وہاں سے (پیسے وغیرہ) کچھ بھیجتے رہیں اور جب یہاں اپنے ملک آئیں تو پتا چلے کہ یہاں تو کچھ بھی نہیں آیا، اسی طرح غور کیجئے کہ ابھی آپ دنیا میں ہیں، جب دنیا چھوڑ کر چلے جائیں گے، وہاں پہنچ کر پتا چلے کہ دنیا میں جو نیک اعمال میں کرتا رہا اس میں سے تو یہاں کچھ بھی نہیں پہنچ سکا، سارے اعمال تو میری رِکاکاری اور بدنیتی کی نذر ہوگئے، تو اس وقت کی حسرت، پچھتاوا اور شرمندگی کس قدر ہوگی!!

11 گھر کی بعض بڑی بوڑھیوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ گھریلو کاموں میں اپنی بیٹی یا بہو پر بے جا تنقید کرتی ہیں، ان کے حوصلے توڑتی ہیں اور انہیں یہ طعنہ دیتی ہیں کہ ہم تو اتنے کام کر لیا کرتی تھیں، تم ہمارے جیسے کام کیا کر سکو گی۔ اگر یہ بچیاں ان باتوں سے تنگ آکر گھر کے کام کاج چھوڑ دیں تو آپ کیا کریں گی؟ لہٰذا ان کی حوصلہ افزائی کیجئے اور اپنے ماضی کی ایسی بات جس میں کوئی سبق ہو تو کبھی کبھار ایک اچھے انداز سے کہہ دیجئے، بار بار تنقید کرنے سے آپس کے تعلقات اور گھر کا ماحول خراب ہوتا ہے۔

12 اگر کوئی اس دور میں بھی والدین یا بڑے بوڑھوں کے ساتھ رہتا ہے تو بڑے بوڑھوں سے میری درخواست ہے کہ اس کو غنیمت جانئے اور ان کے کاموں پر روک ٹوک نہ کیجئے، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اس موقع پر یہ مثال دیتے ہیں کہ اگر وہ ناک سے بھی کھائیں تو یہ نہ کہیں کہ منہ سے کھاؤ، کیونکہ اب اتنی برداشت نہیں ہے لہٰذا بڑوں کو چاہئے کہ شفقت و محبت سے بات کریں۔

13 اولاد اگر والد صاحب کو وقت نہیں دیتی تو والد صاحب کو اولاد کی عمر کے مطابق کچھ دلچسپ اور پر مغز گفتگو کرنے کا مزاج بنانا چاہئے اگر وہ روک ٹوک اور ہر وقت نصیحتیں کرنے کا مزاج رکھیں گے تو اولاد آپ کے پاس نہیں بیٹھے گی۔

14 کم ظرف ہے وہ اولاد جو اپنے والدین سے یہ کہتی ہے کہ آپ نے ہمارے لئے کیا ہی کیا ہے؟ والدین نے اولاد کی خواہشوں کو پورا کیا ہے، بچے اپنے ان دوستوں کو دیکھتے ہیں جن کے والدین نے انہیں گاڑیاں بنگلے بنا کر دیئے لیکن ان بچوں کو نہیں دیکھتے جو مزدوریاں کرتے ہیں، روڈوں پر گھوم رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اولاد والدین سے یہ کہنا کم علمی اور کم ظرفی ہے اور اس میں والدین کی سخت دل آزاری ہے۔

15 جھوٹ ایک ایسی بری عادت ہے کہ جس کے بارے میں پتا چل جائے کہ یہ جھوٹ بولتا ہے تو پھر اس پر کسی کا اعتماد قائم نہیں رہتا۔

16 جھوٹ بولنے سے گھر کا ماحول خراب ہوتا ہے لہٰذا ہمیشہ سچ بولیں کیونکہ "سانچ کو آنچ نہیں" سچ بولنے میں بعض اوقات بندہ تنگ گلی میں داخل ہوتا ہے مگر آگے راستہ کشادہ ہوتا ہے اور جھوٹ بولنے میں بظاہر کشادہ راستے میں داخل ہوتا ہے مگر آگے تنگ ہوتے ہوتے راستہ بند ہو جاتا ہے۔

17 ایک بار آپ کسی کے اعتماد کا شیشہ توڑ دیں تو وہ جڑ نہیں سکتا، جڑ بھی جائے تو دراڑ پھر بھی باقی رہتی ہے، یہ آپ کی پہچان بن جائے گی، آپ توبہ کر کے چاہے ولایت کی منزلیں طے کر لیں لیکن لوگوں میں پھر وہ پوزیشن بہت مشکل سے بنتی ہے۔

18 اپنی عزت بچانے کے لئے دوسروں کی عزت کو داؤ پر لگانا بہت بری عادت ہے کہ آپ دوسروں کی بے عزتی میں اپنی عزت تلاش کر رہے ہیں۔

19 اولاد کو یہ سوچنا چاہئے کہ والد صاحب میرے بچپن میں ٹائم نکال کر ہم سے وہ باتیں کرتے تھے جس سے ہمارے چہرے پر مسکراہٹ آتی تھی تو آج ہمیں بھی ان سے ایسی ہی باتیں کرنی چاہئیں جن سے ان کے چہرے پر مسکراہٹ آجائے۔

ماہ محرم کی خیرات وحسنات

مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حضرت مفتی سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ ایک حاذق مفتی، دوراندیش عالم اور صاحبِ حکمت ہستی تھے، آپ کے مقالات آپ کے ان اوصافِ جلیلہ کے بین ثبوت ہیں، آپ نے نئے اسلامی سال کی آمد پر اہلِ اسلام کو بڑے ہی پُر حکمت انداز میں نصائح فرمائیں ہیں، سال 1446 ہجری کا آغاز ہوا چاہتا ہے، اس مناسبت سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی انہی نصیحتوں میں سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں:

ماہِ محرم سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اسلامی سال اسی مہینہ سے شروع ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی زندگی کے لئے سال بھر کے بعد پھر ایک نیا عہد آتا ہے۔ گزرے ہوئے سال میں جو افراط و تفریط یا فروگزاشتیں ہوئی ہوں اور ذخیرۂ آخرت بہم پہنچانے میں جو کوتاہی ہوگئی ہو۔ نئے سال سے مسلمان کو اس کی تلافی کی فکر ہونا چاہئے۔ زندگی کے اوقات غنیمت سمجھ کر اپنے امکان و مقدور تک نیکیوں کا سرمایہ جمع کرنا چاہئے۔ زندگی کے گزرے ہوئے کارنامے کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے کہ ہم سے کیا کیا غلطیاں سرزد ہوئیں تاکہ آئندہ کے لئے ان سے احتیاط رہے۔ اور اگر ممکن ہو سکے اور کوئی صورت تلافی مافات کی نظر آئے تو عمل میں لانا چاہئے۔ اور آنے والے سال کا استقبال نیکیوں سے کیا جائے۔ مسلمان کو یہی تعلیم دی گئی ہے اور اسلام کا یہی درس ہے کہ مسلمان ہر ایک وقت کو اللہ کی طاعت و عبادت میں مشغول کرے اور نئے عہد میں نیکیاں اس کے ساتھ ہوں۔

دنیا کے تمام لوگ اور عالَم کی ساری قومیں وقت کا احترام کرتی ہیں لیکن طریقے مختلف ہیں۔ امرا و سلاطین کے یہاں وقتی تغیرات کا نَوبَتوں اور توپوں کی آوازوں سے خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ رات کی تاریکی کے بعد جب صبح کی روشنی نمودار ہوتی ہے تو نَوبَتیں بجنی شروع ہو جاتی ہیں۔ پھر جب دن کی گرمی اور روشنی حدِ کمال کو پہنچتی ہے اور آفتاب ڈھلنے کا وقت آتا ہے تو پھر نَوبَتیں بجتی ہیں توپیں چلتی ہیں۔ اس کے بعد جب دن کی عمر آخر ہوتی ہے اور آفتاب کی زردی سکراتِ موت کی طرح دن کے خاتمے کی خبر دیتی ہے، رات کی آمد آمد ہوتی ہے، اس وقت پھر نقاروں پر چوبیں پڑتی ہیں۔ اسی طرح موسمی تغیرات کے موقعوں پر جشن منائے جاتے ہیں۔ غرض ہر قوم تغیراتِ اوقات کے لئے اپنے حسبِ لیاقت کچھ نہ کچھ کرتی ہی ہے لیکن جو کچھ کرتے ہیں یہ اضاعتِ وقت و مال کے سوا اور کوئی مفید نتیجہ نہیں رکھتا۔ انسان کھیل میں مشغول ہوگئے، لہو و لعب میں وقت گزارے۔ خاک اُڑا کر انسانیت کو برباد کیا۔ وحشیانہ افعال کرکے بہیمیت (حیوانیت) کا ثبوت دیا تو کوئی کارآمد بات نہیں بلکہ افسوس ناک اور لائقِ عبرت بات ہے۔

اسلام نے دنیا سے وحشت، بے تہذیبی، بدمستی، بہیمی (حیوانیت والی) حرکات اور غفلت پیدا کرنے والے افعال و کردار سے اپنے عقیدت کیشوں کو روکا اور ہر وقتی تغیر کے ساتھ ان کو یادِ خدا، طاعت و

عبادت، خیرات وحسنات کی طرف مشغول کیا۔ مسلمان کے سامنے آخرت کا نقشہ ایسا نَصبُ العین کر دیا کہ وہ کسی حال میں اس سے غافل نہ ہو اور مسلمان کی پاک زندگی کا لمحہ لمحہ یادِ الٰہی سے منور رہے اور بندے کی روحانیت مادی تاریکی سے بے نور نہ ہونے پائے۔

ایک بچہ جب پیدا ہوتا ہے صحنِ عالَم میں قدم رکھتا ہے، آنکھ کھولنے اور بات سننے سے پہلے طہارت کے بعد سب سے اول اس کے کانوں میں کلماتِ حق پہنچائے جاتے ہیں۔ توحید ورسالت کی شہادتیں اور عبادت کی دعوت اس نئے مہمان کو آتے ہی دی جاتی ہے اور اس طریق عمل سے مسلمانوں کو سکھایا جاتا ہے کہ مسلمان کا فَرزَند اپنی حیات کے ابتدائی اَنفاس سے اللہ ورسول جل وعلا، صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور ان کی یاد کے ساتھ دنیا میں لیا گیا ہے اور آغوشِ دایہ وپستانِ مادر سے آشنا ہونے سے قبل بھی اس کو اس کے دین اور اس کے پروردگار کی یاد دلائی گئی ہے۔ جو کام اتنا اہم ہے جو مقصد اتنا ضروری ہے وہ زندگانی کے اور دوسرے اوقات میں کس طرح فراموش کیا جاسکے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس بچہ کی تربیت یادِ الٰہی کے ساتھ ہو اور قدم قدم پر اس کو دین کے درس دیے جائیں۔ کبھی عقیقہ ہوتا ہے وہاں اس مولود کی آمد کی خوشی میں شکرِ الٰہی بجالانے کے لئے قربانی دی جاتی ہے اور دوست احباب اور اہلِ حاجت کو علیٰ حسبِ حیثیت ومقدرت ضیافتیں دی جاتی ہیں۔ کبھی بِسمِ اللہ کی تقریب ہوتی ہے بچپن کی عمر میں ہوش کے وقت کا اور علمی زندگی کے آغاز کا یادِ الٰہی اور دعوتِ احباب سے استقبال کیا جاتا ہے۔ ہر مقام پر توجہ الی اللہ کی رعایت ملحوظ ہے۔ کہیں بھی لغویات اور لہو ولعب کی طرف دین وشریعت نے مشغول نہیں رکھا۔ اسی طرح زندگی کے آنے والے تمام اوقات کو نیکیوں کے لئے محرک اور یادگار بنایا جاتا ہے حتی کہ دن بھر کام کر کے شب کو بستر پر آئے اور آرام کرنے کی نیت کرے تو وقتِ خواب جو راحت اور غفلت کا وقت ہو گا اس کا استقبال بھی روح کو زندہ کرنے والی نعمتوں سے کیا جائے، تعلیم یہ دی جاتی ہے کہ سونے سے پہلے اِستِغفار پڑھے، آیتُ الکُرسی پڑھے، شَہادَتَین پڑھے، دُرود شریف پڑھتے پڑھتے سو جائے۔ سوتے سے آنکھ کھلے تو زبان پر کلمہ جاری ہو جو زندگی اس کی عادی ہو گئی اور جو شخص تمام عمر اس کا خوگر رہا ہو گا، امید ہے کہ وہ خوابِ موت کا استقبال بھی اسی طرح ذکرِ حق کے ساتھ کرے اور اس خوابِ گراں کے بعد جب دوسری زندگی کے لئے اُٹھایا جائے تو اِنْ شآءَ اللہ تعالیٰ کلمہ پڑھتا ہوا ہی اُٹھے۔

غرض ہر آنے والا وقت اور زمانہ کا ہر ایک اہمیت رکھنے والا انقلاب، مسلمان کے لئے طاعت ویادِ الٰہی کا محرک بنایا گیا ہے۔ چاند کو گرہن لگے یا سورج کو، مسلمان کو عبادتِ الٰہی میں مصروف ہونے اور اپنے پروردگار کی بندگی بجالانے نماز پڑھنے کا حکم ہے۔

اسی طرح اوقات کے تجدد میں سال نَو اہمیت رکھنے والی چیز ہے۔ اس کا استقبال بھی مسلمان طاعات وعبادات، خیرات وحسنات، وذکرِ حق ومقبولانِ بارگاہِ حق سے کرے گا۔

اس لئے مسلمانوں کا معمول ہے کہ ان ایام میں روزے رکھتے ہیں بکثرت خیراتیں دیتے ہیں۔ راہِ خدا میں مال صَرف کرتے ہیں، اہلِ بیتِ رسالت ونبوت نے ان ایام میں دینِ حق وعشقِ الٰہی میں جانیں قربان کیں، خون بہائے، گھر لٹائے، اپنے نَونہال نثار کئے۔ یہ اُن کے حوصلہ کی بلندی اور ان کے پایہ کی برتری ہے۔

مسلمان ان ایام میں شہدائے کربلا کا، ان کے ایثار واخلاص کا، ان کی اولوالعزمی وثابت قدمی کا، ان کی حق کوشی وناحق کشی کا ذکر کرتے ہیں۔ شہادت کی مجلسیں منعقد ہوتی ہیں۔ اہلِ بیت کی حمایتِ ملت کا عجیب وغریب منظر دکھایا جاتا ہے۔ یہ مجالس در حقیقت ذکرِ الٰہی کی مجالس ہیں جو اعلیٰ موعظت وتذکیر پر مشتمل ہیں۔ ان مجالس میں شامل ہونے سے قلوب میں رقت اور اعمالِ صالحہ کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ حق کی حمایت کے جذبات

دلوں میں جاگزیں ہوتے ہیں۔ ایسی مجالس کا منعقد کرنا باعث اجر و ثواب ہے کیوں کہ تذکیر کی مجالس مجالسِ ذکر ہیں۔

ان ایامِ متبرکہ میں مسلمان بالعموم حسنات و خیرات کی طرف بہت مائل رہتے ہیں۔ پانی، شربت کی سبیلیں لگائی جاتی ہیں۔ مساکین کو کھانے کھلائے جاتے ہیں۔ قسم قسم کے اَطْعِمہ تقسیم کئے جاتے ہیں جس کو لنگر کہتے ہیں۔ کھچڑا پکتا ہے اور حضراتِ اِمَامَین اور ان کے ہمراہیوں کی فاتحہ دے کر ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ ان ایام کے معمولات میں سے روزہ بہ کثرت مسلمان دسویں کو اور بعض نویں اور دسویں دونوں کو روزہ رکھتے ہیں۔

(یاد رہے!) اوقاتِ متبرکہ میں جیسے نیکی زیادہ اجر و ثواب کا موجب ہوتی ہے۔ ایسے ہی بدی بھی زیادہ خُسران اور ملامت کا موجب ہوتی ہے۔ جہاں نیک دل لوگ خیرات و مبرات میں مشغول رہتے ہیں، اہلِ ہوا اپنے حرص و ہوس اور لغویات میں مبارک اوقات کو ضائع کر دیتے ہیں۔ محرم کے ایام میں تعزیہ داری کے ساتھ ساتھ لہو و لعب اور تصویر سازی میں بھی بعض لوگ مشغول ہوتے ہیں۔ دلدلیں اور حوریں اور گھوڑے اور آدمی کی تصویریں بناتے ہیں۔ بعض بعض مقامات پر انسان، شیر اور ریچھ کے روپ بھرتے ہیں اور مبارک اوقات کو لہو و لعب اور فسق و فجور میں ضائع کر دیتے ہیں۔ اتنا ہی نہیں کہ اس وقت میں کسبِ خیر اور حسنِ عمل سے محروم رہے، بلکہ کبائر میں غرق ہو کر انہوں نے اپنے نامۂ اعمال کو بدیوں سے بھر دیا۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ان امور سے روکنے کی پوری کوشش کریں اور اس قسم کے تماشہ کرنے اور سانگ کھیلنے والوں کو اخلاقی طور پر ایسا عبرت ناک سبق دیں کہ آئندہ وہ ایسے اعمال و افعال کے لئے جرات و ہمت نہ کریں۔ یہ لوگ اپنی جہالت سے وہ افعال کرتے ہیں جو دین و ملت کے ننگ و عار ہیں اور اس سے دنیا کے لوگ مسلمانوں کی نسبت بُری رائے قائم کرتے اور خراب نتیجہ نکالتے ہیں اور در حقیقت یہ شرم ناک افعال جہالت کی دستاویز ہیں جو لوگ ان لغویات میں مبتلا ہیں نہ انہیں اپنے فرائض معلوم ہیں۔ نہ دین و ملت کے احکام سے کچھ خبر رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت کرے اور ان افعال و کردار سے بچائے۔ آمین۔

(مقالاتِ صدر الافاضل، اقتباسات مضمون "ماہِ محرم کے خیرات و حسنات"، ص236 تا 249)

اپریل 2024ء میں امیرِ اہلِ سنت کی جانب سے جاری ہونے والے پیغامات کی تفصیل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے مارچ 2024ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّاؔر" کے ذریعے تقریباً 2946 پیغامات جاری فرمائے جن میں 486 تعزیت کے، 2338 عیادت کے جبکہ 122 دیگر پیغامات تھے۔ ان پیغامات کے ذریعے امیرِ اہلِ سنّت نے بیماروں سے عیادت کی، انہیں بیماری پر صبر کا ذہن دیا جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کیں۔

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (اپریل 2024ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ اور آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں، اپریل 2024ء میں دیئے گئے 4 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے: (1) 107 سنّتیں اور آداب: 27لاکھ، 52 ہزار 128 (2) امیرِ اہلِ سنّت سے عید کے بارے میں 23 سوالات: 14لاکھ، 74ہزار 297 (3) گانوں کی تباہ کاریاں: 25لاکھ، 83ہزار 489 (4) بنی اسرائیل کی تباہی کے اسباب: 25لاکھ، 63ہزار 14۔

اپنی غلطی مان لیجئے

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مَدَنی*

غلطی کس سے نہیں ہوتی، اَلْاِنْسَانُ مُرَكَّبٌ مِّنَ السَّهْوِ وَالنِّسْيَانِ یعنی انسان خطا اور نسیان کا مرکب ہے۔[1] اس حوالے سے ہمیں کئی قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے:

1. وہ جنہیں اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے اور وہ اس کی معافی بھی مانگ لیتے ہیں۔
2. وہ جنہیں اپنی غلطی کا احساس ہو جاتا ہے لیکن وہ اپنے کئے کی معافی نہیں مانگتے۔
3. وہ جنہیں اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوتا اور نہ وہ اس کی معافی مانگتے ہیں۔ ان میں سے پہلی قسم کے لوگ دنیا و آخرت میں کامیابیاں سمیٹتے ہیں۔

جب غلطی کی نشاندہی ہو اسی وقت اپنی غلطی کو تسلیم کر کے معذرت کر لیں تو بات چند سیکنڈز میں ختم ہو سکتی ہے، مگر دوسری قسم میں شامل کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جن سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے تسلیم نہیں کرتے بلکہ سمجھانے پر اس بات پر دلائل دینا شروع کر دیتے ہیں کہ ہماری تو کوئی غلطی ہی نہیں تھی لیکن آخر کار ان کے دلائل کمزور ثابت ہوتے ہیں اور انہیں اپنی غلطی ماننی ہی پڑتی ہے اور سوری کہنا پڑتا ہے۔

اسلامی احکام سکھانے کے حوالے سے زبردست پرسنالٹی مفتیِ اسلام ہے۔ لیکن ان کے لئے بھی فقہائے کرام نے غلطی تسلیم کرنے کے بارے میں کیا تاکید کر رکھی ہے، توجہ سے پڑھئے چنانچہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علّامہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے 500 بہترین علمائے دین کی مرتب کردہ کتاب فتاویٰ عالمگیری سے نقل کیا: مفتی کے لئے یہ ضروری ہے کہ بردبار خوش خلق ہنس مکھ ہو نرمی کے ساتھ بات کرے غلطی ہو جائے تو واپس لے اپنی غلطی سے رجوع کرنے میں کبھی دریغ نہ کرے یہ نہ سمجھے کہ مجھے لوگ کیا کہیں گے کہ غلط فتویٰ دے کر رجوع نہ کرنا حیا سے ہو یا تکبر سے بہر حال حرام ہے۔[2]

غلطی ہو جانے پر رجوع کے واقعات

دینی بزرگ خطا اور سہو ہو جانے کے بعد نہ صرف اس کو تسلیم کرتے تھے بلکہ اس کا ازالہ اور وضاحت بھی کر دیا کرتے تھے اسے اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھتے تھے، بطورِ مثال چند حیران کن واقعات پڑھئے، چنانچہ

1 تم نے صحیح کہا حضرت عبد الرحمٰن بن مَہدی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہم ایک جنازے میں شریک تھے جس میں بصرہ کے قاضی حضرت عبیدُ اللہ بن حسن عَنْبَری رحمۃُ اللہِ علیہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے، لوگوں میں آپ کا بہت مقام و مرتبہ تھا، وہاں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے کوئی مسئلہ بیان کیا جس میں آپ سے سہو ہو گیا (یعنی غلطی ہو گئی)۔ میں اس وقت کم سِن تھا مگر میں

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ، رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

نے عرض کی: عالیجاہ! مسئلہ یوں نہیں ہے، آپ حدیث مبارکہ پر غور کرلیں۔ یہ سن کر لوگ مجھ پر چڑھائی کرنے لگے مگر قاضی صاحب نے فرمایا: اسے کچھ مت کہو! (پھر مجھ سے پوچھا:) یہ مسئلہ پھر کیسے ہے؟ میں نے مسئلہ عرض کردیا۔ حالانکہ میں بہت چھوٹا تھا پھر بھی آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے سن کر ارشاد فرمایا: بیٹا! تم نے صحیح کہا، میں تمہارے قول کی طرف رجوع کرتا ہوں۔[3]

2 باقاعدہ اعلان کروایا بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت حسن بن زِیاد رحمۃُ اللہِ علیہ سے کسی شخص نے سُوال کیا، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کو جواب دیا لیکن اس میں تسامُح ہوگیا (یعنی غلطی ہوگئی) اُس شخص کو جانتے نہیں تھے لہٰذا اس غَلطی کی تلافی (ازالے) کے لئے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک شخص کو بطورِ اَجیر (یعنی اُجرت پر) لیا جو یہ اعلان کرتا تھا کہ: جس نے فُلاں دن، فُلاں مسئلہ پوچھا تھا اس کے دُرُست جواب کے لئے حضرت سیّدُنا حسن بن زِیاد رحمۃُ اللہِ علیہ کی طرف رُجوع کرے۔ حضرت سیّدُنا حسن بن زِیاد رحمۃُ اللہِ علیہ نے کئی روز تک فتویٰ نہیں دیا یہاں تک کہ وہ (مطلوبہ) شخص آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوا اور آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس کو دُرُست مسئلہ بتایا۔[4]

3 درست مسئلہ بتانے کیلئے ننگے پاؤں بھاگے حضرت شیخ جلیل ابوالحسن رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس ایک عورت آئی اور ایک شَرعی مسئلے کے بارے میں فتویٰ لیا اور رُخصت ہوگئی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ شیخ جلیل رحمۃُ اللہِ علیہ ایک دم پریشان ہو کر اُٹھے اور ننگے پاؤں اس عورت کے پیچھے گئے، اس سے فتویٰ واپس لیا اور لوٹ آئے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے شاگردوں نے جب اس بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: میرے دل میں یہ بات کھٹکی کہ مجھے جواب دینے میں کچھ وہم ہوا ہے اس لئے میں فتویٰ واپس لینے کے لئے خود گیا کہ وہ عورت کہیں دور نہ نکل جائے۔ شاگردوں نے عَرض کی: حضور! آپ ہمیں فرمادیتے! فرمایا: اوّل تو یہ تمہارا کام نہیں تھا پھر اگر میں تمہیں کہہ بھی دیتا تو تم اپنے جوتے پہن کر آرام آرام سے جاتے اور تمہیں یہ بھی پتا نہ چلتا کہ وہ عورت کس طرف گئی ہے۔[5]

4 پیشگی اعلان کر دیتے ہیں امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ جب بھی (سوال جواب کا سلسلہ) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں تو اس کے شروع میں یہ بھی فرماتے ہیں: ”آپ سوالات کیجئے، ہر سوال کا جواب اور وہ بھی بالصواب (یعنی بالکل دُرُست) دے پاؤں یہ ضروری نہیں، اگر بھول کرتا پائیں تو فوراً میری اِصلاح فرمائیں، مجھے آئیں بائیں شائیں کرتا، اپنے مؤقف پر بلا وجہ اَڑتا نہیں بلکہ شکریہ کے ساتھ رجوع کرتا پائیں گے۔“ اگر مدنی مذاکرے کے دوران کبھی کوئی غلطی ہو بھی جائے تو آپ دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ توجہ دلانے پر نہ صرف اس سے رجوع فرماتے ہیں بلکہ ضرورتاً اس کی تشہیر بھی کرتے ہیں تاکہ دُرست مسئلہ ہر ایک تک پہنچ سکے۔

اسی طرح کسی کو مسئلہ بتانے میں معمولی سی بھی کمی بیشی ہو جاتی تو آپ دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فوراً مسئلہ پوچھنے والے کو دُرست مسئلہ بتاتے ہیں جیسا کہ ایک بار آپ دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے پاس کوئی مسئلہ معلوم کرنے آیا، آپ نے اس کو مسئلہ بتا دیا اور وہ مسئلہ معلوم کرکے چلا گیا، اس مسئلے کا کوئی حصہ رہ گیا تھا جو آپ اس اسلامی بھائی کو نہیں بتا سکے تو آپ دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فوراً اس اسلامی بھائی کے پیچھے گئے اور اس کو مسئلے کا وہ حصہ بھی بتا دیا۔

اللہ پاک ہمیں اپنی غلطی مان لینے کی راہ میں رکاوٹ بننے والی تمام چیزوں مثلاً شرم اور تکبر اور سستی کو دور کرنے اور اپنی غلطی مان لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) روح البیان، 3/548 (2) دیکھئے: فتاویٰ عالمگیری، 3/309- بہارِ شریعت، 2/912 (3) حلیۃ الاولیاء، 9/6، رقم: 12855 (4) آدبُ المُفتِی والمُستَفتِی لابنِ الصَّلاح، ص46 ملخصاً (5) المدخل لابن الحاج، جز1، 1/305۔

(دوسری اور آخری قسط)

حفظِ مراتب کا خیال کیجئے

مولانا ابو واصف عطاری مدنی*

حفظِ مراتب کا عملی مظاہرہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ صرف زبانی حفظِ مراتب کا خیال رکھنے کا فرمایا بلکہ عملی طور پر بھی کئی بار اس کا اظہار فرمایا، اپنے قول و عمل دونوں سے سکھایا کہ لوگوں کے حسبِ حال انہیں عزت دی جائے، ان کے دینی یا دنیاوی عہدہ و منصب کی رعایت کی جائے اور دیگر لوگوں سے بڑھ کر اکرام و احترام کیا جائے۔ جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے آنے پر آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انصار سے فرمایا: قُوْمُوا اِلٰى سَيِّدِكُمْ یعنی اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔[1] یہاں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبیلے والوں سے اُن کے سردار کی تعظیم کروائی اور انہیں باور کروایا کہ جو بڑا ہے اُسے اُس کے مقام و مرتبہ میں رکھو۔ اس کے علاوہ بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بعض افراد کی عزت افزائی کے لئے اور لوگوں میں ان کے مقام کا خیال رکھتے ہوئے خود کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا، حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت عِکرمہ بن ابو جہل رضی اللہ عنہ اور حضرت عدی بن حاتِم رضی اللہ عنہ کی آمد پر ان کی عزت افزائی کے لئے قیام فرمایا۔[2] اور شہزادیِ کونین، خاتونِ جنّت سیدۂ کائنات حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے لئے تو حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارہا قیام فرمایا۔ درج ذیل احادیثِ مبارکہ بھی حفظِ مراتب کا خیال رکھنے کے عملی مظاہرے کو بیان کرتی ہیں۔

کسی موقع پر ایک بڑی عمر کے صحابی رضی اللہ عنہ آئے، وہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب آنا چاہتے تھے، لوگوں نے ان کے لئے جگہ کشادہ کرنے میں دیر کی، تو نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جو ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔“[3]

مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، حتی کہ گھر مبارک بھر گیا اور اس میں گنجائش باقی نہ رہی۔ اتنے میں حضرت جَرِیْر بن عبد اللہ بَجَلی رضی اللہ عنہ آئے تو اندر جگہ نہ ہونے کی وجہ سے دروازے پر ہی بیٹھ گئے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ملاحظہ فرمایا تو اپنی چادر لپیٹ کر ان کی طرف اُچھال دی اور ارشاد فرمایا: ”اس پر بیٹھ جاؤ۔“ انہوں نے چادر کو اپنے چہرے پر رکھا اور اسے چومتے ہوئے رونے لگے پھر چادر لپیٹ کر بارگاہِ اقدس میں پیش کر دی اور عرض کی: میری کیا مجال کہ میں آپ کی چادر پر بیٹھوں، جس طرح آپ نے مجھے عزت دی اللہ پاک آپ کی مزید عزت افزائی فرمائے۔ یہ سُن کر نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دائیں، بائیں دیکھا اور ارشاد فرمایا: اِذَا اَتَاكُمْ كَرِيْمُ قَوْمٍ فَاَكْرِمُوْهُ یعنی جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اسے عزت دو۔[4]

عمدہ پوشاک اور 100 دینار عطا فرمائے ایک شخص مولیٰ علی

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکَرِیم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: "امیرُ المؤمنین! مجھے آپ سے ایک کام ہے جو آپ کے سامنے پیش کرنے سے پہلے میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کر دیا ہے۔ اگر آپ نے میرا وہ کام کر دیا تو میں اللہ پاک کی حمد بجالاؤں گا اور آپ کا شکریہ ادا کروں گا اور اگر آپ نے وہ کام پورا نہ فرمایا تو بھی میں اللہ پاک کی حمد بجالاؤں گا اور آپ کا قصور نہ سمجھوں گا۔" مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکَرِیم نے فرمایا: "تمہاری جو ضرورت ہے وہ زمین پر لکھ دو، میں تمہارے چہرے پر ہاتھ پھیلانے کی بے وقعتی نہیں دیکھنا چاہتا۔" اس شخص نے لکھا: "میں حاجت مند ہوں۔" امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ کر فرمایا: "میرے پاس ایک عمدہ پوشاک لائی جائے۔" پوشاک لائی گئی۔ اس شخص نے وہ لے کر پہن لی۔ پھر وہ یہ اشعار کہنے لگا:

كَسَوْتَنِيْ حُلَّةً تَبْلٰى مَحَاسِنُهَا
فَسَوْفَ اَكْسُوْكَ مِنْ حُسْنِ الثَّنَا حُلَلًا
اِنْ نِلْتَ حُسْنَ ثَنَائِيْ نِلْتَ مَكْرُمَةً
وَلَسْتَ تَبْغِيْ بِمَا قَدْ قُلْتُهُ بَدَلًا
اِنَّ الثَّنَاءَ لَيُحْيِيْ ذِكْرَ صَاحِبِهٖ
كَالْغَيْثِ يُحْيِيْ نَدَاهُ السَّهْلَ وَالْجَبَلَا
لَا تَزْهَدِ الدَّهْرَ فِيْ خَيْرٍ تُوَافِقُهُ
فَكُلُّ عَبْدٍ سَيُجْزٰى بِالَّذِيْ عَمِلَا

ترجمہ: آپ نے مجھے ایک پوشاک پہنائی جس کی خوبیاں ختم ہونے والی ہیں، میں آپ کو اچھی تعریف کی پوشاکیں اوڑھاتا ہوں۔ اگر آپ میری خوبصورت تعریف کو قبول کرتے ہیں تو ایک عطیہ قبول فرماتے ہیں حالانکہ بدلے میں میری کہی گئی باتوں کی آپ کو طلب نہیں۔ بلاشبہ تعریف تو تعریف والے کا ذکر یوں زندہ رکھتی ہے جیسے بارش ہموار زمینوں اور پہاڑوں کو زندگی دیتی ہے۔ موافق آنے والی خیر و بھلائی کے معاملے میں دنیا سے منہ نہ موڑو کہ ہر بندے کو اپنے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔

اشعار سُن کر حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "سونے کے سکے لائے جائیں۔" چنانچہ سونے کے سو سِکّے لائے گئے تو آپ نے وہ بھی اس ضرورت مند کو عطا فرمادیئے۔ راوی اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: "امیرُ المؤمنین! عمدہ پوشاک اور سونے کے سو سِکّے دونوں؟" ارشاد فرمایا: ہاں! میں نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ "اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ یعنی لوگوں سے ان کے مرتبوں کے مطابق پیش آؤ۔" اور اس شخص کا میرے نزدیک یہی مرتبہ ہے۔[5]

صحابۂ کرام کے لئے حفظ مراتب حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر افرادِ اُمّت میں مراتب و مناصب کا واضح فرق ہے اور یہ فرق شریعت نے قائم فرمایا ہے، یہ کس شان والے تھے، خلفائے راشدین کے بعد سب سے زیادہ علم والے عظیم صحابی حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبانی ملاحظہ کیجیے، وہ فرماتے ہیں: قابلِ تقلید اور لائقِ پیروی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابۂ کرام ہیں، یہ نفوسِ قدسیہ اُمّت میں سب سے اَفضل، سب سے زیادہ نیک، سب سے بڑھ کر علم والے ہیں، ان کے اَعمال دکھاوے سے پاک ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ پاک نے اپنے پیارے نبی محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رَفاقت و صحبت اور خدمتِ دین کے لئے منتخب فرمایا، لہٰذا ان کا فَضْل و کمال پہچانو، ان کے فرامین اور طور طریقوں کی پیروی کرو، جس قدر ممکن ہو ان کے اخلاق و سیرت کو اختیار کرو کہ بے شک یہ لوگ دُرُست راہ پر قائم تھے۔[6] غیر صحابہ سے ان کے مقام و مرتبہ کے بہت زیادہ اونچا ہونے کو ایک موقع پر رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں بیان فرمایا: تمہارا اُحد پہاڑ جتنا سونا خیرات کرنا میرے کسی صحابی کے مٹھی بھر جَو خیرات کرنے بلکہ اُس کے آدھے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔[7] حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یعنی میرا صحابی قریباً سَوا سیر جَو خیرات کرے اور اُن کے علاوہ کوئی مُسلمان خواہ غَوث و قُطب ہو یا عام مُسلمان، پہاڑ بھر سونا خیرات کرے تو اُس کا سونا قُربِ الٰہی اور قبولیّت میں صَحابی کے سَوا سیر کو نہیں پہنچ سکتا، یہ ہی حال روزہ، نماز اور ساری عبادات کا ہے۔ جب مسجدِ نبوی کی نماز دوسری جگہ کی نمازوں سے پچاس ہزار گُنا (زیادہ ثواب والی) ہے، تو جنہوں نے حُضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قُرب اور دیدار پایا اُن کا کیا پُوچھنا اور اُن کی عبادات کا کیا کہنا؟[8]

مراتبِ صحابہ میں باہم فرق ہے پھر یہ کہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی باہم مراتب کا فرق ہے، جیسے ان میں سب سے افضل ہستی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے، پھر دیگر کا مقام ہے، لہٰذا ان کے باہمی مراتب کا خیال رکھنا اور جس کا جو مقام ہے، اُسے اُسی پر رکھنا اور سمجھنا ضروری ہے۔ لہٰذا یہ نعرہ لگانا غلط ہے کہ "علی دا پہلا نمبر" کیونکہ جو ترتیب خلفائے راشدین کی خلافت کی ہے وہی ترتیب ان کی فضیلت کی ہے تو پہلا نمبر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے کہ وہ خلافت میں بھی اول ہیں اور فضیلت میں بھی اول ہیں۔

علما و سادات کے لئے حفظ مراتب یوں ہی ساداتِ کرام اور علمائے دین کا مرتبہ عام لوگوں سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اس بارے میں جب امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا تو آپ نے جو جواب ارشاد فرمایا، اُس کا خلاصہ آسان لفظوں میں یہ ہے: علمائے کرام اور سادات عظام کو اللہ پاک نے رتبہ و ترجیح دی ہے تو انہیں عام مسلمانوں سے زیادہ عزت دینا شریعت کا حکم ماننا اور حق دار کو اس کا پورا حق دینا ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:﴿قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: تم فرماؤ: کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟[9] جب اللہ پاک نے عالموں اور جاہلوں کو ایک مرتبے میں نہیں رکھا تو مسلمانوں پر بھی لازم ہے کہ ان میں فرق رکھیں۔ علمائے کرام کو محافل میں مرکزی، نمایاں اور عزت کی جگہ بٹھانا بھی اسی بات سے تعلق رکھتا ہے اور مسلمانوں میں یہ عمل شروع سے اب تک رائج ہے، یہ شریعت اور عرف و عادت ہر دو لحاظ سے پسندیدہ اور مطلوب ہے۔[10]

امتیازی مقام و مرتبہ طلب نہ کیا جائے یاد رہے کہ سادات کرام اور علمائے دین بذاتِ خود اپنے لئے امتیازی سلوک کا مطالبہ نہ کریں، اونچی اور نمایاں کرسی پر بیٹھنے کی خواہش نہ کریں۔ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کا خلاصہ ہے کہ علماء و سادات کو یہ ناجائز و ممنوع ہے کہ خود اپنے لیے سب سے امتیاز چاہیں اور اپنے نفس کو دوسرے مسلمانوں سے بڑا جانیں کہ یہ تکبر ہے اور تکبر زبردست بادشاہ اللہ پاک کے سوا کسی کو لائق نہیں، بندے کے حق میں گناہ اکبر ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ(۶۰)﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: کیا متکبروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے؟[11] جب سب علما کے آقا، سب سادات کے جدِّ امجد حضور پر نور سیدُ المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انتہا درجہ کی تواضع فرماتے، کہیں ٹھہرنے، بیٹھنے، کھانے اور لوگوں کے ساتھ چلنے وغیرہ کسی معاملے میں حاضرین پر ترجیح کا مطالبہ نہ فرماتے تو دوسرے کی کیا حقیقت ہے مگر مسلمانوں کو یہی حکم ہے کہ سب سے زیادہ علمائے کرام و سادات عظام کو عزت و ترجیح دیں، یہ ایسا ہے کہ کسی شخص کا لوگوں سے اپنے سامنے کھڑے رہنے کا مطالبہ کرنا جائز نہیں جبکہ لوگوں کا خود سے کسی قابلِ تعظیم مذہبی شخصیت کے لیے کھڑا ہونا پسندیدہ ہے۔[12]

یہ بھی واضح رہے کہ جب مسلمان کسی عالم و سید صاحب وغیرہ کے ساتھ عزت و احترام سے پیش آئیں اور انہیں دوسروں پر ترجیح و فوقیت دیں تو اب ان حضرات کا اِس عزت و ترجیح کو قبول کرنا منع نہیں۔ چنانچہ مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ وجہَہُ الکریم کے متعلق مروی ہے کہ آپ کسی کے ہاں تشریف لے گئے، صاحب خانہ نے آپ کیلئے ایک بچھونا بچھایا تو آپ اُس پر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: لَا یَاْبَی الْکَرَامَۃَ اِلَّا حِمَارٌ یعنی عزت و توقیر کا انکار کوئی گدھا ہی کرے گا۔[13]

خلاصہ یہ کہ جو اکابر ہیں، بڑے ہیں، اللہ پاک نے انہیں بڑائی دی ہے، مقام و مرتبہ سے نوازا ہے تو ہمیں بھی انہیں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ عزت و احترام دینا چاہئے۔ دین و شریعت بھی یہی بتاتے سکھاتے ہیں، زمانے کا رواج، باشعور لوگوں کی عادات اور عقل انسانی سب کا بھی یہی تقاضا ہے۔

---

(1) بخاری، 4/174، حدیث: 6262 (2) مراٰۃ المناجیح، 6/370 (3) ترمذی، 3/369، حدیث: 1926 (4) ابن ماجہ، 4/208، حدیث: 3712- احیاء العلوم، 2/719 (5) کنز العمال، جز6، 3/268، حدیث: 17142 (6) مشکاۃ المصابیح، 1/57، حدیث: 193 (7) بخاری، 2/522، حدیث: 3673 (8) مراٰۃ المناجیح، 8/335 (9) پ23، الزمر: 9 (10) فتاویٰ رضویہ، 23/718 (11) پ24، الزمر: 60 (12) فتاویٰ رضویہ، 23/719 ملخصاً (13) مقاصد حسنہ، ص469، حدیث: 1317۔

(دوسری اور آخری قسط)

جہنم سے دور کروانے والی نیکیاں

مولانا محمد نواز عطاری مَدَنی*

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: تو جسے آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ کامیاب ہو گیا۔[1] متقی لوگ جہنم سے بچالئے جائیں گے اور ظالموں کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا، چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا(۷۲)﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: پھر ہم ڈر والوں کو بچالیں گے اور ظالموں کو اس میں چھوڑ دیں گے گھٹنوں کے بل گرے۔[2] جہنم سے نجات دلانے والی نیکیوں کے متعلق 8 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھئے:

1 دوزخ سے دُور کروانے والی 5 مختلف نیکیاں

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کی: مجھے ایسے عمل کی خبر دیجئے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دُور کر دے۔ رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا ان دونوں (یعنی جنت و جہنم) نے تمہیں عمل پر اُبھارا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تم انصاف والی بات کہو اور جو چیز ضرورت سے زیادہ ہو اسے صدقہ کر دو۔ اس نے عرض کی: میں ہر وقت انصاف کی بات کہنے اور ضرورت سے زائد مال کو صدقہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو پھیلاؤ۔ اس نے عرض کی: یہ بھی بہت مشکل ہے۔ ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: اپنے اونٹوں میں سے بوجھ اٹھانے کے قابل ایک اونٹ اور پانی کا مشکیزہ لو، اور پھر ایسا گھرانہ ڈھونڈو جو ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن پانی پیتا ہو، اسے پانی پلاؤ، تو شاید تیرے اونٹ کے ہلاک ہونے اور تیرے مشکیزے کے پھٹنے سے پہلے ہی تیرے لئے جنت واجب ہو جائے۔ پھر وہ دیہاتی تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہتا ہوا چلا گیا، تو اس کے اونٹ کے ہلاک ہونے اور مشکیزہ پھٹنے سے پہلے ہی اسے شہید کر دیا گیا۔[3]

2 فجر و مغرب کے بعد سات سات مرتبہ کہئے!

”جب تم مغرب کی نماز پڑھ لو تو سات مرتبہ کہو ”اَللّٰھُمَّ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ"، اگر تم نے یہ کہہ لیا اور اسی رات اگر تمہارا انتقال ہو گیا تو تمہارے لئے آگ سے آزادی لکھ دی جائے گی۔ پھر فرمایا: جب تم فجر کی نماز ادا کر لو تو سات مرتبہ اسی طرح کہو۔ اگر اسی دن تمہارا انتقال ہو گیا تو (بھی) تمہارے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جائے گی۔"[4]

3 جہنم سے آزادی دلانے والے کلمات

جس نے صبح یا شام (ایک مرتبہ) یہ کہا: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ" اللہ پاک اس کے ایک چوتھائی حصے کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے، جو دو مرتبہ ان کلمات کو کہے، اس کے نصف یعنی آدھے حصے کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے، جو تین مرتبہ کہے اس کے تین چوتھائی حصے کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے، اور اگر کسی نے چار مرتبہ یہ کلمات کہے تو اللہ پاک اس کے پورے جسم کو جہنم سے آزاد فرما دیتا ہے۔[5]

4 سو مرتبہ درودِ پاک

"جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس پر سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نِفاق سے چھٹکارا اور جہنّم کی آگ سے آزادی دونوں چیزیں لکھ دیتا ہے اور اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔"[6]

5 حصولِ ثواب کے لئے 7 سال اذان دینا

"جو شخص صرف ثواب حاصل کرنے کے لئے سات سال اذان کہے اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھی جاتی ہے۔"[7]

6 جماعت کے ساتھ فجر اور عشا کی نمازیں ادا کرنا

"جس نے فجر و عشا کی نماز باجماعت پڑھی اور جماعت سے کوئی بھی رَکعت فوت نہ ہوئی تو اس کے لئے دو آزادیاں لکھ دی جاتی ہیں، جہنم سے آزادی اور نِفاق (یعنی مُنافقت) سے آزادی۔"[8]

7 خوفِ خدا کے سبب بہنے والے آنسو کا مرتبہ

"جس مومن کی آنکھ سے اللہ پاک کے خوف سے آنسو بہہ جائے اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہو اور پھر وہ آنسو اس کے رخسار پر پہنچ جائے تو اللہ پاک اسے جہنم پر حرام فرما دے گا۔"[9]

8 تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ 40 دن باجماعت نماز

"جو کوئی اللہ پاک کے لئے چالیس دن "تکبیرِ اُولیٰ" کے ساتھ باجماعت نماز پڑھے اُس کے لئے دو آزادیاں لکھی جائیں گی، (جہنم کی) آگ سے آزادی اور نفاق (یعنی مُنافقت) سے آزادی۔"[10] یاد رکھئے! تکبیرِ اُولیٰ نماز شروع کرتے وقت کہی جانے والی سب سے پہلی تکبیر کو کہتے ہیں، اِس کو تکبیرِ تحریمہ بھی کہا جاتا ہے۔ اِس حدیثِ پاک کے تحت حکیمُ الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یعنی اس عمل (یعنی چالیس دن باجماعت نماز پڑھنے) کی برکت سے یہ شخص دنیا میں منافقین کے اَعمال سے محفوظ رہے گا، اسے اِخلاص نصیب ہو گا، قبر و آخرت میں عذاب سے نجات پائے گا۔ تکبیرِ تحریمہ پانے کے معنٰی یہ ہیں کہ امام کی قراءت شروع ہونے سے پہلے مقتدی "سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ" (مکمّل) پڑھ لے۔[11] بہارِ شریعت جلد اول صفحہ 571 پر ہے: (امام کے ساتھ) پہلی رَکعت کا رکوع مل گیا، تو تکبیرِ اُولیٰ کی فضیلت پا گیا۔[12] اللہ پاک ہمیں جہنم سے نجات کے لئے مذکورہ نیکیوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ4، آل عمران: 185 (2) پ16، مریم: 72 (3) معجم کبیر، 19/187، حدیث: 422 (4) ابوداؤد، 4/415، حدیث: 5079 (5) ابوداؤد، 4/412، حدیث: 5069 (6) معجم اوسط، 5/252، حدیث: 7235 (7) ترمذی، 1/248، حدیث: 206 (8) شعب الایمان، 3/62، حدیث: 2875 (9) ابن ماجہ، 4/467، حدیث: 4197 (10) ترمذی، 1/274، حدیث: 241 (11) مراٰۃ المناجیح، 2/211 (12) فتاویٰ عالمگیری، 1/69۔

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

01 گرافکس ڈیزائنر کا جانداروں کی ڈیجیٹل تصاویر بنا کر دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم گرافکس ڈیزائنگ کا کام کرتے ہیں، لوگ ہم سے مختلف اشیاء ڈیزائن کرواتے ہیں، بعض اوقات ہمیں جانداروں کی تصاویر بنانے کا آرڈر بھی ملتا ہے اور کسٹمر کے متعلق ہمیں یہ کنفرم نہیں ہوتا کہ وہ بعد میں اس کا پرنٹ نکلوائے گا یا پرنٹ نکلوائے بغیر محض ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر ہی اس کا استعمال کرے گا تو کیا ہمارا ایسے شخص کو جانداروں کی تصاویر والی اشیاء بنا کر دینا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ڈیجیٹل تصویر شرعاً تصویر کے حکم میں نہیں ہے لہٰذا پوچھی گئی صورت میں جب آپ کو یہ کنفرم نہیں ہے کہ کسٹمر جاندار کی تصویر کا پرنٹ نکالے گا تو آپ کا تصویروں پر گرافکس کا کام کرنا جائز ہے، البتہ جن تصاویر میں بے حیائی، بے پردگی اور دیگر غیر شرعی امور ہوں تو ان تصویروں کا اگرچہ پرنٹ نہ بھی نکالا جائے لیکن غیر شرعی امور پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ان پر گرافکس کا کام کرنا جائز نہیں۔

معصیت جب عین شے کے ساتھ قائم ہو مگر گناہ کے لئے متعین نہ ہو تو محض شک کی بناء پر اس شے کا بیچنا منع نہیں جیسا کہ ہدایہ میں ہے: وان كان لا يعرف انه من اهل الفتنة لا باس بذلك، لانه يحتمل ان لا يستعمله فی الفتنة فلا يكره بالشك یعنی: جس شخص کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ یہ اہلِ فتنہ میں سے ہے تو اسے ہتھیار بیچنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ممکن ہے وہ اسے فتنہ پروری کے کاموں میں استعمال نہ کرے لہٰذا محض شک کی بناء پر ایسے شخص کو ہتھیار بیچنا مکروہ نہیں۔ (الہدایہ، 6/506)

اسی طرح افیون بیچنے سے متعلق امامِ اہلسنّت فرماتے ہیں: ”افیون نشہ کی حد تک کھانا حرام ہے اور اسے بیرونی علاج مثلاً ضماد وطلاء میں استعمال کرنا یا خوردنی معجونوں میں اتنا قلیل حصہ داخل کرنا کہ روز کی قدر شربت نشے کی حد تک نہ پہنچے تو جائز ہے اور جب وہ **معصیت کے لئے متعین نہیں تو اس کے بیچنے میں حرج نہیں۔**“ (فتاویٰ رضویہ، 23/574)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

02 آن لائن آرڈر لینے کے بعد فروزن آئٹم تیار کرکے بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے میں کہ آج کل کراچی میں ایک آن لائن کام بہت عام ہو رہا ہے جس میں واٹس ایپ اور فیس بک وغیرہ کے ذریعے مختلف اقسام کی Frozen یعنی بغیر فرائی شدہ مختلف اقسام کے سموسے

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

رول وغیرہ کی تشہیر کی جاتی ہے اور آن لائن آرڈر آنے پر انھیں گھر پر تیار کر کے بیچا جاتا ہے جبکہ آرڈر آنے کے وقت بعض اوقات تیار مال ہمارے پاس نہیں ہوتا تو اس حوالے سے شرعی حکم کیا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں Frozen یعنی بغیر فرائی شدہ مختلف اقسام کے سموسے رول وغیرہ کی سوشل میڈیا پر تشہیر کرنا اور آن لائن آرڈر آنے پر اسے بیچنا جائز ہے اگرچہ آن لائن آرڈر لیتے وقت تیار مال ملکیت میں موجود نہ ہو کیونکہ یہ "بیع استصناع" ہے جو خلاف قیاس جائز ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آرڈر پر چیز بنوانے کو فقہی اصطلاح میں "بیع استصناع" کہتے ہیں یہ ہر اُس چیز میں جائز ہے جسے عموماً آرڈر پر بنوایا جاتا ہو، جبکہ آرڈر دیتے وقت اس چیز کی قیمت، مقدار، جنس، نوع وغیرہ تمام چیزیں اس طرح واضح ہوں کہ بعد میں تنازع نہ ہو سکے۔

سیدی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مُجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ "بیع استصناع" سے متعلق فرماتے ہیں: "کسی سے کوئی چیز اس طرح بنوانا کہ وہ اپنے پاس سے اتنی قیمت کو بنادے یہ صورت استصناع کہلاتی ہے کہ اگر اس چیز کے یوں بنوانے کا عرف جاری ہے اور اس کی قسم و صفت و حال و پیمانہ و قیمت وغیرہا کی ایسی صاف تصریح ہوگئی ہے کہ کوئی جہالت آئندہ منازعت کے قابل نہ رہے یہ عقد شرعاً جائز ہوتا ہے اور اس میں بیع سلم کی شرطیں مثلاً روپیہ پیشگی اس جلسہ میں دے دینا یا اس کا بازار میں موجود رہنا یا مثلی ہونا کچھ ضرور نہیں ہوتا۔" (فتاویٰ رضویہ، 17/597)

نوٹ: ڈلیوری کا مقام اور ڈلیوری چارجز کتنے ہوں گے؟ یا فری ڈلیوری ہے؟ اسے بھی آرڈر کے وقت ہی طے کر لیا جائے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

03 تجارتی کاموں کے لئے ویب سائٹ بنا کر دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم شراب وغیرہ حرام چیزوں کی ویب سائٹ تو نہیں بناتے البتہ ایسا ہوتا ہے کہ کسٹمر کو ٹریڈنگ کے لئے کوئی ویب سائٹ بنا کر دے دیتے ہیں جس پر کسٹمر اپنی چیزیں رکھ کر بیچے گا، ہمیں اس بات کا علم نہیں ہوتا کہ وہ کن چیزوں کو اپنی ویب سائٹ پر لگائے گا اس میں ہم نہ تو چیزیں رکھتے ہیں نہ ہی کوئی تصویر وغیرہ لگاتے ہیں لیکن کسٹمر خود ہی بعد میں اس پر ناجائز تصاویر لگا دیتا ہے یا کوئی ناجائز پروڈکٹ بیچتا ہے تو کیا ہم بھی گنہگار ہوں گے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ کسٹمر کو فقط تجارتی کاموں کے لئے ویب سائٹ بنا کر دے رہے ہیں اور بناتے وقت بھی اس کا معصیت کے لئے استعمال ہونا مُتعین نہیں ہے کہ وہ اسے ناجائز پروڈکٹ کی فروخت کے لئے استعمال کرے گا لہٰذا آپ کا کسٹمر کو ایسی تجارتی ویب سائٹ بنا کر دینا، جائز ہے، اب اگر وہ اپنی اس ویب سائٹ پر بے پردہ عورتوں کی تصاویر کے ذریعے پروڈکٹ کی تشہیر کرے یا کوئی ناجائز چیز بیچے تو آپ اس میں گنہگار نہیں ہوں گے، یہ ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی شخص چھری چاقو وغیرہ عوام کو فروخت کرے جن کے متعلق یہ معلوم نہیں کہ وہ اسے سبزی وغیرہ کاٹنے میں استعمال کریں گے یا مسلمانوں کو ایذا پہنچانے کے لئے استعمال کریں گے، ہاں اگر پہلے سے ہی یہ معلوم ہے کہ وہ کسٹمر اس ویب سائٹ کو ناجائز کاموں کے لئے استعمال کرے گا تو اب آپ کے لئے اس کسٹمر کو ویب سائٹ بنا کر دینا گناہ کے کام میں براہ راست معاونت کرنا ہوگا جو کہ جائز نہیں، یہ ایسا ہی ہوگا کہ کوئی شخص فتنہ وفساد کرنے والے لوگوں کے ہاتھ ہتھیار بیچے حالانکہ یہ بات معلوم ہے کہ یہ لوگ ان ہتھیاروں کو قتل وغارت گری کے لئے استعمال کریں گے۔

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ امت کے نگہبان

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

حکومت اور سلطنت کو بحسن و خوبی اور کامیابی سے چلانے کے لئے ایک حاکم کو جن باتوں اور کاموں کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے ان میں سے ایک کام اپنی رعایا کے احوال کی خبر گیری رکھنا ہے، کہتے ہیں کہ جس طرح دودھ پلانے والی اپنے بچے کی دیکھ بھال کرتی ہے یونہی بادشاہ کو چاہئے کہ وہ اپنی عوام کی دیکھ بھال کرے، خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی تھی کہ آپ جہاں دن کے وقت لوگوں سے ملاقات کرکے ان کے مسائل حل فرماتے وہیں رات کو رعایا کے معاملات کی دیکھ بھال بھی کیا کرتے تھے، آیئے اس مناسبت سے چند واقعات پڑھئے۔

اُمتِ محمدیہ کے لئے فکرمند رہتے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قحط پڑا آپ کا زمانۂ قحط سے پہلے بھی یہی معمول رہتا تھا کہ آپ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے پھر گھر میں داخل ہوجاتے اور رات دیر تک نماز پڑھتے رہتے پھر باہر نکلتے اور راستوں کی طرف آجاتے اور چکر لگاتے رہتے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک رات سحر کے وقت میں نے انہیں یہ دعا کرتے سُنا: اے اللہ! تو امتِ محمدیہ کو میری خلافت میں اور میرے سامنے ہلاکت سے دوچار نہ کرنا۔(1)

مسجد میں لوگوں سے پوچھ گچھ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد مسجد کی طرف بار بار آتے اور کسی کو وہاں رہنے نہ دیتے تھے ہاں! اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہوتا تو اسے مسجد میں ہی رہنے دیتے ایک مرتبہ مسجد میں حضرت اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ لوگ موجود تھے کہ حضرت عمر فاروق تشریف لے آئے، آپ نے حضرت اُبَی بن کعب سے پوچھا: یہ کون ہیں ؟ حضرت اُبَی بن کعب نے جواب دیا: آپ کے خاندان کے کچھ لوگ ہیں۔ آپ نے سب سے پوچھا: تم لوگ کس وجہ سے نماز عشاء کے بعد (مسجد میں) ٹھہرے ہوئے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم یہاں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کررہے ہیں، جواب سُن کر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ گئے، پھر ایک ایک شخص کے پاس جاتے اور اس سے کہتے کہ میرے لئے دعا کرو تو وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لئے دعا کردیتا، آخر میں ایک شخص کے پاس پہنچ کر دعا کرنے کا کہا تو وہ دعا کرنے میں جھجکنے لگا، یہ دیکھ کر آپ نے فرمایا: صرف اتنی ہی دعا کردو کہ اے اللہ ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما، پھر آپ نے خود دعا شروع کردی، یہ دیکھ کر سب پر رقت طاری ہوگئی اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ رو رہے تھے۔(2)

مشکیزہ خود اٹھالیا ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رات کے وقت نگہبانی فرمارہے تھے کہ ایک عورت کو دیکھا جو ایک مشکیزہ اٹھائے جارہی تھی، آپ نے اس عورت سے مشکیزے کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگی: گھر میں بچّے ہیں اور کوئی خادم نہیں ہے دن میں باہر نکلنا اچھا نہیں لگتا اس لئے رات کو نکلتی ہوں اور گھر والوں کے لئے پانی لے آتی ہوں، آپ نے اس عورت کا مشکیزہ خود اٹھالیا اور اس کے گھر تک پہنچادیا اور فرمایا: صبح عمر کے پاس چلی جانا وہ تمہیں ایک خادم دے دیں گے، وہ عورت کہنے لگی: حضرت عمر تک رسائی نہیں

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک نے چاہا تو تمہاری ان تک رسائی ہو جائے گی، صبح ہوئی اور وہ عورت حضرت فاروقِ اعظم کے پاس پہنچی تو اس نے پہچان لیا کہ رات اس کا مشکیزہ اٹھانے والے کوئی اور نہیں بلکہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم خود تھے یہ دیکھ کر مڑی اور واپس چلی گئی، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے پیچھے کسی کو بھیجا اور اس عورت کو کچھ نان نفقہ اور ایک خادم دینے کا حکم فرمادیا۔[3]

بوڑھی خاتون سے دعا کروائی ایک مرتبہ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ رات کے وقت نگرانی کررہے تھے کہ ایک گھر میں چراغ جلتے ہوئے دیکھا آپ اس کے قریب گئے تو دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت اون کو دُھنک رہی تھی تاکہ اسے کاتے اور دھاگا بنائے اور یہ اشعار پڑھتی جارہی تھی:

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاةُ الْاَبْرَارْ
صَلّٰی عَلَيْكَ الْمُصْطَفَوْنَ الْاَخْيَارْ
قَدْ كُنْتَ قَوَّامًا بَكِيَّ الْاَسْحَارْ
يَا لَيْتَ شِعْرِی وَالْمَنَايَا اَطْوَارْ
هَلْ تَجْمَعُنِی وَحَبِيبِی الدَّارْ

محمد (عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر نیک لوگوں کی طرف سے درود ہو، متقیوں اور پرہیز گاروں کی جانب سے (یارسول اللہ) آپ پر درود ہو، آپ (راتوں کو) بہت زیادہ نمازیں پڑھنے والے ہیں بوقتِ سحر خوب رونے والے تھے، موت کی مختلف حالتیں ہیں اے کاش! مجھے (کسی طرح) معلوم ہو جاتا کہ کیا اللہ مجھے اور میرے پیارے حبیب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایک گھر (جنت) میں ایک ساتھ رکھے گا۔ حضرت عمر فاروق نے یہ اشعار سنے تو وہیں بیٹھ گئے اور رونا شروع کردیا پھر روتے روتے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا، اندر سے پوچھا گیا: کون ہے؟ آپ نے جواب دیا: عمر بن خطاب! اندر سے پھر آواز آئی: امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق کو مجھ سے کیا کام؟ اور رات کی اس گھڑی میں امیر المؤمنین میرے پاس کیوں آئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ آپ پر رحم کرے! دروازہ کھولئے، کوئی پریشانی کی بات نہیں، اس بوڑھی عورت نے دروازہ کھول دیا، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوگئے، پھر ارشاد فرمایا: جو اشعار آپ نے ابھی پڑھے تھے وہ میرے سامنے دہرایئے، بوڑھی عورت نے اشعار پڑھنا شروع کردیئے جب آخری مِصرَع هَلْ تَجْمَعُنِی وَحَبِيبِی الدَّار پڑھا تو حضرت عمر فاروق نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ آپ اس آخری شعر میں مجھے داخل کرلیں (یعنی جنّت میں پیارے نبی کی رفاقت پانے میں مجھے بھی شریک کرلیں) بوڑھی خاتون نے فوراً اگلا مِصرَع کہا: وَ عُمَرَ فَاغْفِرْ لَهُ يَا غَفَّارُ، (یعنی موت کی مختلف حالتیں ہیں اے کاش! کسی طرح مجھے معلوم ہو جاتا کہ کیا اللہ مجھے، عمر کو اور میرے پیارے حبیب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایک گھر (جنت) میں ایک ساتھ رکھے گا، اے بخشنے والی پاکیزہ ذات! عمر کو بخش دے) یہ دعائیہ کلمات سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راضی بخوشی لوٹ گئے۔[4]

آیت سن کر بیمار ہوگئے ایک مرتبہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ رات کے وقت نگہبانی کے لئے باہر تشریف لائے، آپ کا گزر ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا وہ سورۂ طور کی تلاوت کررہے تھے جسے سن کر آپ اپنی سواری سے نیچے اتر آئے اور ایک دیوار سے ٹیک لگا کر کچھ دیر ٹھہرے رہے پھر اپنے گھر لوٹ آئے اور ایک مہینے تک بیمار رہے لوگ آپ کی عیادت کے لئے تشریف لائے لیکن بیماری کا سبب نہ جان پائے۔[5]

شہادت مسلمانوں کے اس عظیم خلیفہ کو 26 ذوالحجہ بدھ کے دن شدید زخمی کردیا گیا جبکہ یکم محرم شریف 24ھ اتوار کو روضۂ رسول میں آپ کی تدفین ہوئی، آپ کی خلافت 10 سال 6 مہینے رہی۔[6]

---

(1) انساب الاشراف، 10/384 (2) وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ، 2/198 (3) سراج الملوک للطرطوشی، ص527 (4) زہد لابن المبارک، ص360، رقم:1024- نسیم الریاض، 4/428 (5) محض الصواب، ص397 ملخصاً (6) طبقات ابن سعد، 3/278- مراٰۃ المناجیح، 7/204۔

کم سِن صحابۂ کرام

حضرت عبدُاللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہما

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں جن خوش نصیب بچوں نے حاضری دی اُن میں حضرت عبدُاللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت 4 ہجری میں مدینۂ منورہ میں ہوئی، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ رضی اللہ عنہ 7 سال کے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے احادیث بھی روایات کی ہیں، آپ کا شمار کم سِن صحابہ میں ہوتا ہے۔(1)

والدِ ماجد کا جلیلُ القدر رتبہ آپ رضی اللہ عنہ غَسِیلُ الملائکہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے لختِ جگر ہیں جو شوال 3 ہجری غزوۂ اُحُد میں شہید ہوئے اور فرشتوں نے انہیں غسل دیا تھا۔ ہوا یوں کہ حضرت حنظلہ جنگِ اُحد کی رات اپنی بیوی کے پاس تھے، آپ کو غسل کی حاجت تھی لیکن جب جنگ کے لئے بُلایا گیا تو آپ اسی حالت میں جنگ میں شریک ہو کر شہید ہوگئے، آپ کے جذبۂ جہاد اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان پر فوراً لبیک کہنے پر آپ کو یہ فضیلت ملی کہ شہادت کے بعد فرشتوں نے آپ کو غسل دیا، یوں آپ کو ”غَسِیلُ الملائکہ“ کا لقب ملا اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کو بھی بنو غَسِیلُ الملائکہ کہا جانے لگا۔(2)

رسولِ کریم کو اونٹنی پر طواف کرتے دیکھا حضرت عبدُاللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہما نے کم سنی کے جن لمحات میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی یا صحبت پائی ان لمحات کو آپ کے دل و دماغ نے محفوظ کر لیا تھا چنانچہ ایک یادگار واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اونٹنی پر طواف کرتے دیکھا ہے، اس وقت نہ تو کسی کو مارا گیا، نہ دھکا دیا گیا اور نہ ہی ”ہٹ جاؤ، ہٹ جاؤ“ کی آوازیں تھیں۔(3)

بارگاہِ فاروقی میں حضرت عبدُاللہ بن حنظلہ کا مقام حضرت عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارگاہِ فاروقی میں کچھ لباس لائے گئے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں میں بانٹنا شروع کیا، تقسیم کے دوران ایک بہت ہی نفیس اور عمدہ پوشاک سامنے آئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ پوشاک اپنی ران کے نیچے رکھ لی (اور کسی کو نہیں دی)۔ حضرت عبدُاللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ تقسیم میں جب میرا نام لیا گیا تو میں نے کہا: آپ مجھے وہی پوشاک دے دیجئے، اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ پوشاک اس شخص کو دوں گا جو تم سے بہتر ہے اور اس کا باپ تمہارے باپ سے بہتر ہے، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدُاللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہما کو بلوایا اور وہ عمدہ پوشاک انہیں پہنا دی۔(4)

شہادت آپ رضی اللہ عنہ نے 59 سال کی عمر میں واقعۂ حَرّہ 27 ذُوالحجۃ الحرام 63ھ بدھ کے دن مدینۂ منورہ میں شہادت پائی۔(5)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 4/58 (2) دیکھئے: شرح الزرقانی علی المواہب، 2/408، 409- تاریخ ابن عساکر، 27/422- طبقات ابن سعد، 5/49 (3) کنز العمال، جزء 5، 3/66، رقم: 12493 (4) مصنف ابن ابی شیبہ، 17/244، رقم: 32990 (5) دیکھئے: تاریخ ابن عساکر، 27/432- الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 4/58۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عرس ہے، ان میں سے 94 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" محرمُ الحرام 1439ھ تا 1445ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 11 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

فوت یافتگان طاعون عمواس: خلافتِ فاروقی میں ایک قول کے مطابق محرم اور صفر 17 یا 18ھ میں بیت المقدس کے قریبی علاقے عمواس سے طاعون کی وبا پھیلی، اس میں اکابر صحابۂ کرام سمیت تقریباً 25 ہزار افراد فوت ہوئے، جن میں 20 نوجوان آلِ صخر اور 20 نوجوان آلِ مغیرہ تھے، طاعون عمواس کا شمار خلافتِ فاروقی کے اہم واقعات میں ہوتا ہے۔[1]

(1) حضرت ابو خالد یزید الخیر بن ابو سفیان قرشی اموی رضی اللہ عنہ جامع علم و عمل، سپہ سالار لشکرِ اسلام، گورنرِ شام و فلسطین، حضرت ابو سفیان کے سب سے افضل بیٹے اور حضرت امیر معاویہ کے بھائی تھے، آپ فتحِ مکہ کے موقع پر ایمان لائے اور بنو فراس سے صدقات (زکوٰۃ) کی وصولی پر مقرر ہوئے، حج 12ھ کے بعد شامی لشکر کے امیر بنائے گئے، آپ کئی احادیث کے راوی ہیں ایک روایت کے مطابق آپ نے طاعون عمواس (محرم یا صفر) 18ھ میں وصال فرمایا۔[2]

اولیائے کرام رحمہم اللہ السّلام

(2) سلطانُ الاولیاء حضرت سخی سلطان عبدُ الحکیم قادری رحمۃُ اللہ علیہ کی پیدائش 11 ربیع الاول 1075ھ اور وصال 29 محرم 1145ھ کو ہوا۔ مزار مبارک شہر عبد الحکیم ضلع خانیوال پنجاب میں ہے۔ آپ حافظ قراٰن، عالم دین، مدرس، سلسلۂ قادریہ کے شیخ طریقت اور کثیر الفیض ہیں۔[3]

(3) صاحبِ کمال بزرگ حضرت پیر فریدالدین شطاری خاندانِ شاہ محمد غوث گوالیاری کے چشم و چراغ اور صوفی باصفا تھے، 17 محرم 1285ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک بھوپال، مدھیہ پردیش ہند میں ہے۔[4]

(4) عالمِ باعمل حضرت خواجہ سید نیک عالم شاہ بخاری نقوی

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)

چشتی کی پیدائش سادات گھرانے میں 1276ھ کو ہوئی، مدرسہ کڑی شریف نزد سنگھوئی ضلع جہلم سے علمِ دین حاصل کیا، بیعت کا شرف محبوب سبحانی خواجہ سید غلام حیدر علی شاہ جلالپوری سے پایا پھر خلافت سے نوازے گئے، آپ عالمِ دین، خوش اِلحان خطیب، شیخِ طریقت، عابد وزاہد اور پابندِ شریعت تھے۔ وصال 9 محرم 1347ھ کو ہوا، مزار مبارک کوٹلی سیداں (قدیم نام کوٹلی شہانی) ضلع جہلم میں ہے۔[5]

5 تاج العارفین حضرت خواجہ گل محمد قریشی کرخی احمد پوری چشتی کی پیدائش اوچ شریف ضلع بہاولپور میں ہوئی۔ آپ نے خواجہ قاضی محمد عاقل کوٹ مٹھن سے بیعت کی اور خلافت سے نوازے گئے۔ ذکر الاصفیاء تکملہ سیر الاولیا کی تالیف کی وجہ سے شہرت پائی۔ آپ کا وصال 9 محرم 1243ھ کو ہوا۔ مزار مبارک احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں ہے۔[6]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

6 سید الحفاظ حضرت امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ بہترین محدث، مفسر، مؤرّخ ہیں جبکہ امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام نسائی اور امام ابنِ ماجہ کے استاذ اور مصنف ابنِ ابی شیبہ کے مصنف ہیں۔ آپ کا وصال ماہِ محرم 235ھ میں ہوا۔[7]

7 امام ابوالحسن عثمان بن محمد بن ابی شیبہ عَبسی ثقہ اور مشہور حافظِ حدیث ہیں، آپ سے بھی صحاح ستہ کے مصنفین میں سے امام ترمذی رحمۃُ اللہِ علیہم کے علاوہ سب نے حدیث روایت کی ہے، آپ کا احادیث کا مجموعہ بنام "مسند عثمان بن ابی شیبہ" آپ کی یادگار تصنیف ہے۔ آپ کا وصال 3 محرم 239ھ میں ہوا۔[8]

8 امام المحدثین حضرت امام ابو بکر محمد بن ابان بلخی حمدویہ مستملی امام وکیع بن جراح اور امام سفیان بن عیینہ کے شاگرد خاص، امام بخاری، امام ترمذی، امام ابو داؤد، امام نسائی، امام احمد بن حنبل اور امام ابن خزیمہ وغیرہ اکابرین محدثین کے استاذ تھے، آپ کا وصال 11 محرم 244ھ بلخ میں ہوا اور اتوار کے دن آپ کی تدفین ہوئی۔[9]

9 شیخ الازہر علامہ حافظ محمد بن علی شنوانی شافعی ازہری کی پیدائش شنوان، صوبہ منوفیہ مصر میں ہوئی اور 24 محرم 1233ھ کو وصال فرمایا، تدفین تربۃُ المجاورین میں کی گئی۔ آپ جامعۃ الازہر قاہرہ سے فارغ التحصیل ہو کر متبحر عالم دین، محدث، مفسر، فقیہ، نحوی اور معقولی بنے۔ مادرِ علمی میں تدریس کرتے ہوئے شیخ الازہر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ تصانیف میں الجواہر السنیۃ بمولد خیر البریۃ، ثبت الشنوانی اور حاشیۃ علی مختصر البخاری لابن ابی حمزہ شامل ہیں۔[10]

10 خاتم المحققین حضرت شیخ عثمان دمیاطی شافعی ازہری بہترین عالمِ دین، مفتیِ اسلام، سلسلہ خلوتیہ کے شیخ طریقت اور علومِ دینیہ کے کہنہ مشق استاذ تھے، آپ نے جامعۃ الازہر قاہرہ پھر مسجد حرام مکہ مکرمہ میں تدریس کرتے ہوئے زندگی گزاری۔ شیخ الاسلام علامہ سید احمد بن زینی دحلان مکی سمیت کثیر نامور علمانے شاگردی کا شرف پایا، آپ کی پیدائش 1196ھ کو دمیاط مصر میں ہوئی اور محرم کے آخری دن 1265ھ کو مکۂ مکرمہ میں وصال فرمایا۔ تدفین جنتُ المعلیٰ میں کی گئی۔[11]

11 استاذُ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد امین الحق حضروی گولڑوی کی پیدائش شیخُ الحدیث علامہ عبدُ الحق پیر زئی کے ہاں 1360ھ کو ہوئی اور وصال 16 محرم 1423ھ کو ہوا، تدفین جامعہ مفتاح العلوم حضرو ضلع اٹک سے متصل کی گئی۔ آپ ماہر صرف و نحو، جامع معقول و منقول اور بہترین مدرس تھے، ساری زندگی مذکورہ جامعہ کی تعمیر و ترقی میں مصروف رہے۔[12]

---

(1) اسد الغابۃ، 6/218، البدایہ والنھایہ، 5/151 (2) الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، 6/516 (3) ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2022ء، ص30 (4) تذکرۃ الانساب، ص181 (5) فوز المقال فی خلفاء پیر سیال، 8/572 تا 580 (6) تذکرۃ الانساب، 265، تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/178 تا 181 (7) سیر اعلام النبلاء، 9/394-398، تقریب التھذیب، ص320 (8) تاریخ الاسلام للذہبی، 5/883، تقریب التھذیب، 1/395 (9) الھدایۃ والارشاد، 2/639، تہذیب الکمال، 8/492 تا 494 (10) حلیۃ البشر، الجزالثالث، ص1270 (11) المختصر من کتاب نشر النور والزھر فی تراجم افاضل مکہ، 336 تا 337 (12) تذکرہ علماء اہل سنت اٹک، ص412، 413، کتبہ قبر۔

ستّو

مولانا احمد رضا عطاری مَدَنی*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری غذاؤں میں سے ایک "سَتّو" بھی ہے۔ سَتّو مختلف قسم کی اشیاء یعنی جَو، گیہوں، چنے، چاول اور باجرہ وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔[1] سَتّو کو غذا کے طور پر کھایا جاتا ہے اور بطورِ مشروب پیا بھی جاتا ہے۔ سَتّو ذہن اور دماغ کو تروتازگی بخشتا ہے۔ سَتّو گرمی کا اثر ختم کرنے کیلئے اکسیر ہے۔ سَتّو کے مشروب کا استعمال زیادہ تر ایشائی ممالک میں کیا جاتا ہے۔ اس کا ذائقہ مزید خوش گوار بنانے کے لئے اس میں چینی اور گُڑ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ سَتّو میں وٹامن اے، سی، کیلشیم اور فولاد پایا جاتا ہے، یوں یہ غذائیت سے بھرپور غذا ہے۔ یہ تیزی سے جسم میں گوشت کی مقدار کو بڑھاتا ہے اور جسمانی قوت میں اضافہ کرتا ہے۔ میسر ہو تو گرمیوں میں اس کا ضرور استعمال کرنا چاہئے۔

سَتّو کا مزاج و ماہیت ہمارے ملک میں جو اور گیہوں کا سَتّو کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ جو کے سَتّو کا مزاج دوسرے درجے میں سرد خشک ہوتا ہے۔ جبکہ گیہوں کے سَتّو کا مزاج پہلے درجے میں گرم خشک ہے۔[2]

سَتّو سے متعلق احادیث کئی احادیث میں اس مبارک غذا کے استعمال کا تذکرہ ملتا ہے، ملاحظہ فرمائیے:

(1) حضرت سوید بن نعمان رضی اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ خیبر کے سال نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تھے، جب خیبر سے قریب مقام صہباء میں پہنچے تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ عصر پڑھی اور کھانے کی چیزیں منگوائیں، تو صرف سَتّو لائے گئے۔ آپ نے سَتّو بھگونے کا حکم دیا، پھر وہ سَتّو آپ نے بھی کھائے اور ہم نے بھی کھائے پھر نمازِ مغرب کے لئے کھڑے ہوگئے تو آپ نے کلی فرمائی ہم نے بھی ایسے ہی کیا۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔[3]

اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سَتّو کھانے کے کام بھی آتے ہیں۔

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُمُّ المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہُ عنہا کا سَتّو اور چھواروں سے ولیمہ فرمایا۔[4]

(3) حضرت عبد اللہ بن ابو اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تھے اور آپ علیہ السلام روزے سے تھے، جب سورج غروب ہوگیا تو آپ علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا: "اے فلاں! اُٹھو اور ہمارے لئے سَتّو گھولو۔" اُس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! شام ہونے دیجئے۔ آپ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ پیغاماتِ عطار المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

نے فرمایا: ”اتر کر ہمارے لئے ستّو گھولو۔“ اُس نے عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ابھی تو دن باقی ہے۔ آپ نے پھر فرمایا: ”اتر کر ہمارے لئے ستّو گھولو۔“ پھر وہ اُترا اور ستّو گھولا۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ستّو نوش فرمانے کے بعد فرمایا: ”جب دیکھو کہ رات اِدھر سے آگئی ہے تو روزہ افطار کرلو (یہ کہتے ہوئے) آپ نے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔“[5]

4 حضرت اُمّ بُجَید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں ہمارے پاس تشریف لایا کرتے اور میں ایک پیالے میں سَتّو تیار کرکے پینے کے لئے پیش کرتی۔[6]

5 روایت میں ہے کہ ایک دفعہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے دولت خانہ پر تشریف فرما تھے، حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بھوک سے بیتاب دیکھ کر آپ نے فرمایا: کون ہے جو ہم تک کوئی چیز پہنچادے؟“ اتنے میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک طشت میں سَتّو، پنیر اور گھی سے تیار کردہ حلوے کے ساتھ دو تلی ہوئی روٹیاں لے کر حاضرِ خدمت ہوئے تو آپ نے دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ پاک تمہارے دنیاوی معاملات کے لئے کافی ہے اور تمہارے اُخروی معاملات کا میں خود ضامن ہوں۔[7]

مبارک پیالہ اور ستّو حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں مدینے آیا تو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے کہا گھر چلو میں تمہیں اس پیالے سے پلاؤں گا جس سے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نوش فرمایا ہے، میں ان کے ساتھ گیا تو آپ نے مجھے سَتّو پلایا اور کھجور بھی کھلائی۔[8]

سَتّو کے طبی فوائد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جن غذاؤں کو تناول فرمایا وہ طبی فوائد سے لبریز تھیں، آج طبی ماہرین اس کے فوائد و علاج بتاتے ہیں، ان غذاؤں میں ایک سَتّو بھی ہے، آیئے! سَتّو کے چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

❁ سَتّو میں پروٹین کافی مقدار میں پایا جاتا ہے جو جسمانی وزن کو کنٹرول کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے ❁ سَتّو کے استعمال سے دیر تک بھوک بھی نہیں لگتی اور پیٹ کے بھرے ہونے کا احساس رہتا ہے ❁ سَتّو جسم کی چربی کو کم کرتا ہے ❁ نہار منہ سَتّو کا شربت استعمال کرنے سے معدے کے مختلف مسائل سے نجات حاصل ہوتی ہے ❁ سَتّو کے استعمال سے گرمی کی شدت کا احساس کم ہوتا ہے ❁ سَتّو میں فائبر بھی کافی مقدار میں پایا جاتا ہے جو قبض کو ختم کرنے میں مدد دیتا ہے، اس لیے سَتّو کو قبض کا بہترین علاج بھی سمجھا جاتا ہے ❁ سَتّو جگر کی کمزوری کو دور کرکے اسے فعال کرتا ہے۔[9]

---

(1) خزائن الادویہ، 2/729 (2) خزائن الادویہ، 2/729 (3) بخاری، 1/93، حدیث: 209 (4) ابو داؤد، 3/480، حدیث: 4744 (5) بخاری، 1/640، حدیث: 1941 (6) مسند احمد، 10/329، حدیث: 27221 ملخصاً (7) کنز العمال، جز13، 7/107، حدیث: 36732 ملخصاً (8) بخاری، 4/518، حدیث: 7342 ملخصاً (9) ویب سائٹ، ہیلتھ وائر۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2024ء کے سلسلہ ”جواب دیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: 1 غلام الیاس عطّاری (عارف والا) 2 بنتِ محمد یار (دیپالپور، اوکاڑہ) 3 محمد عمر (گجرات)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 تقریباً پانچ ہزار سال سے بھی پہلے 2 دس سال۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ◎ خوشبخت (بہاولپور) ◎ بنتِ غلام یاسین (واربرٹن، ننکانہ) ◎ بنتِ محمد اسلم (ملتان) ◎ بنتِ علی احمد (قصور) ◎ بنتِ محمد ریاض (لاہور) ◎ بنتِ فیض اللہ (پیر محل) ◎ قطمیر رضا (کراچی) ◎ احمد رضا (حیدر آباد) ◎ احمد رضا عطّاری (رحیم یار خان) ◎ محمد سعید (واہ کینٹ) ◎ بنتِ عبد الرحمٰن (ساہیوال) ◎ بنتِ محمد اسماعیل (کراچی)۔

مدینۂ طیبہ کی مبارک مسجدیں

مولانا محمد آصف اقبال عطّاری مدنی*

مسجدیں اسلام کا شعار ہیں، اسلامی قلعے ہیں، دینی مراکز ہیں اور اسلام کی ترویج واشاعت کے بنیادی ادارے ہیں، مدینۂ منورہ میں مسجد نبوی شریف کے علاوہ بھی بعض مسجدیں خصوصی اہمیت رکھتی ہیں جن کا اپنا ایک علیحدہ تشخّص ہے، ان سے کئی حَسین وایمان افروز یادیں وابستہ ہیں۔ بعض متبرک و یادگار مسجدوں کا ذِکرِ خیر یہاں کیا جاتا ہے:

1 مسجد نبوی وہ مسجد جس کی تعمیر میں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بنفسِ نفیس حصہ لیا، اس میں ایک نماز کا ثواب 50 ہزار نمازوں کے برابر ہے،[1] اس میں 40 نمازیں پڑھنے والے کے لئے دوزخ اور منافقت سے آزادی کی بشارت ہے،[2] اس میں ایک جمعہ مسجد حرام کے علاوہ دوسری مسجدوں میں ایک ہزار جمعے ادا کرنے سے اور اس میں ایک رمضان گزارنا دیگر مساجد میں ایک ہزار رمضان گزارنے سے افضل ہے[3] اور یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں بالخصوص مواجہۂ شریفہ حضور سید الشافعین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں، امام ابن الجزری فرماتے ہیں: دعا یہاں قبول نہ ہو گی تو کہاں ہو گی![4] یوں ہی منبر اطہر اور مسجد اقدس کے ستونوں کے پاس۔[5]

2 مسجد قُبا یہ متبرک مسجد شہر مدینہ طیبہ سے تین کلو میٹر جنوب مغرب کی جانب قبا نامی گاؤں میں واقع ہے، اللہ پاک نے قراٰنِ پاک کی سورۃ التوبہ، آیت نمبر 108 میں اس کی شان وعظمت کو بیان فرمایا، اس کی بنیاد حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رکھی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر ہفتے کو کبھی پیدل تو کبھی سُواری پر مسجدِ قُبا تشریف لے جاتے تھے۔[6] اس میں نماز پڑھنے والے کو عمرے کا ثواب ملتا ہے۔[7] امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ مسجِد دُور دراز علاقے میں ہوتی تب بھی ہم اُونٹوں کے جگر فنا کر دیتے (یعنی ہم اس کی زیارت کے لئے سفر ضَرور کرتے)۔[8]

3 مسجد فتح مدینے شریف کے شمال مغربی طرف سَلْع پہاڑ کے دامن میں پانچ مسجدیں واقع ہیں جن میں ایک مسجِد "اَلْفَتح" ہے۔ غزوۂ اَحْزاب (غزوہ خندق) کے موقع پر رسول پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مسجدُ الفَتْح کے مقام پر پیر، منگل، بدھ تین دن مسلمانوں کی فَتح و نُصرت کیلئے دُعا کی تو بدھ کے دن ظُہر وعَصْر کے درمیان فَتْح کی بِشارت ملی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مجھے مشکل پیش آتی ہے تو مسجدِ فتح میں جاکر دُعا مانگتا ہوں تو مشکل حل ہو جاتی ہے۔[9]

4 مسجد غَمامہ مدینۂ منورہ کی اونچے گنبدوں والی ایک خوب صورت مسجد، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سِن 2 ہجری میں اس مقام پر کھلے میدان میں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نمازیں ادا فرمائیں، اسی جگہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بارِش کے لئے دُعا کی تو فوراً بادل چھا گئے اور بارش برسنی شُروع

*فارغ التحصیل جامعۃُ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

ہو گئی۔ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں مسجد تعمیر کروائی جس کا نام غمامہ رکھا گیا کیونکہ بادل کو عَرَبی زبان میں غَمَامَہ کہتے ہیں۔[10]

5 مسجدِ اِجابہ یہ مسجِد جنّت البقیع کی شمال مشرِقی جانِب واقع ہے۔ یہاں حضور نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار دو رَکعَت نَماز ادا فرمائی اور تین دعائیں کیں، پہلی دو قبول ہوئیں اور تیسری سے روک دیا گیا۔ وہ تین دُعائیں یہ تھیں: (۱) اے اللہ پاک! میری اُمت قحط سالی کے سبب ہلاک نہ ہو۔ (۲) اے اللہ پاک! میری اُمت پانی میں ڈوب کر ہلاک نہ ہو۔ (۳) اے اللہ پاک! میری اُمت آپس میں نہ لڑے۔[11]

6 مسجدِ سجدہ یہ اُس مقام پر واقع ہے جہاں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بہت طویل سجدہ کیا، یہاں حضرت جبرائیل علیہ السّلام یہ بشارت لائے کہ کیا آپ کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ جو آپ پر دُرُود پاک پڑھے گا میں اس پر رَحمت نازِل فرماؤں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اُس پر سلامَتی نازل فرماؤں گا۔[12]

7 مسجدِ مُستَراح احد کی طرف جاتے ہوئے مین روڈ پر واقع ہے، غزوۂ احد سے واپسی پر حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہاں تھوڑی دیر استراحت یعنی آرام فرمایا تھا، اس لئے اِسے مستراح کہا جاتا ہے۔ ابتدائے اسلام میں یہ مسجد بنی حارثہ کہلاتی تھی کیونکہ وہاں قبیلہ بنی حارثہ اوسی آباد تھا۔ حضرت حارث بن سعد عبید حارثی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہماری مسجد میں نماز ادا فرمائی تھی۔[13]

8 مسجدِ جمعہ ہجرت کے موقع پر جب حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قُبا شریف سے فارغ ہو کر مدینۂ منورہ روانہ ہوئے، دن خوب روشن ہو چکا تھا، اسی دوران قبیلۂ بنی سالم بن عوف میں نمازِ جمعہ کا وقت آگیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام کے ساتھ پہلی نمازِ جمعہ ادا فرمائی، جہاں نَماز ادا کی گئی وہاں باقاعِدہ مسجد بنالی گئی اور اس کا نام مسجد جمعہ قرار پایا۔[14]

9 مسجد ذُوالحُلَیْفَہ یہ مسجد اُس مقام پر واقع ہے جسے آج کل ابیار علی کہتے ہیں، یہ اہلِ مدینہ کا میقات ہے، مسجدِ ذُوالْحُلَیفہ کا پُرانا نام "مسجدِ شَجَرہ" ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینۂ منوَّرہ سے "شَجَرہ" کے راستے سے باہر تشریف لے جاتے اور مُعَرَّس کے راستے سے مدینے آتے اور جب مکّۃُ المکرَّمہ تشریف لے جاتے تو "مسجدِ شَجَرہ" میں نَماز پڑھتے تھے اور جب واپس تشریف فرما ہوتے تو ذُوالْحُلَیفہ میں نالے کے بیچ میں نماز ادا کرتے تھے، وہیں رات بھر قیام رہتا یہاں تک کہ صبح ہوتی۔[15] مسلم شریف کی روایت میں یوں ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ذُوالحُلَیفہ میں رات بسر فرمائی اور اس کی مسجد میں نَماز پڑھی۔[16] اور ایک روایت کے مطابق حجۃُ الوَداع کے لئے تشریف لے جاتے وقت یہاں مسجد میں دو رَکعت پڑھیں۔[17]

10 مسجدِ قبلتین یہ مسجد وادیِ عقیق کے میدان "العرصہ" کے قریب واقع ہے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا کنواں بیر رومہ اس مسجد کی سیدھی جانب ہے۔ پہلے یہ مسجد بنو سلیم کے نام سے معروف تھی، ہجرت کے 17ویں مہینے 15 رجب المرجب، ہفتے کے دن حضور نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہاں ابھی نمازِ ظہر کی دو رکعتیں ہی ادا فرمائی تھیں کہ قبلے کی تبدیلی کا حکم آگیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے باقی دو رکعت خانۂ کعبہ کی طرف منہ کر کے ادا فرمائیں۔ اس لئے اس کا نام مسجد قبلتین یعنی دو قبلوں والی مسجد ہوا۔[18]

---

(1) ابن ماجہ، 2/176، حدیث: 1413 (2) مسند احمد، 4/311، حدیث: 12584 (3) شعب الایمان، 3/486، حدیث: 4147 (4) الحصن الحصین، اماکن الاجابۃ، ص31 (5) فضائلِ دعا، ص133 تا 135 (6) بخاری، 1/402، حدیث: 1193 (7) ترمذی، 1/348، حدیث: 324 (8) کنز العمال، جز7، 14/62، حدیث: 38174 (9) مسند احمد، 5/87، حدیث: 14569 (10) عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص299 (11) مسلم، ص1183، حدیث: 7260 (12) مسند احمد، 1/406، حدیث: 1662 (13) وفاء الوفاء، 2/400 (14) زرقانی علی المواھب، 1/336 (15) بخاری، 1/516، حدیث: 1533 (16) مسلم، ص468، حدیث: 1188 (17) مغازی للواقدی، 3/1089، 1090 (18) سبل الہدی والرشاد، 3/370۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا خطبہ میدانِ کربلا

مولانا فرمان علی عطاری مدنی*

یوں تو اہلِ بیتِ اطہار اور بالخصوص شہزادہ و نواسۂ مصطفےٰ، حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی یاد ہر دم اہلِ ایمان کے دلوں میں تازہ ہوتی ہے لیکن ماہِ مُحرم الحَرام بالخصوص آپ کی شان و عظمت اور قربانیوں کو یاد دلاتا ہے۔ آج سے صدیوں پہلے اِکسٹھ(61)ہجری کو تاریخِ اسلام میں حق و باطل کے درمیان ایک عظیم معرکہ پیش آیا، جسے واقعۂ کربلا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

سیّد الشہداء حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی مبارک ذات دیگر ہزاروں اوصاف و کمالات کے ساتھ ساتھ ”کرم نوازی“ کے وصف سے بھی موصوف تھی یہاں تک کہ میدانِ کربلا میں جب دشمن جان لینے کو تُلا ہوا تھا، اس وقت بھی آپ نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ایک ایک لفظ آپ کی کرم نوازی کی جھلک دکھاتا ہے۔ میدانِ کربلا میں حُجّت پوری کرنے کے لئے حضرت سَیِّدُنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے گھوڑے پر سُوار ہو کر یزیدی لشکر کا رُخ کیا اور ان سے خطاب فرمایا:

اے لوگو! میری بات سُنو اور جلد بازی کا مُظاہرہ نہ کرو، حتّٰی کہ میں تمہیں اُس چیز کے متعلق نصیحت نہ کرلوں کہ جو مجھ پر لازم ہو چکا ہے اور اپنے آنے کا سبب بیان نہ کرلوں۔ پس اگر تم میرا سبب قبول کرلو، میری بات کی تصدیق کرو اور میرے بارے میں انصاف سے کام لو تو تم اس معاملے میں بامُراد ہو جاؤ گے اور تم سے میرے متعلق کوئی مُواخَذہ (یعنی سوال) بھی نہ ہوگا۔

ہاں! اگر تم میری بات نہیں مانتے تو سُنو! پھر یہ آیاتِ مُبارکہ تلاوت فرمائیں: فَاَجْمِعُوْۤا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْۤا اِلَیَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ(۷۱)

ترجَمۂ کنز الایمان: تو مل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکّا کرلو پھر تمہارے کام میں تم پر کچھ گنجلک نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کرلو اور مجھے مہلت نہ دو۔ (1)

اِنَّ وَلِیِّ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ ﳲ وَ هُوَ یَتَوَلَّى الصّٰلِحِیْنَ(۱۹۶)

ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک میرا والی اللہ ہے جس نے کتاب اُتاری اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔ (2)

ان آیات کی تلاوت کے بعد آپ نے اللہ پاک کی حمد وثنا کرنے کے بعد (اُن یزیدیوں سے) فرمایا:

تم لوگ میری نسبت کے بارے میں غور کرلو کہ میں کون ہوں...؟ کیا تمہارے لئے میرا قتل جائز و درست ہے...؟ کیا میں تمہارے نبی کا نواسہ نہیں...؟ کیا سَیِّدُ الشُّہداء حضرت سَیِّدُنا حمزہ رضی اللہ عنہ میرے والد کے چچا نہیں...؟ کیا حضرت سَیِّدُنا جعفر طیّار رضی اللہ عنہ میرے چچا نہیں...؟ کیا تم تک میرے اور میرے

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

بھائی سے متعلق رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ ارشاد نہ پہنچا تھا کہ تم دونوں نوجوانانِ جنّت کے سردار ہو...؟ تو اگر تم میری بات کی تصدیق کرو (تو سن لو) کہ یہی حق ہے، کیونکہ میں نے اُس وقت سے جُھوٹ نہیں بولا، جب سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ جُھوٹ اللہ پاک کو سخت ناپسند ہے اور اگر تم مجھے جھٹلاتے ہو تو حضرت سیِّدُنا جابِر بن عبدُ اللہ، ابوسعید، سَہْل بن سَعْد، زید بن اَرْقَم یا اَنَس (رضی اللہ عنہم اجمعین) سے پُوچھ لو، کیونکہ ان سب نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے (میرے متعلق) یہ فضائل سُن رکھے ہیں۔ کیا میری اِس نصیحت میں تمہارے لئے کوئی ایسی بات نہیں جو تمہیں میرا خُون بہانے سے روک سکے...؟

پھر آپ نے فرمایا: اگر تمہیں میری بات میں یا میرے متعلق نبی کا نواسہ ہونے میں کوئی شک ہو تو خُدا کی قسم! مشرق و مغرب میں میرے سِوا تم میں یا تمہارے سوا کسی اور قوم میں کوئی نبی کا نواسہ موجود نہیں۔ ذرا بتاؤ تو سہی! کیا تمہیں مجھ سے اپنے کسی مقتول کا بدلہ طلب کرنا ہے یا میں نے تمہارا مال ضائع کر دیا ہے کہ اُس کے بدلے مال چاہتے ہو یا پھر اپنے زخمیوں کا قِصاص درکار ہے (آخر کس چیز کا بدلہ چاہتے ہو)...؟

وہ بدبَخْت خاموش رہے، آپ نے فرمایا: اے شَبَث بن رِبْعی، اے حَجّار بن اَبْجَر، اے قَیْس بن اَشْعَث، اے زید بن حارث! کیا تم لوگوں نے ہی مجھے خُطوط بھیج کر نہیں بُلوایا تھا؟

وہ صاف مکر گئے اور بولے: ہم نے تو ایسا نہیں کیا تھا۔

آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، خُدا کی قسم! تم ہی لوگوں نے تو ایسا کیا تھا۔ پھر فرمایا: اے لوگو! اگر تم میری بَیعت کرنا پسند نہیں کرتے تو مجھے چھوڑ دو تا کہ میں کسی محفوظ جگہ چلا جاؤں۔

بدنصیب قَیْس بن اَشْعَث بولا: آپ اِبنِ زِیاد کے حکم کے آگے سرِ تسلیم خَم کرلیں (تو آپ کو چھٹکارا مل سکتا ہے)

آپ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! میں ہرگز اس کی بَیعت نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! میں اپنے اور تمہارے رَبّ کریم کی پناہ لیتا ہوں، اِس سے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ میں تمہارے اور اپنے رَبّ کی پناہ لیتا ہوں، ہر اُس متکبر سے جو حِساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔[3]

بدبخت یزیدیوں نے نواسۂ مصطفےٰ کے اس کریمانہ خطاب کا جواب سخت اذیّتیں اور تکلیفیں پہنچا کر دیا، مگر آپ کو مصیبتوں کا ہُجُوم حق سے نہ ہٹا سکا اور آپ کے عزم و استقلال میں کوئی کمی نہ آئی، حق و صداقت کا حامی مصیبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا اور طوفانِ بلا کے سیلاب سے اس کی ثابت قدمی میں کوئی فرق نہ آیا، دِین کا شیدائی دنیا کی آفتوں کو خیال میں نہ لایا۔

اگر آپ یزید کی بیعت کرتے تو وہ تمام لشکر آپ کے قدموں میں ہوتا، آپ کا احترام کیا جاتا، خزانوں کے منہ کھول دیئے جاتے اور دولتِ دنیا قدموں پر لٹا دی جاتی، مگر جس کا دل حُبِّ دنیا سے خالی ہو اور دنیا کی ناپائیداری کا راز جس پر واضح ہو، وہ دنیا کے نمائشی رنگ و رُوپ پر کیا نظر ڈالے۔

حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے راحتِ دنیا پر ٹھوکر ماردی اور راہِ حق میں پہنچنے والی مصیبتوں کا خوش دلی سے استقبال کیا اور اس قدر آفتوں اور بلاؤں کے باوجود یزید جیسے فاسقِ مُعْلِن (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والے) شخص کی بیعت کا خیال بھی اپنے قلبِ مبارک میں نہ آنے دیا، اپنا سب کچھ قربان کر دینا منظور کیا، مگر مسلمانوں کی تباہی و بربادی گوارا نہ فرمائی اور اسلام کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا، خدا کی قسم! میدانِ کربلا میں کربلا والوں کا اسلام کی خاطر اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنا، رہتی دُنیا کے مسلمانوں کے لئے بہت بڑی کرم نوازی تھی۔ اس کے علاوہ بھی اِن حضرات کے کردار کے بہت سے پہلو مسلمانوں کے لئے قابلِ تقلید نمونہ ہیں۔ اللہ کریم ہمیں دین کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ11، یونس: 71 (2) پ9، الاعراف: 196 (3) الکامل فی التاریخ، 3/418، 419 ملتقطاً وملخصاً۔

مزار حضرت سیدنا عبد السلام مشیش رحمۃ اللہ علیہ

سفرنامہ

قطبِ مغرب کی بارگاہ میں (قسط:02)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

قطبِ مغرب کے مزار شریف کا سفر اگلی صبح 16 دسمبر 2022ء بروز جمعۃ المبارک نمازِ فجر کے بعد ہم نے قطبِ مغرب حضرت سیدنا عبد السلام مشیش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی طرف سفر شروع کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مبارک فاس کی طرف جاتے ہوئے تقریباً 65 کلومیٹر دور جبلِ علم نامی پہاڑ کی چوٹی پر، شاہ بلوط کے ایک درخت کے نیچے ہے۔ ان کے نام کے ساتھ مشیش اور بشیش دونوں طرح بولا اور لکھا جاتا ہے۔

مقامی لوگوں کی اولیائے کرام سے محبت راستے میں ہم نے دیکھا کہ فاصلے کی نشاندہی کے لئے جگہ جگہ جو بورڈ لگے ہوئے تھے وہ بزرگانِ دین کے مزارات کے نام سے تھے۔ نیز یہ بھی مشاہدہ ہوا کہ یہاں کے مقامی لوگوں کو اور کسی شخصیت کے مزار کے بارے میں معلومات ہوں یا نہ ہوں لیکن حضرت مولائی ادریس، حضرت مولائی عبد السلام مشیش اور سیدی محمد بن سلیمان جَزولی رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات مبارکہ کے بارے میں ضرور علم ہوتا ہے۔ ان باتوں سے ان اولیائے کرام کی عظمت و شہرت اور مقامی لوگوں کی ان سے عقیدت و محبت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

قطبِ مغرب کا ذکرِ خیر حضرت سیدنا عبد السلام مشیش رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت گاؤں بنی عروس (ضلع طنجہ) میں ہوئی۔ بعد میں آپ عرائش شہر کے قریب جبل علم میں منتقل ہوگئے۔ آپ کا شجرہ نسب نواسۂ رسول حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔[1]

7 سال کی عمر میں سلوک و معرفت کی راہ اختیار فرمائی اور 16 برس تک سیاحت کرتے رہے۔[2] آپ کے پہلے استاد شیخ عبد الرحمٰن مدنی زَیّات رحمۃ اللہ علیہ ہیں، آپ کی شہادت 622ھ میں ہوئی۔[3]

قطبِ وقت حضرت سیدنا عبد السلام مشیش رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سارے شمالی مراکش میں پھیل گئی تھی، آپ ممالک مغرب میں اسی پائے کے قطب مانے گئے جیسے مصر میں امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام ہے۔[4]

قطبِ مغرب رحمۃ اللہ علیہ پہاڑ کی چوٹی پر مقیم تھے۔ سلسلہ شاذلیہ کے بانی و امام سیدنا ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ آپ سے ملاقات کیلئے اوپر چڑھنا شروع ہوئے تو آپ نے اپنی خانقاہ سے باہر نکل کر ان کا پورا سلسلہ نسب بیان کردیا، پھر فرمایا: تم ہمارے پاس بحیثیت ایک فقیر آئے ہو تو اس فقر کے عوض تم نے دنیا و آخرت کی دولت حاصل کرلی ہے۔[5]

حضرت سیدنا ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کو قُطب بننے (اولیائے کرام کے مخصوص مقام پر فائز ہونے) کی بشارت دی، پھر روحانی تربیت فرمانے کے بعد افریقہ کی طرف کوچ

کرنے کا حکم دیا۔[6]

آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے انہیں کئی نصیحتیں فرمائیں جن میں سے یہ بھی ہے: اَللّٰہُ اَللّٰہُ وَالنَّاسُ اَلنَّاس یعنی اللہ اللہ ہے اور لوگ لوگ ہیں، ان کے ذکر سے اپنی زبان کو بچانا، اللہ پاک کی یاد کو ہر وقت دل میں بسائے رکھنا، لوگوں پر بھروسانہ کرنا، اپنے فرائض کی پابندی کرنا، خلقِ خدا کی طرف توجہ مت کرنا یہاں تک کہ اللہ پاک کی طرف سے تمہیں ایسا کرنے کا حکم نہ مل جائے۔ اللہ کریم کی راہنمائی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہو گی۔[7]

قطبِ مغرب کے قدموں میں حاضری جب ہم حضرت سیدنا عبد السلام مشیش رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف کے قریب پہنچے تو اس وقت بارش جاری تھی، تیز ہوائیں چل رہی تھیں اور موسم بھی ٹھنڈا تھا، ایسی صورتِ حال میں پہاڑ کی اونچائی کی طرف چڑھنا میری زندگی کا پہلا تجربہ تھا۔ بارش کی صورتِ حال دیکھ کر ہم نے وہیں سے پلاسٹک کے اَپَّر خرید کر پہن لئے اور اللہ کے ولی کے قدموں میں حاضری کے لئے پیدل اوپر کی طرف روانہ ہوئے۔ ہوا اور بارش کا زور واپس جانے پر اُبھار رہا تھا لیکن عاشقانِ اولیاء کا جذبہ یہ نعرہ لگا رہا تھا: جانا ضرور ہے۔ اسی روحانی جذبے کے تحت آگے بڑھتے بڑھتے ہم پہاڑ کی چوٹی پر واقع مزار شریف کے پاس حاضر ہوگئے۔ قطبِ مغرب کا مبارک مزار قدیم پتھروں سے بنی ایک مختصر چار دیواری کے اندر ہے جس کے دو اطراف میں چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں ہیں۔ مزار شریف پر حاضری اس قدر مشکل ہونے کے باوجود عاشقانِ اولیاء کثرت سے حاضری کیلئے آتے ہیں جس سے صاحبِ مزار کے تصرف کے علاوہ یہاں کے لوگوں کی اولیائے کرام سے محبت بھی ظاہر ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا عبد السلام مشیش رحمۃُ اللہِ علیہ کے مزار شریف کے پہلو میں دو اور مزارات بھی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ ان میں سے ایک آپ کے صاحبزادے کا جبکہ دوسرا آپ کے ایک خادم کا مزار ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی نسبی اولاد ابھی تک چلی آرہی ہے اور شرفاء کے نام سے مشہور ہے۔ مزار شریف کے احاطے کے ارد گرد کئی قبریں موجود ہیں جن میں سے اکثر آپ کی اولاد کی جبکہ کچھ دیگر حضرات کی ہیں۔

اپنے مُردوں کو نیک بندوں کے قریب دفنائیں اگر ممکن ہو تو اپنے مُردوں کو اللہ پاک کے نیک بندوں کے قریب دفن کرنا چاہئے تاکہ اُنہیں اِن کے قُرب کی برکتیں حاصل ہوں۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اپنے مُردوں کو نیک لوگوں کے قریب دفن کرو کیونکہ میت کو بُرے پڑوسی سے تکلیف ہوتی ہے جیسا کہ زندہ کو بُرے پڑوسی سے تکلیف ہوتی ہے۔[8]

بہر حال ہم نے مزار شریف پر سلام پیش کیا اور دعا و ایصالِ ثواب کا سلسلہ کرکے واپس روانہ ہوگئے۔ واپس اترتے ہوئے پہاڑی چشمے سے اترتا پانی اور قدرت کے دلکش مناظر نہایت خوبصورت اور پُر کشش تھے۔

مزار پر حاضری کا طریقہ مکتبۃ المدینہ کے رسالے "مزارات پر حاضری کا طریقہ"، صفحہ 1 پر ہے: کسی ولی کے مزار شریف پر حاضری کا طریقہ یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو پائنتی یعنی قدموں کی طرف سے آئے۔ چہرۂ مُبارَکہ کی طرف مُنہ اور کعبے کی طرف پیٹھ کرکے کھڑا ہو، کم و بیش چار ہاتھ یعنی دو گز دور رہے، اگر کوئی بالکل قریب چلا گیا یا زیادہ دُور رہ گیا تب بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ تلاوت اور دیگر عبادات کرنے والے کو تشویش نہ ہو اِس لئے دَرمیانی آواز میں اِس طرح سلام عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یعنی اے میرے آقا! آپ پر سَلام ہو۔ اب ایک بار سُورۂ فاتحہ، 11 مَرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف اَوّل و آخر تین تین بار دُرُودِ پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں۔ پھر واپس ہوتے ہوئے اُلٹے قدموں پلٹیں تاکہ مزار شریف کو پیٹھ نہ ہو۔

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

(1) القطب الشہید، ص17 (2) القطب الشہید، ص18 (3) القطب الشہید، ص17، 18 (4) القطب الشہید، ص16 (5) القطب الشہید، ص14 (6) القطب الشہید، ص29 (7) القطب الشہید، ص27 (8) جامع صغیر، 1/25، حدیث: 318۔

محرم الحرام کے مضامین

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ محرم الحرام کی مناسبت سے ہر سال اَہم مضامین شامل کئے جاتے ہیں۔ گزشتہ سات سال سے یہ سلسلہ جاری ہے۔ بہت سے قارئین کی تمنا ہوتی ہے کہ محرم الحرام کے تمام مضامین ایک جگہ مطالعہ کرنے کو مل جائیں، اس لئے مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" نے ان تمام مضامین کو بنام "محرم الحرام کے مضامین" جمع کر دیا ہے۔ ان مضامین کا مختصر کیٹلاگ ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔ آپ بھی ان مضامین کا مطالعہ کیجئے، پڑھ کر دوسروں کو بیان کیجئے اور ممکن ہو تو سوشل میڈیا پر شیئر بھی کیجئے۔ یہ تمام مضامین اس کیو آر کوڈ کے ذریعے مفت ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

عاشورا اور محرم الحرام کے فضائل

- عاشورا کے فضائل
- محرم الحرام میں ثواب کمانے کے طریقے

حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ

- امامُ العادلین
- رعبِ فاروقی
- حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کی سادگی
- فاروقِ اعظم اور نماز کی محبت
- فاروقِ اعظم رضی اللہُ عنہ کی اہلِ بیت سے محبت

سید الشہداء امام عالی مقام رضی اللہُ عنہ

- اللہ پاک کے سچے دوست
- حضرت امام حسین رضی اللہُ عنہ کی نصیحتیں
- شہیدِ کربلا کی شان

صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار

- تعظیمِ سادات ضروری ہے
- سادات کرام کی محبت و خیر خواہی
- صحابۂ کرام کی اہلِ بیت سے محبت

- مثالی گھرانا
- اہلِ بیت سے محبت کے تقاضے
- ایک سینہ تک مشابہ اِک وہاں سے پاؤں تک
- آیۂ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلِ بیت

بچوں کے لئے ذکرِ امام حسین رضی اللہُ عنہ

- فیضانِ مدینہ میں کیا سیکھا؟
- جنتی جوانوں کے سردار
- امام حسن و حسین اور خوفناک اژدھا
- دادی اماں نے دلخراش واقعہ سنایا
- امام حسین رضی اللہُ عنہ کی 5 خصوصیات
- شہادت کے فضائل
- کھچڑا کیوں پکایا؟

تاریخِ کربلا

- دیکھ حسین نے دین کی خاطر سارا گھر قربان کیا
- حسینی قافلے کے شُرکا
- میدانِ کربلا
- چند اَہم واقعات

شہدائے کربلا کا پیغام امتِ مسلمہ کے نام

- کربلا کا پیغام مسلمانانِ عالَم کے نام
- مرحومین کے ساتھ بھلائی
- صبر
- اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

یزیدی کردار اور اس کا انجام

- یزید کے سیاہ کارنامے
- یزیدی لشکر کا انجام

تذکرۂ صالحین و صالحات

- حضرت سیدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہُ عنہا
- حضرت سیدنا حذیفہ بن یَمان رضی اللہُ عنہ
- حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رحمۃُ اللہِ علیہ
- گنج شکر حضرت سیدنا بابا فرید رحمۃُ اللہِ علیہ
- تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ ہم میں نہ رہے
- اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

حضرت یوسف علیہ السّلام کی قراٰنی صفات

محمد مبشر عبد الرزاق
(درجۂ رابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم سادھوکی لاہور)

اللہ پاک نے انسانوں کی تخلیق فرمائی اور ان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً انبیا و رسل علیہمُ السّلام مبعوث فرمائے جنھوں نے انسانیت کو اللہ پاک کی بارگاہ میں سرنگوں کیا اور ان کے ظاہر و باطن کو ہر طرح کی آلودگیوں سے پاک فرمایا یہ سب اللہ پاک کے مقرب و معزز بندے تھے جن کا تذکرۂ خیر آنکھوں کی جِلا (روشنی) اور قلب و اذہان کی اصلاح کا باعث ہے۔ چنانچہ ان مبارک ہستیوں میں سے ایک حضرت یوسف علیہ السّلام بھی ہیں۔ ان کا تذکرۂ خیر پڑھئے اور قلوب و اذہان کو معطر کیجئے۔

مبارک نام: آپ علیہ السّلام کا مبارک نام یوسف ہے، حضرت یعقوب علیہ السّلام کے فرزند اور حضرت اسحاق علیہ السّلام کے پوتے ہیں۔ اللہ پاک نے آپ علیہ السّلام کو متعدد اوصاف و کمالات سے نوازا جن کا ذکر قراٰنِ کریم میں بھی فرمایا، آپ بھی چند اوصاف پڑھئے اور علم و عمل میں اضافہ کیجئے۔

(1) علم و حکمت عطا ہونا: آپ علیہ السّلام کا ایک وصف یہ ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو علم و حکمت دین کی فقاہت عطا فرمائی جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًاؕ ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: ہم نے اسے حکم اور علم عطا فرمایا۔ (پ12، یوسف:22)

(2) خوابوں کی تعبیر کا علم: اللہ پاک نے آپ علیہ السّلام کو خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمایا، آپ علیہ السّلام سے جب کبھی بھی خواب بیان کیا جاتا تو فوراً اس کی تعبیر بیان فرما دیتے جیسا کہ قراٰنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِۚ ﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: اور مجھے خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھادیا۔ (پ13، یوسف:101)

(3) چنے ہوئے بندے: آپ علیہ السّلام کا ایک وصف یہ ہے کہ آپ علیہ السّلام اللہ پاک کے شکر گزار معزز اور چنے ہوئے بندے تھے چنانچہ اللہ پاک قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ(۲۴)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے۔ (پ12، یوسف:24)

④ **مقرب بندے:** آپ اللہ پاک کے نیک، برگزیدہ، پیارے اور مقرب بندے تھے، قراٰن مجید میں ہے: ﴿وَ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ(۱۰۱)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور ان سے ملا جو تیرے قربِ خاص کے لائق ہیں۔(پ13، یوسف:101)

⑤ **بادشاہت عطا ہونا:** اللہ پاک نے آپ علیہ السّلام کو علم و حکمت کے ساتھ بادشاہت اور سلطنت بھی عطا فرمائی جیسا کہ اللہ پاک قراٰنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِۚ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم نے یوسف کو اس ملک پر قدرت بخشی۔(پ13، یوسف:56)

اللہ پاک ہمیں انبیاء کرام علیہمُ السّلام کی سیرت کا ذوق و شوق سے مطالعہ کرنے کی توفیق اور ہمیں ان کے فیضان سے مالامال فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

چغلی کی مذمت احادیث کی روشنی میں

محمد اسامہ عطّاری
(درجۂ سادسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم سادھوکی لاہور)

چغلی اللہ و رسول کی نافرمانی اور ناراضی کا سبب ہے۔ چغلی جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ چغلی بندوں کے حقوق ضائع کرنے کا سبب ہے۔ افسوس صد افسوس! آج ہمارے معاشرے میں چغلی کا مرض عام ہے۔ بدقسمتی سے بعض لوگوں میں یہ مرض اتنا بڑھ چکا ہے کہ لاکھ کوشش کے باوجود اس کا علاج نہیں ہو پاتا۔ آہ! اب ہر طرف نفرتوں کی دیواریں قائم ہو چکی ہیں۔ لہٰذا احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں چغلی کی مذمت کے بارے میں بیان کیا جائے گا پڑھئے اور علم و عمل میں اضافہ کیجئے۔

چغلی کی تعریف:

امام نووی رحمۃُ اللہِ علیہ سے منقول ہے: کسی کی بات نقصان پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا چُغلی ہے۔ (عمدۃ القاری، 2/594، تحت الحدیث:216) چغلی کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ان کی باتیں ایک دوسرے کو بتانا۔ (جہنم میں لے جانے والے اعمال، 2/99)

چغلی کی مذمت کے بارے میں 6 فرامینِ مصطفےٰ پڑھئے:

① **چغلخور جنت میں نہیں جائے گا:** چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری، 4/115، حدیث:6056)

② **چغلی کرنا ایمان کو ختم کر دیتا ہے:** غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح کاٹ دیتی ہیں جیسے چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔
(الترغیب والترہیب، 3/332، حدیث:7352)

③ **اللہ پاک کا ناپسندیدہ:** اللہ کے بدترین بندے وہ ہیں جو چغلی سے چلیں، دوستوں کے درمیان جدائی ڈالنے والے اور پاک لوگوں میں عیب ڈھونڈنے والے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/484، 485)

④ **بروزِ قیامت کتے کی شکل میں:** منہ پر بُرا بھلا کہنے والوں، پیٹھ پیچھے عیب جوئی کرنے والوں، چغلی کھانے والوں اور بے عیب لوگوں میں عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ پاک (قیامت کے دن) کتوں کی شکل میں جمع فرمائے گا۔
(جہنم میں لے جانے والے اعمال، 2/94)

⑤ **قبر میں عذاب:** چغل خور کو آخرت سے پہلے اس کی قبر میں عذاب دیا جائے گا۔ (دیکھئے: بخاری، 1/95، حدیث: 216) رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک بار دو قبروں کے قریب سے گزرے تو آپ نے فرمایا: اس وقت یہ دونوں قبر والے عذاب میں مبتلا ہیں، حالانکہ جس وجہ سے عذاب میں مبتلا ہیں وہ بظاہر کوئی خاص بہت بڑی وجہ نہیں ہے ان میں سے ایک شخص تو اس لئے عذاب میں مبتلا ہے کہ چغلیاں کیا کرتا تھا، جبکہ دوسرا شخص پیشاب (کے چھینٹوں) سے بچنے کا اہتمام نہیں کیا کرتا تھا۔ (بخاری، 1/96، حدیث:218)

⑥ **بدترین حرام چیز:** کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ بدترین حرام کیا ہے؟ یہ چغلی ہے جو لوگوں کی زبان پر رواں ہو جاتی ہے۔ (مسلم، ص1077، حدیث:6636)

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں چغلی کھانے اور اس جیسی دیگر باطنی بیماریوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حرمِ مدینہ کے حقوق

کلیم اللہ چشتی عطاری
(درجۂ سادسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم سادھوکی لاہور)

جس طرح مدینہ منورہ کا مقام و مرتبہ بہت بلند و بالا ہے اسی طرح حرمِ مدینہ کے بہت فضائل ہیں حرم مدینہ بھی شہر مدینہ کے اندر ہی ہے یہ وہ جگہ ہے جس کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حرم یعنی حرمت و عزت والی جگہ قرار دیا ہے۔ بخاری شریف میں ہے: مدینۂ منورہ عیر پہاڑ سے ثور پہاڑ تک حرم ہے۔ (بخاری، 4/323، حدیث:6755) اس کے حقوق کی پاسداری و نگہبانی کے لئے بہت محتاط رہنا پڑے گا ورنہ چھوٹی سی غفلت کے سبب بہت بڑے خسارے کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ آیئے حرمِ مدینہ کے حقوق میں سے چند کا مطالعہ کیجئے:

1 **درخت کاٹنے کی ممانعت:** حرم مدینہ کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اس حدود میں موجود درختوں وغیرہ کو نہ کاٹا جائے کیونکہ یہ بھی حرم ہے جس طرح کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مدینہ یہاں سے وہاں تک حرم ہے لہٰذا اس کے درخت نہ کاٹے جائیں۔

2 **صبر کرنا:** مدینۂ منورہ جس طرح اتنی برکتوں رحمتوں والا مقدس شہر ہے اس میں انسان قلبی سکون و اطمینان محسوس کرتا ہے وہیں اگر کوئی آزمائش وپریشانی نیکیوں میں اضافہ کرنے کے لئے تشریف لے آئے تو اس پر صبر کرنے والے کے لئے بہت بڑی بشارت ہے۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا جو کوئی میرا امتی مدینے کی تکلیف اور سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ (مسلم، ص548، حدیث:3339)

شہِ کونین نے جب صدقہ بانٹا
زمانے بھر کو دم میں کر دیا خوش

3 **عیب جوئی نہ کرنا:** مدینۂ منورہ کی ہر چیز نفیس و عمدہ و اعلیٰ ہے اس میں کسی عیب و نقص کا شبہ تک نہیں، اگر بالفرض طبعی طور پر کوئی چیز پسند نہ آئے تو اس میں عیب جوئی کی بجائے اپنی آنکھوں کا دھوکا و عقل کی کمی سمجھے ورنہ اس کی بڑی سخت سزا ہے۔ حضرت امام مالک رضی اللہُ عنہ نے مدینۂ پاک کی مبارک مٹی کو خراب کہنے والے کے لئے 30 کوڑے لگانے اور قید میں ڈالے جانے کا فتویٰ دیا۔ (الشفاء، 2/57)

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم
اُس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

4 **تکلیف نہ پہنچانا:** حرمِ مدینہ کے حقوق میں سے یہ بھی ہے کہ وہاں کے رہنے والوں سے پیار و محبت و حسنِ اخلاق سے پیش آیا جائے، ان کو تکلیف پہنچانا تو دور کی بات صرف تکلیف پہنچانے کا ارادہ کرنے والے کے لئے حضور علیہ السّلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اسے اس طرح پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ (مسلم، ص551، حدیث:3359)

5 **یثرب کہنے کی ممانعت:** مدینۂ منورہ کو یثرب کہنا جائز نہیں کیونکہ یہ لفظ اس شہرِ مقدس کے شایانِ شان نہیں جس طرح کے حضور علیہ السّلام نے فرمایا: جس نے مدینہ کو یثرب کہا اسے چاہئے کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں استغفار کرے کیونکہ مدینہ طابہ ہے، طابہ ہے۔

(مسند احمد، 30/483، حدیث:18519- بخاری، 1/616، حدیث:1867)

اس کے علاوہ بھی حرمِ مدینہ کے بہت سارے حقوق و آداب ہیں مثلاً وہاں فضولیات و لغویات سے بچنا، آواز کو پست رکھنا، ہمیشہ زبان کو درود پاک سے تر رکھنا، وہاں زیادہ عرصہ قیام نہ کرنا وغیرہ۔ اسی طرح جب حرم مدینہ آئے تو ہو سکے تو پیدل، روتے ہوئے، سر جھکائے، نیچی نظریں کئے چلئے۔

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

اللہ پاک ہم سب کو بار بار حاضریِ مدینہ کی سعادت عطا فرمائے اور حرم مدینہ کے تقدس وحقوق کی پاسداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ میں موصول 105 مضامین کے مؤلفین

لاہور: محمد روحیل عطّاری، شہاب الدین عطّاری، محمد نجف عطّاری، عبد العلی مدنی، محمد فیصل فانی، عبد الرحمٰن عطّاری، محمد اسامہ عطّاری، گل محمد عطّاری، محمد بلال منظور، محمد محسن، ضیاء المصطفٰی، عبد المنان عطّاری، آصف علی، ابو شہیر تنویر احمد عطّاری، احمد حسن، احمد رضا محمد اکرم، اللہ دتہ عطّاری، ساجد علی، ظہیر احمد، عمر ریاض، فیضان علی (درجۂ سادسہ)، فیضان علی عطّاری، محمد احمد محسنی، محمد اسجد نوید، محمد شاہ زیب سلیم عطّاری، محمد فخر الحبیب نظامی، محمد ہارون عطّاری، وارث علی عطّاری، قمر شہزاد، ابو کفیل محمد جمیل عطّاری، احمد افتخار عطّاری، احمد رضا، اشتیاق احمد عطّاری، امان اللہ، ثقلین امین حیدر، جنید یونس، حمزہ بنارس، ذوالفقار یوسف، ذیشان علی عطّاری، زین العابدین، سر فراز، سلمان عطّاری، سید محمد بلال، عبد الرحمٰن امجد، علی اکبر، علی رضا، قاری احمد رضا عطّاری، کلیم اللہ چشتی عطّاری، محمد اویس، محمد روحان طاہر، محمد زبیر، محمد زین ذوالفقار، محمد مبشر عبد الرزاق، محمد مبین علی، محمد مجاہد رضا قادری، محمد مدّثر رضوی عطّاری، مدثر علی عطّاری، زین شاہد، وقاص، کاشف علی عطّاری، صبیح اسد جوہری، محمد احمد رضا عطّاری، محمد شعیب، محمد یاسر رضا عطّاری، حافظ محمد اسامہ، حافظ مبین ضمیر رضوی عطّاری، حافظ محمد احمد عطّاری، ظہور احمد عُمرانی، عبید الرحمٰن عطّاری، عظمت فرید، علی رضا (سادھوکی)، احمد رضا بن فرمان احمد، محمد عثمان سعید، محمد عدیل عطّاری، محمد کاشف عطّاری، محمد کاشف شوکت حسین، محمد معین عطّاری، وقاص جمیل، محمد جنید عطّاری، محمد سرور خان قادری، عبد الحنان۔ **ملتان:** محمد احمد رضا عطّاری، فہد ریاض عطّاری، محمد عارف عطّاری۔ **کراچی:** اویس رفیق عطّاری، محمد حمزہ رضا، محمد اُسامہ عطّاری، محمد یوسف میاں برکاتی۔ **گجرات:** محمد لیاقت علی قادری رضوی، سجاول زبیر۔ **فیصل آباد:** محمد عبد المبین عطّاری، شاور غنی بغدادی۔ **متفرق شہر:** سید عمر گیلانی (نارووال)، عبید رضا عطّاری (سرائے عالمگیر)، محمد اشفاق عطّاری (اٹک)، امیر حمزہ (سیالکوٹ)۔

تحریری مقابلہ عنوانات برائے اکتوبر 2024ء

صرف اسلامی بھائیوں کے لئے

مقابلہ نمبر: 56

01 حضرت صالح علیہ السّلام کی قرآنی نصیحتیں

02 رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا 4 چیزوں کے بیان سے تربیت فرمانا

03 والدین کے حقوق

+923012619734

صرف اسلامی بہنوں کے لئے

مقابلہ نمبر: 28

01 حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قرآن سے محبت

02 حاکم کے حقوق

03 گناہ پر مدد

+923486422931

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 جولائی 2024ء

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

علمائے کرام کے تأثرات و تجاویز

1 مولانا سراج احمد عطّاری مدنی (مدرس مرکزی جامعۃُ المدینہ سکھر): اَلحمدُ لِلّٰہ جب سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جاری ہوا ہے تب سے پابندی سے پڑھنے کی سعادت مل رہی ہے، اس کا ہر پہلو منفرد اور ممتاز ہوتا ہے، مجلس سے گزارش ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے سلسلوں کو الگ سے کتابی صورت میں بھی لایا جائے اس سے اِن شآءَ اللہُ الکریم فائدہ ہوگا۔

متفرق تأثرات و تجاویز

2 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اتنا شاندار ہے کہ اس کی تعریف پر الگ سے ایک میگزین تیار کیا جاسکتا ہے، میرا مشورہ ہے کہ اس کے ہر شمارے میں مفتی محمد ہاشم خان عطاری صاحب کا مضمون ضرور شامل کیا جائے تاکہ امت آپ کی دور بینی اور فہم و فراست سے فائدہ اٹھاسکے۔ (محسن رضا، قصور پنجاب) 3 ہم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو بہت انجوئے کرتے ہیں، یہ بہت اچھا میگزین ہے، میں اور میری بیٹی نیو شمارے کا انتظار کرتے ہیں۔ (اکبر احمد، کراچی) 4 میں نے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھا، اس میں بعض مقامات پر بہت مشکل الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو ایک عام آدمی کی سمجھ سے باہر ہیں، آپ سے آسان اُردو میں لکھنے کی گزارش ہے تاکہ کم پڑھے لکھے حضرات بھی اس ماہنامہ کو آسانی سے پڑھ سکیں۔ (اسحاق خان، خٹک، خیبر پختونخواہ، پاکستان) 5 ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، اس میگزین کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس میں جو بھی ٹاپک شامل کیا جاتا ہے وہ مختصر انداز میں بیان کیا جاتا ہے جسے مصروف شخص بھی آسانی سے پڑھ لیتا ہے۔ (جہانزیب عطاری، بصیرپور، اوکاڑہ پنجاب) 6 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دورِ حاضر کا بہترین علمی خزانہ ہے، مجھے اس میں **"اسلام اور تعلیم"** مضمون بہت پسند آیا، بہت بہترین انداز میں علم و عمل کی اہمیت و ترغیب کو بیان کیا گیا ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ اس میگزین میں جامعۃُ المدینہ کے طلبہ و طالبات کے لئے سلسلہ "عربی کُتب کا تعارف" شروع کیا جائے تاکہ طلبہ و طالبات کو کتابوں کے بارے میں معلومات ملے اور پڑھنے کا شوق و جذبہ پیدا ہو۔ (بنتِ محمد عمران طاہر، طالبہ درجہ رابعہ، جامعۃُ المدینہ گرلز جڑانوالہ، پنجاب) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تمام مضامین اچھے ہوتے ہیں، ہم بہن بھائی بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ (بنتِ اشرف، حیدرآباد، سندھ) 8 ماہنامہ اس پُرفتن دور میں کسی نعمت سے کم نہیں ہے، اس سے ہمیں بہت سی ایسی باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں کہ جن کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے، بالخصوص **"دارُ الافتاء اہلِسنّت"** کا سلسلہ بہت اچھا اور معلوماتی ہوتا ہے۔

(بنتِ ایاز عطاریہ، سمبڑیال، پنجاب)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

مصافحہ کی سنّت

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے اور آخری نبی حضرت محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تَصَافَحُوا یعنی آپس میں مصافحہ کرو۔[1]

سلام و ملاقات کے وقت دونوں ہاتھ ملانے کو مصافحہ کہتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعلیمات اور سیرت سے ہمیں آپس میں پیار و محبت سے زندگی گزارنے کا درس ملتا ہے، آپس میں پیار و محبت کی فضا قائم کرنے کا ایک ذریعہ مصافحہ بھی ہے۔

مصافحہ کرنے سے رب کی رحمت نازل ہوتی ہے۔[2] بغض و کینہ ختم ہوتا ہے۔[3] گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔[4] صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان ملاقات کے وقت مصافحہ کیا کرتے تھے[5] اور سب سے پہلے یمن سے آئے ہوئے صحابۂ کرام نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مصافحہ کیا اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی تعریف فرمائی۔[6]

پیارے بچو! آپ بھی اس سنت پر عمل کیجئے اور ملاقات کے وقت "السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہنے کے ساتھ ساتھ مصافحہ بھی کریں، بعض بچّے صرف ایک ہاتھ ملاتے ہیں یا صرف انگلیاں ہی ملاتے ہیں، سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرتے ہوئے ہتھیلیاں آپس میں مل جائیں اور ہاتھوں میں کوئی چیز کپڑا (قلم، کاغذ، چابی) وغیرہ نہ ہو۔[7]

اللہ پاک ہمیں مصافحہ کی سنت کے ساتھ ساتھ دیگر سنتوں پر بھی عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) مؤطا امام مالک، 2/407، حدیث: 1731 (2) دیکھئے: معجم اوسط، 5/379، حدیث: 7672 (3) موطا امام مالک، 2/407، حدیث: 1731 (4) دیکھئے: مشکاۃ المصابیح، 2/169، حدیث: 4679 (5) دیکھئے: مراٰۃ المناجیح، 6/355 (6) دیکھئے: ابو داؤد، 4/453، حدیث: 5213 (7) دیکھئے: ردالمحتار، 9/629۔

حروف ملائیے!

اسلامی سال کا پہلا مہینا محرم الحرام ہے۔ اس مہینے کو بہت ساری نسبتیں حاصل ہیں جن میں سے ایک یہ کہ اس مہینے کی 14 تاریخ کو مفتیِ اعظم ہند، حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ کا وصالِ باکمال ہوا ہے۔ مولانا مصطفیٰ رضا خان اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے چھوٹے بیٹے ہیں، ان کی ولادت 22 ذی الحجہ 1310ھ کو بریلی شریف میں ہوئی۔ (جہانِ مفتیِ اعظم، ص64) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کے بارے میں آپ کے مرشد گرامی نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا: یہ بچہ دین و ملت کی بڑی خدمت کرے گا اور مخلوقِ خدا کو اس کی ذات سے خوب فیض پہنچے گا۔ (تجلیاتِ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص117)

پیارے بچّو! آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ "نسبت" تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔ تلاش کئے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 مصطفیٰ 2 اعظم 3 بریلی 4 نوری 5 عرس۔

ر	و	ز	ی	ن	ہ	ہ	ز	ا
ل	م	ص	ط	ف	ی	ہ	ف	ع
ع	ب	ع	ا	ا	ی	د	ز	ظ
ب	ر	ک	ت	س	ب	ی	ح	م
ح	ا	ج	ن	س	ب	ت	چ	ہ
ش	م	ن	ف	غ	ت	س	ل	ر
ف	ح	و	د	ف	ع	ی	د	ح
ح	ق	ر	ا	ب	ر	ی	ل	ی
ج	ع	ی	م	ر	س	ذ	ک	ر

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

کھجور کے درخت سال بھر میں پھلدار

مولانا سید عمران اختر عطّاری مَدَنی*

پیارے بچو! ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات کی وجہ سے بہت مرتبہ لوگوں کی مشکلات دور ہو جایا کرتی تھیں، آج ایسے ہی معجزے کے بارے میں سُنیں گے جس کا تعلق مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہُ عنہ کی آزادی سے ہے، ویسے تو آپ آزاد ہی تھے مگر کچھ لوگوں نے زبردستی انہیں غلام بنا کر یہودی کو بیچ دیا تھا، آپ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: اپنے مالک سے عقدِ کتابت (یعنی مال کے بدلے اپنی آزادی کا سودا) کر لو، تو میں نے مالک کی زمین میں کھجور کے 300 درخت اُگا کر پھلدار ہونے تک دیکھ بھال کرنے اور 40 اوقیہ[1] چاندی دینے پر آزادی کا سودا کر لیا، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابہ سے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو، تو انہوں نے اپنی استطاعت کے مطابق 10، 15، 20، 30 پودے دے دے کر میری مدد کی، 300 پودے جمع ہونے پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جاؤ! ان کیلئے کھدائی کر کے میرے پاس آنا، یہ پودے میں خود اُگاؤں گا، میں نے کچھ ساتھیوں کی مدد سے کھدائی کی اور بارگاہِ رسالت میں آکر بتایا تو کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے ساتھ گئے اور تمام پودے خود لگائے، بس ایک پودا حضرت عمر رضی اللہُ عنہ نے لگایا تھا، لہٰذا اس ایک کے سوا باقی سب اسی سال پھل دار درخت بن گئے، اسے بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُکھاڑ کر لگایا تو وہ بھی اسی سال پھلدار ہو گیا۔ اب مال ادا کرنا باقی تھا، تو بارگاہِ رسالت میں مرغی کے انڈے برابر سونا پیش کیا گیا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے بلوا کر فرمایا: یہ لو! اور اس سے اپنے اوپر واجبُ الادا مال ادا کر دو، میں نے عرض کی: یہ کہاں پورا ہو گا۔ تو فرمایا: لے لو! اللہ پاک اسی سے تمہاری پوری ادائیگی کروا دے، میں نے لے کر تولا تو بخدا وہ پورے چالیس اوقیہ تھا، لہٰذا میں اپنے مالکان کو ادائیگی کر کے آزاد ہو گیا۔ (دیکھئے: مسند احمد، 39/146، حدیث: 23737- مستدرک، 2/310، حدیث: 2229) حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لگائے ہوئے کھجور کے پودوں کا صرف ایک سال میں پھل دار درخت بن جانا یقیناً عظیم معجزہ ہے۔

یہاں چند باتیں ہمیں سیکھنے کو ملتی ہیں:

- انسان کو چاہئے کہ مشکلات کا صبر و استقامت سے مقابلہ کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے نکلنے کی صورت تلاش کرے۔
- مصیبت زدہ کو اچھا مشورہ اور حوصلہ دینا چاہئے۔
- خوشیوں کے علاوہ اپنوں کے دکھ بھی بانٹنے چاہئیں۔
- اثر و رسوخ والوں (Influencers) کو چاہئے کہ لوگوں کو پریشان حال کی مدد پر آمادہ کریں۔
- حاکم و سردار اور بڑوں کو چھوٹے کی دلجوئی کی خاطر ان کے مختلف معاملات میں شامل ہونا چاہئے۔
- کسی کام کا آغاز کریں تو اسے مکمل ضرور کریں۔
- کام آپس میں بانٹنا آسانی اور فائدے کا سبب ہوتا ہے۔
- کسی کام کے آغاز و افتتاح میں بزرگوں کا شامل ہونا ان کاموں کے انجام کے لئے باعثِ برکت ہوا کرتا ہے۔
- اللہ پاک اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر بھروسا کرنے والا بظاہر خالی ہاتھ ہی کیوں نہ ہو مگر اسے بہت کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔

(1) چالیس درہم کو ایک اوقیہ کا نام دیا جاتا تھا۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

والدین کے کام

ڈاکٹر ظہور احمد دانش عطّاری مَدَنی*

والدین اور بچوں کا ایک عظیم تعلق ہے۔ یہاں بچوں کے حوالے سے والدین کی جو بنیادی ذمہ داریاں ہیں وہ بیان کی جارہی ہیں تاکہ والدین کو آگاہی حاصل ہو اور ذمہ داریوں کا احساس بھی۔

پرورش (Nurturing) والدین کی اہم ذمہ داری بچوں کی جسمانی اور جذباتی پرورش کرنا ہے۔ بچوں کی بنیادی ضروریات جیسے خوراک، رہائش اور پیار کو پورا کرنا وغیرہ بھی والدین کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہیں تاکہ وہ ایک محفوظ اور معاون ماحول میں پرورش پا کر پروان چڑھ سکیں۔

راہنمائی (Guidance) والدین کو چاہئے کہ اپنے بچّوں کی زندگی کے مختلف مراحل میں راہنمائی، مشورے دینے، حدود طے کرنے اور اقدار و اخلاق کی تعلیم دینے میں بھی اپنا کردار ادا کرتے رہیں۔ یہ راہنمائی بچوں کو غلط سے صحیح سیکھنے اور ذمہ دار بننے میں مددگار ہو گی۔

نظم و ضبط (Discipline) والدین کی ایک اہم ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ بچوں کو نظم و ضبط سکھائیں۔ انہیں دوسروں کے ساتھ خوش اُسلوبی سے پیش آنے اور معاشرے میں جینے وغیرہ کے اصول سے آگاہ کریں۔

تعلیم (Education) والدین کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کریں۔ ان کی فکری نشوونما اور مستقبل کے تعین اور ترقی کی راہ پر گامزن ہونے کے لئے ایجوکیشن کے حصول کے وسائل و ذرائع اور ماحول فراہم کریں۔ بچّوں کی اسکولنگ، ہوم ورک میں مدد کرنا، اساتذہ کے ساتھ بات چیت کرنا اور شعبہ تعلیم کا تعین کرنا والدین کی ڈیوٹی میں شامل ہے۔

جذباتی مدد (Emotional support) والدین سے زیادہ بچوں کے جذبات کوئی بھی نہیں جانچ سکتا۔ چنانچہ والدین بچوں کے جذبات کو سمجھ کر انہیں اپنے خونی رشتوں، مذہبی وابستگی اور معاشرتی تعلق داری کے بارے میں ضرور آگاہی دیں۔ بچوں کے احساسات اور جذبات پر بھرپور توجہ رکھیں۔

حوصلہ افزائی (Encouragement) والدین کی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کو اپنی دلچسپیاں تلاش کرنے، اپنے اہداف حاصل کرنے اور خود پر یقین کرنے کی ترغیب دلائیں۔ حوصلہ افزائی بھی کرتے رہیں کہ یہ بچوں کی خود اعتمادی کو بڑھاتی ہے، انہیں رکاوٹوں پر قابو پانے اور اپنی صلاحیتوں تک پہنچنے کے لئے بااختیار بناتی ہے۔

مثالیں قائم کرنا (Setting examples) والدین اپنے بچوں کے لئے رول ماڈل کے طور پر کام کرتے ہیں، لہٰذا انہیں چاہئے کہ بچوں کو زندگی کے نشیب و فراز سکھانے کے لئے اپنے کردار کی مثالیں قائم کریں۔

یہ باتیں والدین اور بچوں کے تعلق سے بنیادی ہیں جن کا جاننا ہمارے لئے اور ہماری نسلوں کے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ والدین کو چاہئے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھ کر اپنی اولادوں کی تعمیر کریں۔

* مدنی چینل فیضانِ مدینہ، کراچی

دوستی کا دن

مولانا حیدر علی مدنی*

اسکول میں گرمیوں کی چھٹیاں ہونے کی وجہ سے سمر کیمپ لگے ہوئے تھے، بچے عموماً گھریلو کپڑوں میں ہی آتے تھے اور پڑھائی کے ساتھ ساتھ دیگر مفید Activities بھی جاری رہتی تھیں اس سب کے باوجود آج اسکول کے بچوں میں معمول سے زیادہ گہما گہمی تھی۔ چھٹی کلاس کے انچارج سر بلال رضا تھے، آج جیسے ہی وہ کلاس روم میں داخل ہوئے تو بچے خوش گپیوں میں مگن تھے جو سر کو آتے دیکھ کر فوراً ادب سے کھڑے ہو گئے۔ سر نے مسکراتے ہوئے بچوں کو سلام کیا اور بچوں کے جواب دینے کے بعد وہ ان کے ساتھ ساتھ خود بھی درود شریف پڑھنے لگے۔

سر بلال ایک سینیئر ٹیچر تھے، ویسے مضمون (Subject) تو ان کا اسلامیات تھا لیکن ایسا لگتا تھا ہر موضوع پر دنیا جہان کی کتابیں پڑھ رکھی، ہیں ان کی ایک بات سبھی کو بہت اچھی لگتی تھی بلکہ دیکھا دیکھی تو اب دوسرے اساتذہ بھی فالو کر رہے تھے، وہ بات یہ کہ سر بلال جس بھی کلاس میں پیریڈ پڑھانے جاتے تو اس کی ابتدا درود شریف سے کرواتے، سارے بچے سر بلال کے ساتھ باادب کھڑے ہو کر تین بار درود شریف پڑھتے اس کے بعد پڑھائی شروع ہوتی تھی۔

بچو! کس بات کی خوشیاں منائی جا رہی ہیں؟ درود شریف پڑھنے کے بعد بچے اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو سر بلال نے مختلف ڈیسکوں پر رکھے گفٹ باکسز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

کلاس مانیٹر محمد معاویہ بولے: سر آج Friendship Day ہے ناں تو ہم لوگ اپنے دوستوں کے لئے گفٹس لائے ہیں۔

سر آپ کے بھی دوست ہیں کیا، دوستی کا دن نہیں مناتے؟ نعمان نے پوچھا تو سر بلال کہنے لگے: کیوں نہیں بیٹا! میرے بھی دوست ہیں اور ہر ایک کے ہونے بھی چاہئیں کیونکہ بڑے بزرگ کہتے ہیں کہ ”تنہا وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔“ لیکن ہمیں دوست بنانے سے پہلے یہ سیکھنا چاہیے کہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں کیسے دوست بنانے چاہئیں۔ پہلے آپ لوگ مجھے بتائیں کہ آپ اپنے دوست میں کون سی خوبیاں دیکھنا چاہتے ہیں؟

کلاس کے ایک ذہین بچے اُسید رضا نے اپنا ہاتھ کھڑا کیا اور سر سے اجازت ملنے پر کہا: سر میں چاہتا ہوں میرا دوست مطلبی نہ ہو۔

بہترین خوبی! سر بلال نے اپنی بات شروع کی: آپ کو پتا ہے ناں مسلمانوں کے چھٹے خلیفہ راشد تھے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ، آپ بڑے ذہین اور انصاف کرنے

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

والے حکمران تھے، آپ فرماتے ہیں: ”مطلب پرست لوگوں کو دوست نہ بناؤ کیونکہ مطلب پورا ہوتے ہی ان کی محبت دم توڑ جاتی ہے۔“[1]

کلاس مانیٹر نعمان اجازت ملنے پر بولے: سر میرا دوست جھوٹا نہ ہو۔

سر بلال: بچو! ہم میں سے کون ہے جس نے امام زین العابدین کا نام نہ سنا ہوگا، آپ نے اپنے بیٹے کو پانچ قسم کے لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کیا تھا: 1 فاسق 2 کنجوس 3 رشتہ داری توڑنے والا 4 بے وقوف 5 جھوٹا۔ امام زین العابدین نے جھوٹے سے دوستی نہ کرنے کی وجہ خود ہی اپنے بیٹے کو یہ بتائی کہ ”ایسا شخص سَراب کی طرح ہوتا ہے۔“ یعنی دھوکا دیتا ہے۔[2]

اچھا بچو یہ تو آپ کی پسند تھی لیکن اسلام ہمارے لئے کیسے دوست پسند کرتا ہے، آیئے میں آپ کو بتاتا ہوں: سب سے پہلے تو دوست بناتے ہوئے خیال رکھنا چاہئے کہ کسی ایسے شخص کو دوست نہ بنائیں جو اللہ و رسول سے دور کر دے اور ایمان کا دشمن ہو ورنہ خدانخواستہ بروزِ قیامت افسوس کے ساتھ انگلیاں چباتے ہوئے کہنا پڑ سکتا ہے: ”ہائے میری بربادی! اے کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔“[3] اور آپ کو پتا ہے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کیسے شخص کو دوست بنانے کی نصیحت کی ہے: جو اللہ کو یاد کرنے میں آپ کا مددگار ہو اور جب آپ اپنے رب کو بھول جائیں تو وہ آپ کو یاد دلادے۔[4]

لہٰذا بچّو وفادار، مخلص اور نیک لوگوں کو دوست بنانا چاہئے اور پھر سر نے مسکراتے ہوئے کہا: سب سے اہم بات پہلے ہمیں خود نیک، وفادار اور مخلص بن جانا چاہئے تاکہ ہمیں نہ سہی کسی اور کو تو اچھا دوست مل جائے گا۔ سر کی آخری بات پر سبھی بچے مسکرا اٹھے۔

---

(1) حلیۃ الاولیاء، 5/377، رقم:7466 (2) البدایہ والنہایہ، 6/232 (3) پ19، الفرقان:28 (4) احیاء العلوم، 1/108۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 مصافحہ کرنے سے رب کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ 2 مخلوق خدا کو اس کی ذات سے خوب فیض پہنچے گا۔ 3 میں چاہتا ہوں میرا دوست مطلبی نہ ہو۔ 4 مصیبت زدہ کو اچھا مشورہ اور حوصلہ دینا چاہئے۔ 5 بچوں کے احساسات اور جذبات پر بھرپور توجہ رکھیں۔

◆ جواب لکھنے کے بعد ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں موجود ہیں)

سوال نمبر 01: بروز قیامت کتے کی شکل میں اٹھایا جانا کس گناہ کا عذاب ہے؟

سوال نمبر 02: واقعہ کربلا کس سن ہجری میں پیش آیا؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923012619734 پر واٹس ایپ کیجئے › 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں)

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث:8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لئے	معنیٰ	نسبت
محمد	عبد الواحد	ذات و صفات میں یکتا کا بندہ	اللہ پاک کے صفاتی نام کی طرف لفظ "عبد" کی اضافت کے ساتھ
محمد	جَوّاد	سخی	اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
محمد	یونس	اُنس والے	اللہ کے نبی علیہ السلام کا بابرکت نام

بچیوں کے 3 نام

نام	معنیٰ	نسبت
حُمَیْرا	سرخ رنگ کی	اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا کا لقب
سِیْما	نشان والی، علامت والی	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
مریم	عبادت گزار خاتون	حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جولائی 2024ء)

نام مع ولدیت:............ عمر:...... مکمل پتا:............

موبائل/واٹس ایپ نمبر:............ (1) مضمون کا نام:............ صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:............ صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:............ صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:............ صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:............ صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ستمبر 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جولائی 2024ء)

جواب 1:............ جواب 2:............

نام:............ ولدیت:............ موبائل / واٹس ایپ نمبر:............

مکمل پتا:............

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان ستمبر 2024ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

بیٹیوں کی تربیت

بیٹیوں کو سلیقہ مندی سکھائیں

اُمِّ میلاد عطاریہ*

بیٹیاں اللہ کی رحمت اور ماں باپ کی عزّت و حرمت کی پاسبان ہوتی ہیں۔ ماں باپ بیٹیوں کو عزیز رکھتے ہیں، بہت نازوں سے پالتے ہیں اس احساس کے ساتھ ان کی پرورش کرتے ہیں کہ بڑے ہونے کے بعد ان بیٹیوں نے ماں، بہو اور ساس کی حیثیت سے ذمہ داری بھی سنبھالنی ہے عقلمندی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بیٹی کی تربیت اس انداز سے کی جائے کہ وہ اچھی تربیت اور سلیقہ مندی کے ذریعے سسرال میں اپنا مقام بنا سکے۔

اس تربیت کا آغاز ابتدائی عمر سے کر دینا چاہئے۔ کہ جس طرح شاخوں کی تراش خراش پودوں کو حُسن عطا کرتی ہے اور اگر ان پر توجّہ نہ دی جائے، تو پودے جھاڑ جھنکار میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن والدین کو اپنی رحمت سے نوازا ہے، اُن پر ذمّے داری عائد ہوتی ہے کہ اپنی بیٹی کی تربیت اس نہج پر کریں کہ آنے والے کل میں وہ ایک بہترین بہن، بیوی اور ماں بن سکے۔

بیٹیوں کو بچپن سے ہی صفائی ستھرائی کا عادی بنانا اور چیزوں کو سلیقے سے ان کی جگہ پر رکھنا سکھانا چاہئے۔ بچوں کی اشیاء کی ترتیب سکھائیے مثال کے طور پر ہر بچے سے متعلق اشیاء کی جگہیں مخصوص ہوں۔ لڑکوں کی چیزیں الگ رکھی جائیں اور لڑکیوں کی الگ۔ انہیں بتائیے کہ اسکول یونیفارم کہاں رکھنا ہے، گھر کے کپڑوں کی جگہ کون سی ہے اسی طرح کبھی کبھار پہننے والے یا تقریبات کے کپڑوں کو الگ رکھوائیے موسم کی مناسبت سے بھی کپڑے ترتیب دیئے ہوں مثلاً اگر گرمیوں کا موسم آرہا ہے تو اس موسم کے کپڑے زیادہ سامنے ہونے چاہئیں جو جوتے استعمال نہ ہو رہے ہوں انہیں کھلا نہ رکھا جائے بلکہ پالش کر کے حفاظت کے ساتھ ان کی طے شدہ جگہ پر ڈھک کر رکھا جائے۔

چھوٹی عمر سے ہی بچیوں کو مہمانوں یا باہر کے لوگوں کے سامنے اٹھنے بیٹھنے، بولنے کا طریقہ سکھانا بھی تربیت کا حصہ بنائیے۔ کس سے ہاتھ ملانا ہے کس سے نہیں۔ ان کی عمر کے لحاظ سے حیا کے تقاضے انہیں سکھاتے رہئے کہ گھر کے مردوں کے سامنے بھی سر جھاڑ منہ پہاڑ حلیے میں نہ رہا جائے بلکہ تمیز کے دائرے میں رہتے ہوئے جو بے تکلفی کی جاسکتی ہے اس کی حدود انہیں سکھائیے۔

گھر کے کام کاج میں ان کی دلچسپی پیدا کریں بعض مائیں اپنی بیٹیوں سے یہ سوچ کر کام نہیں کرواتیں کہ انھیں سسرال جا کر یہی سب کرنا ہے لیکن بعد میں ایک ساتھ کئی ذمہ داریاں لڑکی کے لئے پریشانی کا باعث بن سکتی ہیں۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ بیٹیوں میں سلیقہ اور ہنر مندی کا شوق بھی پیدا کرنا چاہئے۔

صدرُ الشَّریعہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لڑکی کو بھی عقائد و ضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضَرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر اُمورِ خانہ داری (گھر کے کاموں) میں اُس کو سلیقے ہونے (یعنی تمیز سکھانے) کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کر سکتی ہے بد سلیقہ نہیں کر سکتی۔ (بہارِ شریعت، 2/257)

اگر مائیں چاہتی ہیں کہ بیٹی دوسرے گھر جا کر خود بھی سُکھ چین سے رہے تو انہیں گھر داری، کھانے پکانے کی بہتر تربیت کے ساتھ ساتھ سلیقہ مندی کی چاشنی سے بھی آشنا کریں۔

اگر ایسا ہو تو یقین جانئے کہ آپ کی اولاد ہر جگہ اپنا مقام بنانے میں کامیاب ہو جائے گی لیکن اگر طرزِ عمل اس کے مخالف ہوا تو پھر اولاد اور والدین دونوں کو پریشانی کا سامنا ہو سکتا ہے۔ بچوں کو مُعاشرے کا اچھا اور نیک مسلمان بنانے کیلئے خُود بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہئے اور اپنے بچّوں کو بھی اس ماحول سے وابستہ رکھئے۔

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطاری*

1 لڑکی کو قرآنِ کریم کے سائے میں رخصت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شادیوں کے موقع پر لڑکی کی رخصتی کے وقت یہ صورت دیکھنے میں آتی ہے کہ لڑکی کے سر پر قرآن پاک اٹھا کر اسے قرآن کے سائے میں رخصت کیا جاتا ہے، یہ عمل از روئے شرع درست ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قرآن پاک بے شمار فوائد و برکات کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے۔ جس طرح اس کا پڑھنا، یاد کرنا، سننا، اس پر عمل کرنا اور اس میں غور وفکر کرنا حصولِ خیر و برکت کا سبب ہے، یونہی قرآن پاک کا اوراق پر مشتمل نسخہ بھی رحمت و برکت کا ذریعہ ہے، لہٰذا اس سے برکت حاصل کرنا جائز و مستحب عمل ہے۔ رخصتی کے وقت دلہن کے سر پر قرآن پاک اٹھا کر رخصت کرنے سے بھی یہی مقصود ہوتا ہے کہ اس عمل سے قرآن پاک کی برکت حاصل ہو جائے، لہٰذا مذکورہ نیت سے یہ عمل جائز و باعث ثواب ہوگا، مگر اس کے ساتھ چند امور ذہن میں رکھنا بہت ضروری ہے۔

1 مذکورہ صورت میں باوضو شخص قرآن پاک کو پکڑے یا پھر بے وضو ہونے کی صورت میں کسی جداگانہ کپڑے یا غلاف میں پکڑے، کیونکہ بے وضو شخص کا قرآن پاک کو چھونا، جائز نہیں۔

2 چونکہ مذکورہ عمل کے ذریعے قرآن پاک سے برکت حاصل کرنا مقصود ہے، لہٰذا اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ گانے باجے یا آتش بازی وغیرہ امورِ ممنوعہ کی کوئی صورت نہ ہو کیونکہ ایک تو یہ قرآن مجید کی بے ادبی ہے اور دوسرا یہ بات ہرگز درست نہیں کہ ایک طرف قرآن کریم سے برکت لی جارہی ہو اور دوسری جانب قرآن کریم کے احکام کی ہی نافرمانی کی جائے۔ یوں تو قرآن کریم پاس نہ ہو، اس وقت بھی ان گناہوں سے بچنا ضروری ہے، مگر قرآن کی موجودگی میں اس کی عظمت واہمیت کے پیشِ نظر خاص طور پر ان سے بچنا ضروری ہو جائے گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 جمعہ کو خواتین پہلی اذان کا جواب دیں یا دوسری؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ جمعہ کو جو پہلی اذان ہوتی ہے تو خواتین پہلی والی کا جواب دیں گی یا دوسری کا یا دونوں کا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

خواتین کے لئے جمعہ کی اذانِ اول اور ثانی دونوں کا جواب دینا مستحب ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اذان اول کے جواب کا حکم تو دیگر اذانوں کی طرح ہے کہ ان میں باہم کوئی فرق نہیں، رہا اذانِ ثانی کا جواب تو وہ صرف مقتدیوں کو منع ہے اس کے علاوہ کو نہیں حتی کہ خود خطیب اس کا جواب دے سکتا ہے، اور خواتین چونکہ جمعہ کے لئے نہیں آتیں بلکہ گھروں میں ہوتی ہیں تو ان کے لئے اس اذان کے جواب کی ممانعت نہیں، بلکہ وہ اس کا جواب دے سکتی ہیں۔ اذان ثانی کے جواب دینے کی کراہت مقتدیوں کے ساتھ خاص ہے اور جو مقتدی نہیں وہ جواب دے سکتا ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسین علاؤالدین عطاری مَدَنی*

کنزالمدارس بورڈ کے تحت اسلام آباد میں "Convocation Ceremony" کا انعقاد

کنزالمدارس بورڈ پاکستان کی جانب سے 9 مئی 2024ء کو پاک چائنہ فرینڈ شپ سینٹر اسلام آباد میں Convocation Ceremony کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں دارُالافتاء اہلسنت کے مفتیانِ کرام، علمائے کرام، اراکینِ شوریٰ، جامعۃُ المدینہ و مدرسۃُ المدینہ کے اراکین و ذمہ داران، طلبۂ کرام، اساتذۂ کرام اور طالبات کے سرپرستوں سمیت مختلف شعبہ جات سے وابستہ شخصیات و عاشقانِ رسول کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ تلاوت و نعت سے اس تقریب کا آغاز ہوا جس کے بعد رکنِ شوریٰ حاجی عبدالحبیب عطاری نے کنزالمدارس بورڈ کی سالانہ کارکردگی بیان کی اور بورڈ کے قیام، اغراض و مقاصد سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ تقریب میں خصوصی بیان شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے فرمایا جس میں "علمِ دین کی فضیلت" اور دینی مدارس کی اہمیت و افادیت پر گفتگو کی جبکہ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے خصوصی بیان کیا اور شُرَکا کو سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اسوۂ حسنہ کے بارے میں بتاتے ہوئے انہیں سیرتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کا ذہن دیا۔ تقریب میں 2022ء تا 2023ء میں حفظِ قراٰن، تجوید و قراءت، درسِ نظامی اور تخصصات میں 1st، 2nd، 3rd پوزیشن حاصل کرنے والے اسٹوڈنٹس کو مفتیانِ کرام اور اراکینِ شوریٰ کے ہاتھوں سرٹیفکیٹ اور شیلڈز تحفے میں دی گئیں جبکہ مفتی محمد قاسم عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی سمیت دیگر مفتیانِ کرام کو Guest of Honour پیش کیا گیا۔

ملاوی افریقہ میں "189 غیر مسلموں" کا قبولِ اسلام

دینِ اسلام کے پیغام کو عام کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مبلغین پچھلے دِنوں ملاوی میں جھیل کے ساحل کے قریب کیپ میکلیر (Cape Maclear) پہنچے جہاں انہوں نے نیکی کی دعوت کیلئے اجتماع کا انعقاد کیا جس میں کثیر اہلِ علاقہ نے شرکت کی۔ مبلغ دعوتِ اسلامی نے حاضرین کے سامنے اسلام کی تعلیمات، اسلام کی حقانیت اور اہمیت بیان کی اور بیان کے اختتام پر شُرَکا کو اسلام قبول کرنے کی دعوت پیش کی۔ اسلامی تعلیمات سے متأثر ہو کر یکدم ایک مجمع کھڑا ہوا اور مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھ پر اپنے سابقہ مذہب سے توبہ کرتے ہوئے 189 افراد کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے۔

فیضانِ مدینہ کراچی میں "افتتاحِ بخاری شریف" کا سلسلہ

20 اپریل 2024ء کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں "اجتماعِ افتتاحِ بخاری شریف" کا انعقاد کیا گیا جس میں خصوصی طور پر دورۃُ الحدیث اور جامعۃُ المدینہ کے دیگر طلبۂ کرام سمیت مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ پروگرام میں مدنی چینل کے ذریعے ملک و بیرونِ ملک کے عاشقانِ رسول بھی شریک ہوئے۔ اجتماع کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلامِ پاک اور نعتِ رسول سے ہوا، اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے بخاری شریف کی پہلی حدیثِ پاک کا درس دیتے ہوئے شرح بیان فرمائی اور علمِ دین حاصل کرنے کے حوالے سے وعظ و نصیحت کرتے ہوئے مدنی پھول ارشاد فرمائے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

کراچی میں پانچویں ”دورۃُ الحدیث شریف“ کا افتتاح

شعبہ جامعۃُ المدینہ بوائز کی کاوشوں سے 4 مئی 2024ء کو نارتھ کراچی میں پانچویں دورۃُ الحدیث شریف کا افتتاح کر دیا گیا۔ اس افتتاحی تقریب میں مفتیانِ کرام، اساتذۂ کرام و طلبہ سمیت مختلف شخصیات نے شرکت کی۔ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور طلبہ کو حرام اور حلال کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ تقریب میں امیرِ اہلِ سنت کا آڈیو پیغام بھی سنایا گیا جس میں آپ نے دورۃُ الحدیث شریف کے افتتاح پر طلبہ کو مبارکباد دی۔

کاہنہ نولاہور میں دارُالافتاء اہلسنّت کی نئی برانچ کا افتتاح

دارُالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی) کے تحت مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کاہنہ نَو لاہور میں دارُالافتاء اہلسنّت کی نئی برانچ کا افتتاح ہوا۔ افتتاحی تقریب میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطّاری اور مفتی محمد ہاشم خان عطّاری سمیت مفتیانِ کرام، اراکینِ شوریٰ اور کثیر تعداد میں مختلف شخصیات و عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ نگرانِ شوریٰ نے بیان کرتے ہوئے عاشقانِ رسول کو مبارکباد دی اور انہیں شرعی مسائل کے حوالے سے مفتیانِ کرام سے راہنمائی حاصل کرنے کا ذہن دیا۔ واضح رہے کہ عاشقانِ رسول صبح 10:30 تا شام 4:30 تک دارُالافتاء اہلسنّت سے رابطہ کر کے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کے مختلف دینی کاموں کی جھلکیاں

● دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں 5 مئی 2024ء کو عظیم الشان حج تربیتی اجتماع و محفلِ مدینہ کا انعقاد کیا گیا جس میں عازمینِ حج اور کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ حج تربیتی اجتماع میں رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدُالحبیب عطّاری نے شُرکا کو حج کے ارکان اور دیگر اہم معلومات کے بارے میں آگاہی فراہم کی جبکہ محفلِ مدینہ میں امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے بیان کیا اور عازمینِ حج کو حاضریِ مکہ و مدینہ کے آداب سکھاتے ہوئے اَہم امور پر راہنمائی کی۔ ● 23 اپریل 2024ء کو استاذُ العلماء شیخُ الحدیث مفتی محمد اسماعیل ضیائی صاحب دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ، استاذُ العلماء مفتی رفیق عباسی صاحب دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ اور دارُ العلوم امجدیہ کراچی کے دیگر علمائے کرام کی امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے گھر تشریف آوری ہوئی۔ امیرِ اہلِ سنّت نے تمام علمائے کرام کو اپنے گھر خوش آمدید کہا۔ دورانِ ملاقات علمائے کرام کے ساتھ مختلف علمی موضوعات پر گفتگو کا سلسلہ رہا۔ ● 5 مئی 2024ء کو مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور میں 12 ماہ مکمل کرنے والے عاشقانِ رسول کیلئے تقسیمِ اسناد اجتماع ہوا۔ رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور شُرَکا کو دینی کاموں کی دھومیں مچانے کی ترغیب دلائی، اختتام پر 12 ماہ مکمل کرنے والے عاشقانِ رسول کو سرٹیفکیٹس دیئے گئے۔ ● رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد جنید عطّاری مدنی نے فیصل آباد ایگزیکٹو ٹاؤن میں جامعۃُ المدینہ گرلز اور رکنِ شوریٰ حاجی قاری سلیم عطّاری نے ملتان بہاولپور بائی پاس کے قریب مسجد ”فیضانِ غوثِ اعظم“ کا افتتاح کیا۔ اراکینِ شوریٰ نے ان کی تعمیرات میں ہر طرح سے تعاون کرنے والوں کے لئے دُعائیں کی اور اس موقع پر موجود عاشقانِ رسول کو علمِ دین حاصل کرنے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرنے کی ترغیب دلائی۔ ● افریقی ملک Ghana کے شہر Accra میں چیف امام ڈاکٹر عثمان شاروبوتو تیجانی شافعی حفظہ اللہ سے ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے دیگر اسلامی بھائیوں کے ہمراہ اُن کی رہائش گاہ پر جاکر ملاقات کی۔ ملاقات میں نگرانِ Ghana کابینہ نے چیف امام و سیکریٹری سمیت چیف امام صاحبان کو دعوتِ اسلامی کے تحت Ghana سمیت دیگر افریقی ممالک اور عالمی سطح پر ہونے والی دینی و فلاحی خدمات کے بارے میں بتایا جس کو انہوں نے سراہا اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

دعوتِ اسلامی کی تازہ ترین اپڈیٹس کے لئے وزٹ کیجئے
news.dawateislami.net

محرمُ الحرام کے چند اہم واقعات

تاریخ / ماہ / سِن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
پہلی محرمُ الحرام 24ھ	یومِ عرس مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرمُ الحرام 1439 تا 1445ھ اور "فیضانِ فاروقِ اعظم"
2 محرمُ الحرام 200ھ	یومِ وِصال حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرمُ الحرام 1439ھ
5 محرمُ الحرام 664ھ	یومِ عرس حضرت بابا فریدُ الدّین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرمُ الحرام 1439ھ اور "فیضانِ بابا فرید گنج شکر"
10 محرمُ الحرام 61ھ	یومِ شہادت نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرمُ الحرام 1439 تا 1445ھ اور "امام حسین کی کرامات"
14 محرمُ الحرام 1402ھ	یومِ وِصال شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظم ہند، مفتی محمد مصطفےٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرمُ الحرام 1439، 1445ھ اور "جہانِ مفتیِ اعظم ہند"
18 محرمُ الحرام 1427ھ	یومِ وصال مرحوم رکنِ شوریٰ، حافظ مفتی محمد فاروق عطاری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرمُ الحرام 1439، 1440ھ اور "مفتیِ دعوتِ اسلامی"
محرمُ الحرام 14ھ	وِصالِ مبارکہ حضرت ابو بکر صدیق کے والد حضرت ابو قحافہ عثمان بن عامر رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرمُ الحرام 1439ھ اور "فیضانِ صدیقِ اکبر، صفحہ 63"
محرمُ الحرام 14/15ھ	"جنگِ قادسیہ" اس میں کم و بیش 10 ہزار سے زائد مسلمانوں نے تقریباً 1 لاکھ 20 ہزار کفار کو شکست دی۔	فیضانِ فاروقِ اعظم، 2/668 تا 676
محرمُ الحرام 16ھ	وِصالِ مبارکہ کنیزِ رسول حضرت بی بی ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرمُ الحرام 1439، 1440ھ اور "سیرتِ مصطفےٰ، صفحہ 685"
محرمُ الحرام 36ھ	وِصالِ مبارکہ رازدانِ مصطفےٰ حضرت حُذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ محرمُ الحرام 1440ھ

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کرکے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

محرمُ الحرام کی مناسبت سے ان کتب و رسائل کا مطالعہ کیجئے۔
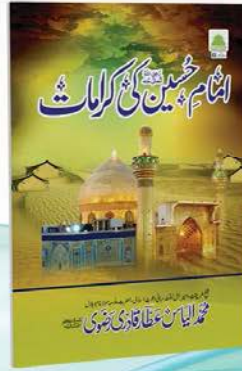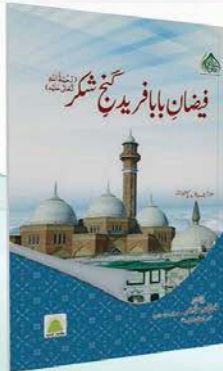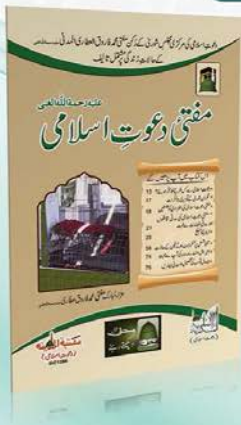
دِینی طَلَبا کی حوصلہ شِکنی مت کیجئے!

از: شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ

علمِ دین سے محبّت رکھنے والے اور دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے والے اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلوانے کی کوشش اور حوصلہ اَفزائی کرتے ہیں لیکن مُعاشرے کے عام اَفراد کا بچوں کو دِینی تعلیم دِلوانے کا ذہن بہت کم ہوتا ہے بلکہ اگر بچہ دینی ماحول ملنے کے سبب دینی تعلیم کے شوق میں دَرسِ نِظامی کرنا چاہے تو اسے بسا اوقات اِس طرح کے طعنے ملتے ہیں کہ ”کیا مولوی بَن کر مسجد کی روٹیاں توڑے گا؟ عالم بن کر کھائے گا کیا؟ M.A کر یا ڈاکٹر یا اِنجینئر وغیرہ بن تاکہ اچھا روزگار ملے“۔ یہ بات صِرف طَعنوں کی حَد تک نہیں رہتی بلکہ بعض اوقات دِینی تعلیم سے روکنے کے لئے باقاعدہ حَربے اِختیار کئے جاتے ہیں مثلاً اگر بیٹا دَرسِ نِظامی میں داخلہ لے لیتا ہے تو اب اس سے کما کر لانے کا مُطالبہ کیا جاتا ہے حالانکہ گھر میں مَعاشی تنگی کا سامنا بھی نہیں ہوتا جبکہ دوسری طرف دُنیوی تعلیم دِلوانے کے لئے پہلے اسکول میں دس سال اور پھر کالج اور یونیورسٹی میں کئی کئی سال جیب سے پیسے دے کر پڑھاتے ہیں۔ اِس تعلیمی عرصے میں والدین ہر طرح کی سہولت دے کر اَولاد کو تعلیم کے لئے بالکل فارِغ کر دیتے ہیں۔ اگر اپنا ذاتی کاروبار ہو تو اس میں بھی دَخل اندازی سے منع کرتے ہیں تاکہ پڑھائی میں کوئی حَرَج نہ ہو۔ یوں مُعاشرے میں دُنیوی تعلیم حاصِل کرنے والوں کی خوب حوصلہ اَفزائی کی جاتی ہے۔ مختلف اِداروں کی طرف سے ان طُلَبا کو اسکالر شپ اور نوکریاں دی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گلی گلی اسکول کُھلے ہوئے ہیں لیکن دینی جامعات ومَدارس اس کے مقابلے میں بہت تھوڑے ہیں۔ والدین سے میری درد بھری گزارش ہے کہ دُنیا ہی سب کچھ نہیں، اصل آخرت ہے اور آخرت میں ڈاکٹریٹ یا انجینئرنگ کیا ہوا بیٹا کام نہیں آئے گا بلکہ حافظِ قراٰن یا عالمِ دِین بیٹا شَفاعت کرے گا جیسا کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قیامت کے دِن عالِم وعابِد (یعنی عبادت گزار) کو اُٹھایا جائے گا۔ عابِد سے کہا جائے گا کہ جنّت میں داخِل ہو جاؤ جبکہ عالِم سے کہا جائے گا کہ جب تک لوگوں کی شَفاعت نہ کر لو، ٹھہرے رہو۔ (شعب الایمان، 2/268، حدیث:1717) یہ کہنا کہ مولوی بن کر کھائے گا کیا؟ یہ محض شیطانی وَسوسہ ہے۔ اللہ پاک نے سب کا رِزْق اپنے ذِمّہ کَرَم پر لیا ہوا ہے۔ اور بے شک دِینی تعلیم حاصِل کرنے والے دُنیوی تعلیم والوں کے مقابلے میں زیادہ پُرسکون زندگی گزارتے ہیں۔

لہٰذا اپنی آخرت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے سارے ہی بچوں کو عالِمِ دِین اور حافِظِ قراٰن بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم اَز کم ایک بچے کو تو عالِمِ دِین بنانے کی ضرور کوشش فرمایئے۔ اللہ پاک نے چاہا تو عالِم بننے والا گھر بلکہ سارے خاندان والوں کی بخشش کا ذَریعہ بن سکتا ہے۔

(نوٹ: یہ مضمون 12 محرم شریف 1440ھ بمطابق 22 ستمبر 2018ء کو ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کرنے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے نوک پلک درست کرواکے پیش کیا گیا ہے۔)

978-969-722-683-2
01130265

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net